جادو شکن دُعائیں
مصنف
علامہ ذوالفقار حسین جعفری

جادو ٹونہ سحری و سفلی اثرات کی روحانی کاٹ اور
مایوس اور پریشان حال لوگوں کیلئے مستند و جامع کتاب

جادو شکن دعائیں

مصنف

علامہ ذوالفقار حسین جعفری
(خطیب کربلا و نجف)

یکے از مطبوعات
مکتبہ آئینہ قسمت
125-D گلبرگ II نزد مین مارکیٹ لاہور

نام کتاب	:	جادو شکن دعائیں
مصنف	:	علامہ ذوالفقار حسین جعفری
اشاعت اول	:	2005
قیمت	:	100 روپے
صفحات	:	112
پرنٹرز	:	حیدری پریس۔ ریلوے روڈ۔ لاہور
پبلشرز	:	منجم شہزادہ سید محمد علی زنجانی

☆☆..........☆☆

یکے از مطبوعات

مکتبہ آئینہ قسمت کاشانہ زنجانی D-125 گلبرگ 2۔ لاہور

فون نمبر: 5752277-5857277

کاشانہ زنجانی آرام باغ روڈ کراچی۔ فون: 2217544

فہرست

ہمارے معاشرے میں آج کل جادو ٹونہ کرنے والے اور کرانے والوں کی تعداد خطرناک حد تک بڑھ چکی ہے جتنی اس سے پہلے کبھی نہ تھی۔ اس کا اندازہ خیبر سے کراچی سفر کرنے کے دوران دیواروں پر وال چاکنگ اور ملکی اخبارات میں بڑے بڑے اشتہارات سے بہ آسانی ہو جاتا ہے۔ ہر مذہب وملت قوم میں خواہ وہ قوم ہنود ہو یا قوم موسیٰؑ، قوم عیسیٰؑ ہو یا پھر قوم (امت) محمدیؐ ہر دور ہر معاشرے میں بھلائی کے ساتھ برائی پیدا کرنے والے شر پھیلانے والے مرد و زن کثرت سے مل جاتے ہیں۔ دراصل معاشرتی رہن سہن میں برائی کچھ اس طرح رچ بس جاتی ہے کہ یہ برائی' بھلائی لگنے لگتی ہے۔ تبھی الوہیت کی پہچان کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی آمد ہوئی اور رشد و ہدایت کے سلسلے کو جاری رکھنے کے لئے چہاردہ معصومینؑ' اولیاء اللہ کا تسلسل اس سلسلے کی کڑی ہے۔ سب سے بڑھ کر قرآن پاک کا نزول ہر دور کے ہر شخص کی ہدایت کرتا ہے۔ بشرطیکہ قرآن پاک کو فہم القرآن کے مطابق سمجھا اور پڑھا جائے اس میں اپنے مطلب کی آیات اور تفسیر نکال کر بھلائی کو برائی میں نہ بدلا جائے۔ ہٹ دھرمی' تعصب' گروہ بندی اور عقلی دلیلوں کا انکار ہی ہر ظلم کی اساس ہے۔ آخر دُنیا فانی ہے۔ فرعون' نمرود' شداد جیسے آ کر' نشانِ عبرت دے کر چلے گئے۔ دُنیا فتح کرنے والا اسکندر اعظم بھی جب گیا تو اس کے دونوں ہاتھ خالی تھے۔

میرے پاس بعض اوقات ایسے بہن بھائی بھی آتے رہتے ہیں جو پوچھتے ہیں کہ شاہ زنجانی صاحب کیا آپ بھی کالا جادو کرتے ہیں۔ میں مسکرا کر اُن سے کہتا ہوں کہ ایک سید زادے کا' کالے جادو سے کیا کام۔ جواباً اُن سے پوچھتا ہوں کہ آپ نے یہ کیوں

پوچھا تو بڑے معصوم انداز سے فرماتے ہیں کہ ہم پر کئی سالوں سے کالا جادو مسلط ہے بہت علاج کرائے مگر جادو نہیں اترا۔ اب کسی نے بتایا ہے کہ کوئی بڑا کالا جادو کرنے والا ہی چھوٹے کالے جادو کا علاج کر سکتا ہے۔ اب مجھ پر واجب ہوتا ہے کہ میں غیر شعوری بات کا علمی انداز میں مدلل جواب دوں' دوسرے کو بات تب ہی سمجھ میں آ سکتی ہے جب آپ اُن کی ذہنی سطح کے مطابق بات کریں۔ میں انہیں سمجھاتا ہوں کہ دُنیا میں پازیٹو (اللہ) اور نیگیٹیو (شیطان) دو قوتیں کام کر رہی ہیں۔ شیطان جتنا مرضی بڑا ہو جائے وہ رحمٰن (اللہ) سے نہیں بڑھ سکتا۔ یہ عقلی دلیل جب اُن کو بہ آسانی سمجھ آ جاتی ہے تو پھر انہیں یقین بھی ہو جاتا ہے کہ جادو شکن دعائیں' قرآنی دعائیں' اسمائے الٰہی میں ہی شفا منجاب اللہ ہے۔

ضرورت حاضرہ کو مدنظر رکھ کر میرے ماہانہ سفر راولپنڈی (فلیش مین ہوٹل) میں قبلہ و کعبہ علامہ ذوالفقار حسین جعفری صاحب نے جادو شکن دعاؤں کا ایک ذخیرہ اکٹھا کرنے کا مجھ سے وعدہ کیا اور کمال اُجلت اور شفقت سے انہوں نے اسے پورا بھی کر دیا۔ یہ کتاب اچانک منظر عام پر آنے والی غیر ارادی کتب میں سے ایک ہے۔ خالصتاً فلاحِ دُنیا و آخرت کے لئے لکھی گئی ہے اس کا اجر یقیناً اللہ کے ہاں ہمیں ملے گا۔ جو بھی بہن بھائی اس کتاب سے فیض پائیں خاندانِ زنجانیہ عالیہ کے بزرگوں کی ارواح کے ساتھ علامہ ذوالفقار حسین جعفری صاحب کی صحت و سلامتی کے لئے بھی دعائیں کریں۔ اس سے قبل ادارہ کی ایک کتاب فیوض طلسمات شائع ہو چکی ہے اس کتاب کا مزہ آپ کو تبھی آئے گا جب آپ فیوض طلسمات منگوا کر اس کا بھی مطالعہ کریں گے۔ یہ دونوں کتب جادو شکن قرآنی' طلسماتی دعاؤں سے مزین ہیں۔

آپ کا روحانی دوست

شہزادہ سید انتظار حسین شاہ زنجانی

ایڈیٹر ماہنامہ آئینہ قسمت۔ لاہور

پیش لفظ

منجم اعظم الحاج سید ناظر حسین شاہ زنجانی سلسلہ روحانیات خاندانِ زنجانیہ عالیہ حضرت سید میراں حسین زنجانی پیر بھائی حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ کی 22 ویں پشت کے عظیم روحانی فرزند ''بانی ادارہ آئینہ قسمت'' والد گرامی شہزادہ سید انتظار حسین شاہ زنجانی ہو گزرے ہیں۔ انہوں نے قیام پاکستان کے ساتھ جو روحانی شمع جلائی وہ آج بھی ان کے لائق فرزند اور پوتوں منجم زنجانی برادرز کی شکل میں چل رہی ہے۔ اس کا ثبوت ماضی میں شائع شدہ عظیم کتب حاضرات کی دُنیا' عالم حاضرات' بحر الحاضرات' محفل حاضرات' حقائق حاضرات الارواح' تسخیر ارواح' بیاض عملیات جیسی عظیم کتب کی اشاعت کا کارنامہ بھی اسی خاندان زنجانیہ کی میراث ہے۔ پیش نظر کتاب ''جادو شکن دعائیں'' کی اشاعت بھی وراثت علم آل نبیؐ اولاد علیؑ کا عملی مظاہرہ ہے۔ ''جادو شکن دعائیں'' حالات حاضرہ پر شائع ہونے والی ایسی عمدہ کتاب ہے جس کا مطالعہ آپ کو اس کی روحانی افادیت سے آگاہی بخشے گا۔

ڈاکٹر سید ملک محمد صادقی راد

0333-2281621

پیش لفظ

کسی روحانی کتاب پر کچھ لکھنا بذات خود ایک بہت بڑی سعادت ہے۔ مجھ جیسی غیر معروف شخصیت کوشہرت دینا بھی شہزادہ سید انتظار حسین زنجانی ''ایڈیٹر ماہنامہ آئینہ قسمت و زنجانی جنتری'' ہی کا روحانی فیض ہے۔ مجھے آج اُنہوں نے اس قابل سمجھا کہ مجھ سے عمر اور عمل میں دوگنے قبلہ علامہ ذوالفقار حسین جعفری خطیب کربلا و نجف کے قلم سے لکھی گئی کتاب ''جادو شکن دعائیں'' پر کچھ لکھوں۔ یہ سورج کو چراغ دکھانے والی بات ہے۔ مگر جہاں قرآن پاک میں سورۃ فیل (ہاتھی) ہے وہیں سورۃ نمل (چیونٹی) کا بھی ذکر ہے۔ جو ذرہ جہاں ہے آفتاب ہے۔ صرف علم و عقل کا حق یہی ہے کہ ہر شے کو اس کا مقام دیا جائے۔ علامہ صاحب نے فی زمانہ حالات کو دیکھتے ہوئے دکھی انسانیت کی خدمت کیلئے جو مختصر مگر جامع کتاب لکھی ہے گویا سمندر کو کوزے میں بند کرنے والی بات ہے۔ میری دعا ہے کہ جو بھی بہن بھائی اس کا مطالعہ کریں ان کی روحانی تشنگی نہ صرف دور ہو بلکہ ان کی روشن ضمیری، روحانی تسکین و فیض روحانی میں اضافہ ہو۔

قیصر احمد بی اے۔ کراچی
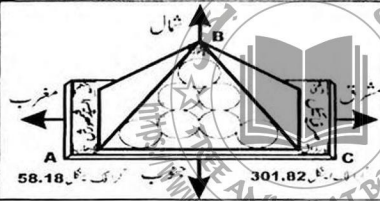
انعام اور اہرام کے کرشمات

اہرام مصر عجوبہ روزگار اور اپنے اندر پُر اسرار طلسماتی قوت رکھتے ہیں۔ اس پراسراریت کو جاننے کے لئے امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، جاپان، یورپ ہندوستان کے علاوہ دنیا بھر کے ماہرین اب تک نت نئے تجربات کر رہے ہیں۔ حال ہی میں ہمارے دوست میجر (ر) خالد اسمٰعیل قاضی و میجر (ر) نوید اکبر نے بتایا کہ اُن کے ایک دوست نے اہرام کے اندر پرائز بانڈ اور نکلنے کی دعا لکھ کر رکھی اور ان کا پچاس لاکھ روپے کا انعام نکل آیا۔ اہرام کے ان گنت فوائد میں یہ ایک نیا اضافہ ہے۔ آپ بھی اہرام سے فیض یاب ہو سکتے ہیں۔

اہرام بنانے کا طریقہ

اہرام گتے، لکڑی، جست، ایلومینیم، مٹی، پتھر یا کسی بھی چیز کا بنائیں۔ AB کا گرافک زاویہ 58.18 اور BC کو گرافک زاویہ 301.82 ہے۔ یہ زاویہ کمپیوٹر سے بنائیں۔ دونوں نقطے B کو ملنے چاہئیں۔ پرنٹر سے پرنٹ نکلوا لیں۔ یہ اہرام کی 'Key' بن جائے گی۔ اس فارمولہ سے اہرام کی سائیڈ تیار ہو گی اس طرح کی چار سائیڈز بنا کر نقطہ B کو ملاتے جائیں۔ درست اہرام بن جائیں گے۔ درجنوں غلط اہرام بنانے کے بعد ہی آسان طریقہ ہاتھ لگا ہے۔ (منجم شاہ زنجانی)

از جناب **سید ناظر حسین زنجانی صاحب**

سابقہ سیکرٹری بزم تنظیم مسجد وزیر خاں شاگرد الرشید مولوی دیدار علی صاحب سنی الحفی امیر مرکزی انجمن حزب الاحناف کوچہ چنگڑاں دہلی دروازہ لاہور)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الَّذِيْنَ خَصَّ بِخَلَافَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَ اَفْضَلُ الْمُرْسَلِيْنَ وَ عَلٰى آلِهِ الطَّاهِرِيْنَ الْمَعْصُوْمِيْنَ فَهُمْ خُلَفَاءِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ٥

قارئین کرام پر یہ امر مخفی و پوشیدہ نہیں کہ ابتداء بناء فساد عالم و گمراہی خلق و اختلاف و نفاق وعناد و شقاق مسئلہ خلافت ہی ہے۔ جس کے اثبات میں کئی ایک واقعات قرآن و تاریخ سے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ یہاں صرف اثبات دعویٰ کے لئے چند ایک پر اکتفا کیا گیا ہے۔ کیونکہ تفصیل کی یہاں گنجائش و وسعت نہیں۔

اولاً خلافت حضرت نبینا آدم علیہ السلام کا اعلان اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ٥ ہوتے ہی شیطان کے سینہ باکینہ میں آتش حسد شعلہ زن ہوئی۔ ظرف کم تھا، ضبط نہ کر سکا اور خلیفہ خدا کو تسلیم کرنے اور تعظیم دینے سے صاف انکار کر بیٹھا۔ اپنی چھ ہزار سال کی عبادت تسبیح و تہلیل تحمید و تمہید کو ضائع کر کے ابد الآباد کیلئے رجیم و ملعون بارگاہِ الٰہی بنا اور ہمیشہ کے لئے آدمؑ و اولادِ آدمؑ کا دشمن ہو گیا۔

ثانیاً اختلاف و فساد خلافت و ولی عہدی، جناب ہابیلؑ سے ہوا جب کہ حضرت آدم علیہ السلام نے بحکم پروردگار عالم حضرت ہابیلؑ کو اپنا خلیفہ و جانشین مقرر کیا۔ نار حسد برادر قابیل کے سینے میں ملتہب ہوئی کہ میں اور ہابیلؑ ایک ہی حیثیت و درجہ رکھتے ہیں ایک ہی باپ کے دونوں فرزند ہیں پھر بھلا یہ کیا کہ ہابیلؑ کو خلیفہ و جانشین مقرر

کیا جائے اور مجھے محروم رکھا جائے۔ گویا حضرت آدم علیہ السلام پر اعتراض کیا۔ وحی الٰہی پہنچی کہ ان دونوں کو کہو کہ تنازعہ ومجادلہ نہ کریں بلکہ خدائی فیصلہ (فیصلہ ناطق) کے منتظر رہیں دونوں راہِ خدا میں اپنی اپنی قربانی (ما یتقربُ الی اللّٰہ) پیش کریں جس کی قربانی قبول و منظور ہو جائے بس وہی تیرے بعد تیرا خلیفہ و جانشین متصور ہوگا۔ چنانچہ قربانیاں کی گئیں۔ جناب ہابیلؑ کی قربانی منظور ومقبول ہوئی اور قابیل کی مردود و مسترد۔ شیطان لعین نے بہکایا۔ کہ یہ تیرے لئے سخت ذلت کا مقام ہے اور یہ ننگ و عار ہمیشہ کیلئے تیری ذریت و عقاب میں باقی رہے گی اور اولاد ہابیلؑ ہمیشہ تیری اولاد پر فخر و ناز کیا کرے گی۔ نجات چاہتا ہے تو ہابیلؑ کو قتل کرتا کہ ذلت و رسوائی تجھ سے دور ہو جائے۔ ناعاقبت اندیش نے ایسا ہی کیا اور سر پر پتھر مار کر ماں جائے بھائی کو ہمیشہ کی نیند سلا دیا۔ سینکڑوں ظلم وستم کی بنیاد اس دن سے قائم ہوئی۔ قتل نفس اسی دن سے جاری وساری ہوا۔ وغیرہ من الفسادات اسی طرح اکثر انبیاء علیہم السلام کی خلافت کے موقع پر ان کی اُمتوں میں اختلاف وفساد پیدا ہوا جس کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں ورنہ علی الترتیب عرض کر دی جاتی۔

ثالثاً سب سے بڑا اختلاف خلافت سید المرسلین پر رونما ہوا۔ ختمی مرتبت فداہ ابی و امی کے معاً بعد بنی ہاشم و بنی عدی بنی تیم اور بنی اُمیہ کا باہمی بغض وعناد نشو ونما پا کر عالی شان درخت بن گیا اور یہ کہا جانے لگا کہ نبوت بھی بنی ہاشم میں اور خلافت بھی۔ یہ دونوں ہرگز جمع نہیں ہو سکتیں چنانچہ قیاس سے کام لیا گیا۔ حکم خدا اور رسولؐ جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس پشت ڈال کر خلافت کو خواہشات زید' عمر' بکر کا نشانہ بنایا اور منا امیر و منکم امیرٌ کا راگ الاپا جانے لگا۔ بقول بعض مدبرین حال مسئلہ خلافت میں ایسی کشمکش پیدا ہوئی کہ اگر میں ہوتا تو میں بھی خلافت کا دعویٰ کرتا۔ ہر خورد وکلاں نُحن رَجالٌ وھم رَجالٌ کا نعرہ لگا رہا تھا۔ کسی کا کسی کو پاس ولحاظ نہ تھا۔ کاش کسی نے یہ نہ جانا کہ خلافت اتصاف باوصاف تخلق باخلاق وتادیب باداب اور توارثِ صفات کا نام ہے اور خلیفہ اپنے مستخلف کا آئینہ ہوتا ہے۔ جس میں تمام اوصاف مستخلف کا عکس نظر آتا ہے۔ بشرطیکہ انسان چشم بصیرت رکھتا ہو۔ تو اب اس کے سمجھنے اور معلوم کرنے میں ذرا بھی دقت

نہیں ہوسکتی کہ پیغمبرؐ سید المرسلین وافضل واکمل خلفاء رب العٰلمین کا خلیفہ و جانشین اس کا قائم مقام اور اس کی جگہ اس کا کارکن اور کار نبویؐ انجام دینے والا کون ہوسکتا ہے؟ یعنی جانشین نبیؐ بعد نبیؐ وہی شخص ہوگا جو جملہ کمالات پیغمبریؐ کا مظہر اور اُس کی تمام صفات حسنہ کا نمونہ اور کل اوصاف واخلاق کا آئینہ ہو۔ جس میں ہر فضیلت پیغمبریؐ کا عکس نظر آتا ہو اور جس کے چہرے میں جمال محمدی دکھائی دیتا ہو۔ نیز جس کے چہرے پر نظر کرنا پیغمبرؐ خدا کے چہرۂ مبارک پر نظر کرنے کے مترادف یعنی عین عبادت خدا ہو۔ وہ عقل وفہم وحلم قدرت وعزم و شجاعت وسخاوت وقناعت وحسب ونسب تحمل وتجمل وصبر واستقلال ورضا واطمینان لطف وکرم روفیت وروحمیت اور طہارت وعصمت میں مثل پیغمبرؐ ہو۔ اگر وہ صاحب آیات بنیات و معجزات باہرات ہے تو یہ بھی صاحب اعجاز وکرامات ہو۔ اگر وہ علم احاطی رکھتا ہے تو اس کا بھی علم احاطی ہو۔ نہ اخباری۔ اگر اس کا علم موہبی الٰہی ہے تو اس کا وہبی ولُدنی۔ نہ تصوری و ذہنی۔ اگر وہ صاحب خلق عظیم ہے تو یہ بھی خلق مجسم نہ فقط غلیظ القلب صاحب خشونت و شرارت۔ اگر وہ نور کبریا ہو تو یہ بھی شمع ہدیٰ۔ اگر وہ آفتاب ہدایت وارشاد ہے تو یہ بھی ماہتاب صداقت وسداد۔ اگر وہ سامی النسب وعالی الحسب ہے تو یہ بھی فخر قبائل عجم وعرب۔ اگر وہ ام الارواح ہو تو یہ بھی ابوالاجسام وابواحط و (ابوالتراب) اگر وہ افضل المرسلین و المعصومین ہو تو یہ ابوالائمۃ المعصومین اگر وہ از جانب خدا معلم حکمت وکتاب کریم ہے تو یہ بھی عنداللہ علی حکیم۔ اگر وہ حامی روز محشر ہے تو یہ بھی ساقی حوض کوثر۔ اگر وہ صاحب مقام محمود ہے تو یہ بھی حامل لوائے حمد یوم المشہود۔ نہیں بلکہ رسولؐ اور خلیفہ رسولؐ ایک نور کے دو ٹکڑے ہونے چاہئیں۔ ایک اصل کے دو مرتبے۔ ایک صدف کے دو موتی ایک کان کے دو گوہر۔ ایک آسمان ہدایت کے آفتاب و ماہتاب نہیں دونوں ایک ایسا اتحاد ذاتی و صفاتی رکھتے ہوں کہ دوئی کا شبہ ہی جاتا رہے اور ''من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی'' والا معاملہ دیکھنے والے کو نظر آئے۔

پس یہ جملہ اوصاف حمیدہ و پسندیدہ بجز نفس رسولؐ حضرت علی علیہ السلام کے کسی دوسرے میں نہیں پائے جاتے۔ لہٰذا نفس رسولؐ کے ہوتے ہوئے جو کوئی بھی مسند خلافت پر

جلوہ گر ہونے کا متمنی ہوگا وہ ناحق پر ہوگا ہاں اگر اجماع اُسے بادشاہ تسلیم کرلے اور خلیفہ رسولؐ کہہ کر پکارے تو یہ ایک علیحدہ چیز ہے۔ جو کہ ایک محدود عرصہ تک لامحالہ ہوگی۔ باقی خلافت الٰہیہ ثابتہ الیٰ یوم القیامہ جو بعد نبیؐ بردار نبیؐ کے سپرد ہوئی جو قیامت تک آپ کی اولاد ذریت میں باقی رہے گی۔ جس کی زندہ مثال وجود امام آخر الزمان مہدی علیہ السلام۔ منکر کے انکار اور معترض کے اعتراض کے ازالہ کے لئے آفتاب سے زیادہ روشن دلیل ہے اب بھی موجود ہیں۔ پس آئمہ معصومین طاہرین طیبینؑ ہی کی خلافت' خلافت الٰہیہ راشدہ قائمہ الیٰ یوم القیامہ ہے اور بس۔

برائے وسعت رزق وآمرزش گناہان ودفع دشمن

ھلح	ھلح	ھلح	ھلح	ھلح	ھلح
ھلح قا۱۵ع	ھلح ق۱۱۹ ۷۹ لا	ھلح	ھلح	ھلح	ھلح

☆☆..........☆☆..........☆☆

گناہ معاف ہوں مرض دفع ہو روزی زیادہ ہو از امام رضا علیہ السلام

۱۱۸ے	۳۵۱	اع۴۵ص	۱۳۲۱	۱۱۲ے	۲۱ع لاے
۱۱۵۵ع	۱۲۲۲	۸۲ع	۱۳۲۱	۲۱۱۱۱ع	۹۱۱
۹۱۲۲	ع۳ء	ع۱۹	۹۱۹	ق۹۵۱۱	ق۱۱
۸۱۴	۱۱۱۹	۲۲۱۵	۱۱۲۱۱۱	۱۲او۱	۱۱۳۹
۱۱لا	۲۱۴۱	۱۱۲۱	۱۳۱لا	اع لا	۱۷لا

جنت کے آٹھ دروازوں پر کیا لکھا ہے؟

بحار الانوار جلد 3 صفحہ 294 پر عبداللہ ابن مسعود سے مروی ہے:

آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے شب معراج جنت کی سیر کرائی گئی تو میں نے دیکھا کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں اور ہر دروازے پر کلمہ کے بعد چار باتیں تحریر ہیں کہ اُن کے ہر ایک جاننے والے اور اُن پر عمل کرنے والے کیلئے دُنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

پہلے دروازے پر لکھا ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ

ہر شے کیلئے حیلہ ہوتا ہے اور آرام کی زندگی کے چار حیلے ہیں:

(1) قناعت (2) بجا خرچ (3) کینے کا ترک کرنا (4) نیکوں کی صحبت

دوسرے دروازے پر تحریر ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ

آخرت کی خوشی کے چار حیلے ہیں:

(1) یتیموں کے سر پر ہاتھ پھیرنا (2) بیواؤں پر رحم کرنا

(3) مومنین کی حاجات میں سعی کرنا (4) فقراء و مساکین کی خبر گیری

تیسرے دروازے پر مرقوم ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ

ہر شے کے لئے حیلہ ہوتا ہے اور دنیاوی تندرستی کے چار حیلے ہیں:

(1) کم بولنا (2) کم سونا (3) کم چلنا (4) کم کھانا

چوتھے دروازے پر لکھا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ

جو شخص اللہ اور یوم قیامت پر یقین رکھتا ہے اُس کو چاہیئے کہ مہمان کی عزت کرے۔ ہمسائے کا خیال رکھے۔ والدین کا احترام کرے۔ نیکی کی بات کہے ورنہ چپ رہے۔

پانچویں دروازے پر مکتوب ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ

(1) جو شخص یہ چاہے کہ کوئی اُس پر ظلم نہ کرے، وہ دوسروں پر ظلم سے اجتناب کرے۔

(2) جو خود کو گالی دیا جانا پسند نہ کرے، وہ خود بھی کسی کو گالی نہ دے۔

(3) جو اپنی ذلت نہ چاہے، وہ کسی دوسرے کو بھی ذلیل نہ کرے۔

(4) جو دنیا و آخرت میں مضبوط تعلق سے وابستہ ہونا چاہے وہ اس کلمہ کو پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ

چھٹے دروازے پر منقوش ہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ

(1) جو قبر میں کشادگی کا متمنی ہو، وہ مساجد کی بناء کرے۔ (2) جو قبر میں اپنے جسم کی بوسیدگی نہ چاہے پس وہ (عبادتِ خدا کے لئے) مساجد میں سکونت کرے۔ (3) جو چاہے کہ قبر میں اُسے کیڑے مکوڑے نہ کھائیں، تو وہ (یادِ خدا کیلئے) مساجد میں بسر کرے۔ (4) جو جنت میں اپنا گھر دیکھنا چاہے پس وہ (ذکرِ خدا کیلئے) مساجد میں رہے۔

ساتویں دروازے پر درج ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ

دل کی نورانیت چار باتوں میں ہے:

(1) بیمار کی مزاج پرسی (2) مشایعتِ جنازہ (3) کفن کو خرید کر رکھنا (4) قرض کا ادا کرنا۔

آٹھویں دروازے پر ثبت ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ

جو شخص جنت کے ان دروازوں سے گزرنے کا خواہشمند ہو اُس کو چاہئے کہ وہ اپنے اندر یہ چار خصلتیں پیدا کرے۔

(1) سخاوت (2) خوش خلقی

(3) صدقہ (4) اللہ کے بندوں کی ایذا رسانی سے پرہیز

یہ قول ہدیہ مومنین کیا جا سکتا ہے۔ خداوند عالم قبول فرمائے اور ہم سب کو ہدایات پر مسلسل گامزن رہنے کی مزید توفیق عطا فرمائے۔

اِنَّـا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ○ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ○

ارشادِ رب العزت ہے:

تَبَارَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْراً

ترجمہ: وہ بابرکت ذات ہے جس نے اپنے عبد پر قرآن نازل کیا تاکہ وہ عالمین کے لئے نذیر ہو۔

واضح ہوگیا کہ جو کتاب قیامت تک کے لئے ہر دور کے لئے اور کائنات کے ہر ایک ذرہ سے تعلق رکھنے والی ہو وہ اپنے اندر کیا کیا اعجاز نہیں رکھتی۔ حقیقت یہ ہے کہ دُنیا میں اگر کوئی مشکل ترین امر ہے تو وہ قرآن پاک کی تفسیر ہے کون سی آیت کب نازل ہوئی کیونکر نازل ہوئی اسے تنزیل کہتے ہیں اور اس میں پوشیدہ اسرار و رموز کو تاویل کہتے ہیں۔ یعنی مشیت ایزدی کو سمجھنا مرادِ خداوندی کا ادراک کرنا یعنی متکلم خالق کائنات ہے۔ اس کی منشاء کا علم، یہ سب سے مشکل ہے۔ جب تک منشائے ایزدی کا علم نہ ہو محض لغت سے قرآن نہیں سمجھا جا سکتا خود قرونِ اولیٰ کے مسلمان اور اصحاب رسولؐ کہ جن کی مادری زبان عربی تھی جن کے سامنے دورِ جاہلیت کے سبعہ معلقات تھے محض تین سطروں پر مشتمل سورۂ کوثر کو دیکھ کر اپنا عجز تسلیم کر بیٹھے اور کہا مَاھٰذَا کَلَامُ الْبَشَرِ یہ کسی بشر کا کلام نہیں۔ اس لئے پارہ 26 سورۂ محمدؐ میں قدرت نے واضح کر دیا ہے 16 ویں آیت وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّسْتَمِعُ اِلَیْکَ حَتّٰی اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِکَ قَالُوْ لِلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ○ اے رسولؐ ان میں سے وہ ہیں جو کان لگا کر تجھے سنتے ہیں لیکن جب تیری بارگاہ سے باہر نکلتے ہیں تو اوتو العلم سے پوچھتے ہیں کہ ابھی ابھی حضور دو عالمؐ نے کیا کہا تھا اس سے یہ حقیقت ابھر کر سامنے آتی ہے کہ ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کرنا کتنا مشکل کام ہے۔ چہ جائیکہ قرآن جس کے متعلق خود خالق کائنات نے فرمایا نَزَّلَ عَلٰی قَلْبِکَ یہ قرآن اس نے تیرے قلب پر اُتارا پھر یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا اسی قرآن سے لوگ (تفسیر بالرائے میں مبتلا ہو کر) گمراہ بھی ہو جاتے

ہیں (اور اوتو العلم سے معلوم کر کے) ہدایت کی منزل پا لیتے ہیں۔ اس وقت میری نگاہ کے سامنے متعدد تفاسیر و تراجم ہیں۔ ہر ایک نے اپنے اپنے نکتہ نظر سے بحر تفسیر میں غواصی کی کوشش کی ہے۔ لیکن یہ دعویٰ صرف علیؑ ابن ابی طالب ہی کر سکتے ہیں کہ میں ہوں وہ جسے معلوم ہے کہ کون سی آیت کب نازل ہوئی کیونکر نازل ہوئی دن کے اُجالے میں یا رات کے اندھیرے میں۔ مجھے ختمی مرتبت ﷺ نے اس طرح علم عطا کیا جس طرح پرندہ اپنے بچہ کو دانا بھراتا ہے۔ چنانچہ سَلُونی کا دعویٰ صرف انہیں کو زیب دیتا ہے۔ ساری کائنات ان کے در پر مسائل کا حل تلاش کرنے کے لئے سرِ تسلیم خم کرنے پر مجبور اور یہ منشائے ایزدی کے مطابق موردِ الٰہی بتانے پر مامور۔ انہوں نے اپنی سعی و کاوش میں صرف الفاظ کا صحیح ہی انتخاب نہیں کیا بلکہ اصطفا کیا ہے:

کہ ہر لفظ و حرف مقامے دار اسلوب و دلنشیں الفاظ کہ کہکشاں ستاروں کا گویا جھرمٹ۔ مفہوم ہے کہ تاویل کی کشتی میں تعلیمات آلِ محمدؐ کے جواہر ریزے جو قیامت تک قرآن کے قاری حافظ و ناظر کیلئے بصیرتِ قلب و نظر اور دین و دیانت کا منارہ نور ثابت ہونگے۔

یہ کٹھن مرحلہ وہی طے کر سکتا ہے جسے بتوسط محمدؐ و آلِ محمدؐ تائید ایزدی حاصل ہو۔ جس کا قلم قرطاس پر بہ الہام الٰہی متحرک ہو۔ ارشاد معصوم ہے ہم مضامین غیب مومن کی زبان پر جاری کر دیتے ہیں اور پھر ابر نیساں برستا ہے کھل کر برستا ہے تحریر میں گہر ہائے انمول پہنچتے چلے جاتے ہیں۔

اِک ابر کرم فضاؔ فضا میں برسا
پھر کفر کی گھنگھور گھٹا میں برسا
کعبہ سے چلا تو چھا گیا طیبہ پر
طیبہ سے چلا تو کربلا میں برسا

پہلے عرض کر چکا اِس وقت میرے پیش نگاہ بیسیوں تراجم قرآن ہیں لیکن میں ان

سے قطعاً مطمئن نہیں کیوں؟ اس لئے کہ یہ تراجم تفسیر بالرائے پر مبنی ہیں جو محض لغت و غیر معصوم رواۃ کو سامنے رکھ کر کئے گئے ہیں لیکن مفہوم و معنی سے ہٹ کر صرف تعلیمات محمدؐ و آلؑ محمدؐ کی روشنی میں مشیت ایزدی کو سامنے رکھ کر ہم نے دلائل دیئے ہیں ہم نے یہ اہم اور مشکل دینی فریضہ انجام دیا ہے۔ خطیب منبر سلونی باب مدینۃ العلم حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ جو نہج البلاغہ کی مرکزیت و اصلیت کے حامل ہیں اور مثلِ بوتراب کوئی نہیں۔ اہل دُنیا کی فصاحت و بلاغت پر ناز کرنے والے اپنی بصیرت اپنے علم اپنے ادب پر تحدّی کرنے والے نابغہ روزگار۔ شعرائے عرب نے سات قصائد ''سبع معلقات۔ جدار کعبہ پر آویزاں کر دیئے۔ کوئی ہے؟ جو ان کے شاہکار قصیدوں کی مثال لا سکے؟ طیبہ سے رحمت کی گھنگھور گھٹا اٹھی کھل کر برسی اور پھر محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس کی خیر و برکت عالمین پر چھا گئی۔ متعدد ازواج، مگر اولاد نرینہ سے محرومی، اس ہستی کیلئے جو باعثِ تخلیق کائنات۔ طعن کرنے والے۔ زبان دراز بول پڑے، محمد ﷺ کی اولادِ نرینہ نہیں۔ قدرت نے قرآن پاک کی مختصر ترین تین آیات کی سورۃ نازل کی۔ الکوثر۔ مولائے کائنات نے جدار کعبہ پر لٹکا دی۔ شعرا آئے۔ بلغاء آئے۔ اک نگاہ ڈالی۔ اپنے اپنے قصیدہ کو اتار کر۔ اپنے عجز کا یوں اظہار کیا...... مَا ھٰذا کلام البشر یہ کسی بشر کا کلام نہیں۔ الکوثر کی اعجاز نمائی اور الکوثر کی حامل ہستیوں کی عظمت و رفعت و علو کا ڈنکا بج گیا۔ اس لئے کہ عربی ادب میں پہلی مرتبہ...... الکوثر کا لفظ اُن کی عمیق نگاہوں نے دیکھا، پڑھا اور مفسرین کھو گئے...... اس کا مفہوم کیا ہے؟...... اب یہ معانی سامنے آئے۔

ہم نے تمہیں...... اے محمد ﷺ...... اسلام دیا۔ دین دیا۔ قرآن دیا۔ بیان دیا۔ جنت دی۔ کوثر دی۔ سلسبیل دی۔ خیر کثیر دیا۔ ذریت دی۔ اولاد دی۔ نسل دی۔ درود دیا...... **اللھم صل علی محمد و آل محمد**

مولانا مودودی تفہیم القرآن میں لکھتے ہیں...... قریہ قریہ بستی بستی کائنات میں ہر جگہ حضرت فاطمہؑ کی اولاد موجود ہے جو سید ہے سردار ہے صاحب عظمت ہے۔

اگرچہ سب کچھ محمدؐ و آلِ محمدؐ کے طفیل ہے۔ لیکن تیسری سطر ابتر کا جواب قدرت نے دیا اور مولانا مودودی سمیت تمام مفسرین نے لکھا الکوثر سے مراد جناب فاطمہؑ اور ان کی

نسل حضرت امامین حسنینؑ شریفین ہے۔ اسی سے ذریت رسول چلی اور آپ ابتر کے طعنے سے بچ گئے۔ صحیح ترمذی میں آیا۔ ختمی مرتبتؐ نے فرمایا۔ ہر شخص کی نسل باپ سے چلتی ہے۔ میری نسل...... میری بیٹی فاطمہ سے۔ قرآن کی اس آیت سے اسی لئے یہ وہ ہستی ہے کہ......اگر تمام انبیاء و رسل تعظیم کے لئے سرکار دو عالمؐ کے ادب میں کھڑے ہو جائیں۔ ان پر ایمان لائیں تو انہیں نبوت و رسالت ملے مگر فاطمۃ الزہراؑ وہ ہستی ہیں جن کے لئے خود آنحضرتؐ کھڑے ہو کر ان کی عظمت کو واضح کرتے ہیں۔ اَلْفَاطِمَۃُ بِضْعَۃٌ مِنِّی فاطمہؑ میرا ٹکڑا ہے۔

اس آیت کا تلاوت کرنے والا اگر دشمن محمدؐ و آل محمدؐ ہے تو پھر وہ خیر کثیر سے محروم ہے۔ نہر کوثر سے محروم ہے۔ جنت سے محروم ہے۔ جیسا کہ تفہیم القرآن کی چھٹی جلد میں کہا گیا ہے۔ بقول صحیح بخاری و صحیح مسلم۔ حوضِ کوثر، نہرِ کوثر پر لوگ وارد ہونگے۔ خدا ان کو وہاں سے ہٹا دیگا۔ رسالت مآب ﷺ فرمائیں گے یہ میری صحبت میں بیٹھنے والے ہیں۔ ارشاد ہوگا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد شریعت میں کیا کیا تبدیلیاں کیں۔ مولانا مودودی نے کسی کا نام درج نہیں کیا لیکن جو دشمن محمدؐ و آل محمدؐ ہوں گے وہی ابتر کے مصداق ہونگے اور انہیں خدا اور رسولؐ، کوثر کا جام تک نہیں پینے دیں گے۔

فاطمہ کے اعداد 135۔ مفرد 9 ہیں۔ 9 کے عدد سے جو ٹکرائے وہ فنا ہو جاتا ہے۔ 9 کا عدد قائم رہتا ہے۔ اس لئے دشمن فاطمہؑ ابتر کی وجہ سے فنا، حوض کوثر سے دور اور جنت کا حق دار نہیں۔

سرِ سورۃ الکوثر (سورۃ کوثر کا راز)

تسخیر فتح و نصرت۔ حاجت روائی۔ مشکلات سے نجات کیلئے۔

اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ (1111) ایک ہزار ایک سو گیارہ مرتبہ اس کا ورد کریں (ہم نے کوثر عطا کیا)

یَا فَتَّاحُ (1111) ایک ہزار ایک سو گیارہ مرتبہ اس کا ورد کریں (اے فتح دینے والے)

فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ 1111 مرتبہ اس کا ورد کریں (عبادت کر۔ قربانی دے)

یَا رَزَّاقُ 1111 مرتبہ اس کا ورد کریں (اے رزق دینے والے)

تشریح: فَتَّاحُ بہت زیادہ فتح دینے والا

رَزَّاقُ بہت زیادہ رزق دینے والا

دشمنوں کے شر۔ فساد۔ عداوت سے بچنے کیلئے۔ سختی اور ہم و غم لاحق ہو تو مندرجہ ذیل پڑھے۔

اِنَّا اَعْطَیْنَاکَ الْکَوْثَرَ ۱۱۱۱ مرتبہ اس کا ورد کریں۔ (ہم نے تجھے الکوثر عطا کیا)

یَا قَہَّارُ ۱۱۱۱ مرتبہ اس کا ورد کریں (اے قہر ڈالنے والے)

فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ۱۱۱۱ مرتبہ اس کا ورد کریں (پس اپنے رب کی بندگی کر اور قربانی دے)

یَا مُنْتَقِمُ ۱۱۱۱ مرتبہ اس کا ورد کریں (اے انتقام لینے والے)

اِنَّا شَانِئَکَ ھُوَ الاَبْتَر ۱۱۱۱ مرتبہ اس کا ورد کریں (بیشک تیرا دشمن ابتر ہے)

یَا مُذِلُّ ۱۱۱۱ مرتبہ اس کا ورد کریں (اے ذلیل و رسوا کرنے والے)

دو آئمہ نے بالخصوص مذل کا لفظ استعمال کیا ہے۔

مولائے کائنات حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ فرماتے ہیں:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَللّٰھُمَّ یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ یَا مُعِزَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْتَ کَھْفِیْ حِیْنَ تُعْیِیْنِی الْمَذَاھِبُ وَ اَنْتَ یَا رَبِّ خَلَقْتَنِیْ رَحْمَۃً بِیْ وَ قَدْ کُنْتَ عَنْ خَلْقِیْ غَنِیًّا وَلَوْلَا رَحْمَتُکَ لَکُنْتُ مِنَ الْھَالِکِیْنَ اَنْتَ مُؤَیِّدِیْ بِالنَّصْرِ عَلٰی اَعْدَائِیْ وَلَوْلَا نَصْرُکَ اِیَّایَ لَکُنْتُ مِنَ الْمَقْبُوْحِیْنَ یَا مُرْسِلَ الرَّحْمَۃِ مِنْ مَعَادِنِھَا وَیَا مُنْشِیَٔ الْبَرَکَۃِ مِنْ مَوَاضِعِھَا یَا مَنْ خَصَّ نَفْسَہٗ بِالسُّمُوِّ وَالرِّفْعَۃِ فَاَوْلِیَاؤُہٗ بِعِزِّہٖ یَتَعَزَّزُوْنَ یَا مَنْ خَضَعَتْ لَہُ الْمُلُوْکُ بِنِیْرِ الْمَذَلَّۃِ عَلٰی اَعْنَاقِھِمْ فَھُمْ مِنْ سَطَوَاتِہٖ خَائِفُوْنَ اَسْئَلُکَ بِرُبُوْبِیَّتِکَ الَّتِی اشْتَقَقْتَھَا مِنْ کِبْرِیَائِکَ وَ اَسْئَلُکَ بِعِزَّتِکَ الَّتِی اسْتَوَیْتَ بِھَا عَلٰی عَرْشِکَ فَخَلَقْتَ بِھَا جَمِیْعَ خَلْقِکَ فَھُمْ لَکَ مُذْعِنُوْنَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَھْلِ بَیْتِہٖ ۝

اس اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو مہربان و رحیم ہے۔

یا اللہ! اے ہر گردن فراز دشمن کو رسوا کرنے والے' اے مومنوں کو عزت دینے والے' تو اس وقت میری پناہ ہے۔ جب راہیں تھکا دیں' اے پروردگار تو نے ہی مجھے پیدا کیا تھا اور صرف مجھ پر مہربانی کے لئے۔ حالانکہ تو میری تخلیق سے بے پروا تھا اور اگر تیری رحمت نہ ہوتی تو میں معدوم ہوتا' دشمنوں کے خلاف تو نے اپنی امداد سے کامیاب فرمایا اور اگر مجھے تیری مدد نہ ہوتی تو میں بدکاروں میں ہوتا' اے رحمت کے خزانوں سے رحمت بھیجنے والے' اے برکت کی منزلوں سے برکت پیدا کرنے والے' اے وہ ذات! جس نے اپنی ذات کو بلندی و سربلندی سے مخصوص فرمایا ہے پھر اپنے اولیاء کو اپنی عزت سے معزز فرمایا ہے۔ جس کے سامنے شاہانِ عالم نے رسوائیوں کے حلقے گردنوں میں ڈال کر سر جھکا رکھے ہیں' اب وہ خدا کی سطوت و جلالت سے ہراساں ہیں۔ معبود! میں تیری اس قدرت کے صدقے میں سوال کرتا ہوں' جسے تو نے اپنی کبریائی سے ظاہر فرمایا' اور تیری اس عزت کے ذریعے سوال کرتا ہوں' جس کے ساتھ اپنے عرش پر غالب آ کر ساری دُنیا کو پیدا کیا' اب ساری مخلوق تیرے سامنے سرِ تسلیم جھکائے ہے' خدایا محمدؐ و آلِ محمدؐ پر رحمت نازل فرما۔

حضرت امام جعفر صادقؑ کا فرمان ہے۔

یَا مُذِلَّ کُلِّ جَبَّارٍ یَا مُعِزَّ کُلِّ ذَلِیْلٍ قَدْ وَحَقِّکَ بَلَغَ مَجْهُوْدِیْ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ فَرِّجْ عَنِّیْ

خواتم الکوثر

جبرائیل

۳	۱۱۰۷	۱
۱۱۰۶	مقصد لکھیں	۸
۲	۴	۱۱۰۸

جبرائیل

۳	۱۱۰۷	۱۱
۱۱۰۶	مقصد لکھیں	
۲	۶	۱۱۰۸

امام علیہ السلام کی یہ دُعا دشمن پر کامیابی حاصل کرنے کے لئے بہت ہی مفید ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

اَللّٰهُمَّ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ یَا اللهُ یَا رَحۡمٰنُ یَا رَحِیۡمُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا اِلٰهَ مُحَمَّدٍ اِلَیۡکَ نُقِلَتِ الۡاَقۡدَامُ وَ اَفۡضَتِ الۡقُلُوۡبُ وَ شَخَصَتِ الۡاَبۡصَارُ وَ مُدَّتِ الۡاَعۡنَاقُ وَ طُلِبَتِ الۡحَوَآئِجُ وَ رُفِعَتِ الۡاَیۡدِیۡ اَللّٰهُمَّ افۡتَحۡ بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَ قَوۡمِنَا بِالۡحَقِّ وَ اَنۡتَ خَیۡرُ الۡفَاتِحِیۡنَ٥

خدائے رحمٰن ورحیم کے نام سے شروع کر رہا ہوں اور کوئی قوت و طاقت امداد خدا' بزرگ و برتر کے علاوہ ممکن نہیں! خداوندا! تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ اے اللہ اے مہربان' اے رحم کرنے والے' اے یکتا' اے بے نیاز' اے محمد مصطفیٰ ﷺ کے اللہ تیری ہی بارگاہ میں قدم بڑھے اور دل حاضر ہوئے۔ آنکھیں رخ کرتی اور گردنیں اٹھتی' ضرورتیں مانگی جاتی' ہاتھ اُٹھائے جاتے ہیں۔ خداوندا! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان میں حق کے ساتھ فیصلہ فرما کہ تو بہترین کشادگی عطا فرمانے والا ہے۔ پھر تین مرتبہ یہ پڑھا جائے۔

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَکۡبَرُ٥ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَکۡبَرُ٥ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَکۡبَرُ

دو رکعت نماز حاجت قربتہ الی اللہ بتصدق حضرت امام حسینؑ ہدیہ برائے سید الشہداء۔ مظلوم کربلا ادا کریں اور اپنی حاجت طلب کریں چونکہ بغیر اذن یہ الفاظ بتا نہیں سکتا۔ موثر اور مودت اہل بیتؑ کے حامل افراد کیلئے یہ راز ہے اسلئے یہ حاجت مشروط ہے۔

بسم اللہ کی طاقت' قوت' غلبہ

ہر نیک کام کا آغاز بسم اللہ سے کریں جس کے عدد 786 ہیں۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل دُعا کا ورد کریں اور کہیں پالنے والے مجھے برہان و دلیل عطا فرما۔ ہر مصیبت سے محفوظ رکھ' ہر مرغوب شے عطا فرما۔ تو نے خود کہا ہے۔ سورۃ مجادلہ آیت نمبر 21

اللہ نے لوح محفوظ میں لکھ دیا کہ میں اور میرے رسولؐ غالب رہیں گے۔ بیشک اللہ طاقتور اور زبردست ہے۔

یہ آیت سات مرتبہ پڑھیں۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِيْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌo

اگر آپ مدد چاہتے ہیں، تسخیر و غلبہ چاہتے ہیں تو بسم اللہ کو 1111 مرتبہ پڑھیں اس کے بعد یہ دعا 14 مرتبہ پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِالذَّاتِ الَّتِيْ تَرٰى وَلَا تُرٰى اَنْ تَسْخِرَ لِيْ فلاں بن فلاں او عِبَادِكَ اَجْمَعَ بِحِلِّ عَقْدَتِ كَذَا وَ كَذَا وَ اَنْ تَجْعَلَ مُحَبَّتِيْ فِيْ قُلُوْبِهِمْ وَفِيْ نَوَاحِي الْبُلْدَانِ وَفِيْ كُلِّ مَا يَاْكُلُوْنَ مِنْ فَوْمِهَا وَ عَدَسِهَا وَ بَصَلِهَا وَقِثَّائِهَا وَ اَنْ تَجْعَلَ اَسْمَكَ الرَّحْمٰنِ حُرْمَتِيْ عِنْدَهُمْ وَاَنْ تَجْعَلَ اَسْمِكَ الرَّحِيْمِ مَكَانَتِيْ عِنْدَهُمْ بِحُرْمَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَo

فلاں بن فلاں ...... کی جگہ اُس شخص کا اور اُس کے باپ کا نام لکھیں جس پر آپ غالب آنا چاہتے ہیں۔ کذا و کذا ...... اس جگہ اپنی حاجات، سوال کریں۔ اگر کسی پر قہر چاہتے ہیں تو پھر تین مرتبہ مندرجہ ذیل پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ قَهْرًا الرَّحْمٰنِ نَصْرًا الرَّحِيْمِ يُسْرًا اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَo

سورۃ آل عمران آیت نمبر 83 بسم اللہ رحمٰن کا قہر رحیم کی نصرت، آسان، حاصل اور کیا وہ دین اسلام کے علاوہ اور کچھ چاہتے ہیں سو اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائیگا اور اسی کے حکم میں ہے جو آسمانوں میں ہے یا زمینوں میں۔ خوشی سے یا ناخوشی سے ...... خدا ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ پھر یہ نقش لکھے خالی جگہ پر اپنا مدعا لکھے۔

۶۱	۵۲۶	۱۹۵
۲۳۰	مقصد لکھیں	۴۶۱
۳۹۶	۲۶۱	۱۳۱

اس نقش کو قبلہ رخ لٹکا دے۔ دوسرا نقش اپنی جیب میں ڈال دے۔ پھر 3313

مرتبہ یا 2222 مرتبہ بسم اللہ کا ورد کرے۔ اس کے بعد گیارہ مرتبہ یہ پڑھے۔

آہ آج شمخثا یعع کلاطین کشاطیش قلهت خیم شمس یعنین اشمح یبسم اللہ کلم الرحمن کلتمون الرحیم۔ کجت جت براوج اجب یا هکریائل علیہ السلام بحق اللہ الرحمن الرحیم مالک الملک ذوالجلال والاکرام یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم سخرلی جمیع الانس والجن الک علی کل شیء قدیرo

اے پالنے والے ہر انس و جن کو میرے لئے مسخر کر دے۔

سر الحمد الفاتحہ (فاتحہ کا راز)

سورۃ الحمد الفاتحہ کی کتنی قوت و طاقت ہے اس پر تفصیل سے شواہد و براہین کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ اب عملیات کی منزل یوں ہے۔

لیلۃ الخمیس: (جمعرات کی شب) یہ عمل شروع کریں۔ بدھ کا دن گزر کے آنے والی رات جمعرات کی شب کہلاتی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْن — سات ہزار سات سو ستتر مرتبہ

پھر کہیں — اجب یا روقیائیل والجن — سو مرتبہ

پھر کہیں — اجب یا روقیائیل — سو مرتبہ

لیلۃ الجمعۃ: (شب جمعہ) الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا جَبَّارُ (7777 مرتبہ)

پھر پڑھیں — اجب یا جبرائیل والجن زعفو (سو مرتبہ)

لیلۃ السبت: (شب ہفتہ) مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ یَا شَکُوْرُ (7777 مرتبہ)

پھر پڑھیں — اجب یا شمسیائیل والجن احمر (سو مرتبہ)

لیلۃ الاحد: (شب اتوار) اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ یَا تَوَّابُ (7777 مرتبہ)

پھر پڑھیں — اجب یا میکائیل والجن برقان علی الصفۃ عینھا (سو مرتبہ)

ليلة الاثنين : (شب سوموار) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ يَا ظَهِيْرُ (7777 مرتبہ)

پھر پڑھیں اجب يا صرفيائيل و الجن شمهورش (سومرتبہ)

ليلة الثلاثا: (شب منگل) صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ يَا خَبِيْرُ (7777 مرتبہ)

پھر پڑھیں اجب يا عنيائيل و الجن ابيض العدد المرب (سومرتبہ)

ليلة الاربعا : (شب بدھ) غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ. يَا زَكِيُّ (7777 مرتبہ)

پھر پڑھیں اجب يا كشفيائيل و الجن ميمون تذكر الصفة تلك (سومرتبہ)

پھر یہ دعا پڑھیں (ہم تذکر الدعوۃ التالیہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وصل اللهم على سيدنا محمد و على آله وسلم ربى ادخلنى لجة بحر احديتك و طمطام فردانتك حتى اخرج الانضار رحمتك وعلى وجهى لمحات القرآن من آثار الاسرار مهابا بهيبتك قويا بقوتك عزيزاً بعزتك والبستى خلع العز والقبول وسهل على تساهبل الوصل والوصال وتوجنى بتاج الكرامة والسلامة والف بينى و بين احبابك يا مالك الدنيا والاخرة يا من كرم سيدنا محمد صل الله عليه وسلم تكريما ويامن اتخذ ابراهيم خليلا و كلم موسى تكليما سلام قولا من رب رحيم يا مالك يوم الدين اياك نعبد و اياك نستعين اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولاالضالين. اجب ايتها الحمدون بحق الى.

الدعاء الكبير الفاتحه: الفاتحہ کی دعائے کبیر یہ ہے۔ الفاتحہ 1121 مرتبہ پڑھیں پر یہ تین مرتبہ ورد کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اللهم انى اسالك ان توفقنابك وان تقومنى بشكرك و تستعمل ظاهرى بامرك و تشغل باطنى بشهود تجليات نورك اللهم دلنى بنورك عليك ووصلنى بفضلك اليك و قربنى بسرك لديك و اوقفنى موقف العارفين بين يديك يا من تفضلت

علی خلقک الخلق و تکفلت لھم بالرزق واشھدتھم لک بالحق و افروتھم لک بالعبودیة والرق اغننی عن المقال و اکفنی بکرمک عن السوال فانی توکلت علیک فی جمیع الاحوال و فوضت امری الیک فی المجال والمآل فاشغل اللھم سری عما عداک و عرفی ایاک حتی لا اشھد فی الوجود لسواک العبد عبدک والھدی ھداک و القلب بین یدیک والعطا عطاک قد جل فضلک ولا یحصی ثناک اللھم احشرنی فی زمرة المومنین واجعلنی من عباداک المخلصین اسلک بی سبیل الصادقین الحقنی بالقوم الواصلین وامکنی فی مقام العارفین وعافی واعف عنی یَا رَب العَالمِیُن وصلی اللھم وسلم علی سید الاولین والاخرین نبینا محمد رسولک الامین وعلی آله الطاھرین و اتباعھم و امته اجمعین و احبیبنا علی اتباع امتنا علی ملته آمین. ربنا افرغ علینا صبراً و توفنا مسلمین سبحان ربک رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین.

سراقط القھر بالفاتحه: (فاتحہ سے قہر کا طلب کرنا' نازل ہونا) جابر و سرکش افراد کو تسخیر کرنے کے لئے 313 مرتبہ مندرجہ ذیل کا ورد کریں۔

اللھم انی اغطقت ابواب الفتن بانفال الرحمن بخاتم سلیمان بجناح جبریل علیه السلام یسیف نبینا و حبیبنا محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یضرنا سارق ولا طارق الا باذنک اللھم انی اعوذبک یا رب من السب والسارق ومن کل ذی ناب و مخلب ومن کل شیطان مارد انا جعلنا فی اعناقھم اغلالا فھی الی الاذقان فھم مقمحون و جعلنا من بین ایدیھم سدا و من خلفھم سداً فاغشینا ھم فھم لا یبصرون و حیل بینھم و بین ما یشتھون کا فعل باشیاعھم من قبل انھم کانوا فی شک مریب یا قوی یا شدیدا حجز منا کل سوء و کل صاحب سوء واجلب لنا کل خیر

بالم اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم و بالف الف لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم٥

کسی تختی پر یا کاغذ پر فاتحہ کا نقش لکھیں۔ لکھنے سے پہلے اکیس 21 مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھیں۔ نقش لکھنے سے پہلے یہ دعا پڑھیں۔

اللھم انی اسالک بالھاء المرقومۃ من اسمک الاعظم وبالثلاثۃ من بعدھا بالالف المقوم وبالمیم الطمیس الابتر و بحق السلم وبالأربعۃ التی ھی کالانامل بلا کف ولا معصم وبالھاء الشقیق والدار المعظم رقم اسمک الکریم الاعظم اسالک ان تصلی علی سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ وان تسلم عدد ماجری بہ فی اللوح القلم وان تعطینی کذا و کذا بحق اسمک العظیم الاعظم٥

نقش یہ ہے۔

☆ ااا ااا م # ھے ھ

ق ج ش ث ظ خ ز

اللھم سخرلی جمیع خلقک کما سخرت البحر لموسی علیہ السلام ولین لی قلوبھم کالینت الحدید لداود علیہ السلام فانھم لا ینطقون الایاذنک نواصبھم فی قبضتک و قلوبھم بین اصبعین من اصابع قدرتک تصرفھم حیث شئت فمکنی من نواصیھم و ملکنی و قلبھم و سخرلی اجناسھم بحق فجش ثظخز جزخاء یا جبار یا شکور٥

اے پالنے والے اپنی تمام مخلوق پر مجھے غالب کر جس طرح تو نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے دریا مسخر کیا۔ مجھے تصرف عطا فرما' غلبہ عطا فرما۔ مخلوق کے دِل' دماغ پر مجھے غالب کرا دے...... تجھے واسطہ ہے...... اے جبار اے شکور۔

خواتم الفاتحہ: فاتحہ کے دو نقوش

۲۷۳۲	۶۸۳۰	۶۸۴
۲۰۵۰	مقصد لکھیں	۸۱۹۶
۵۴۶۴	۲۴۱۶	۱۳۶۶

یہ نقش بسم اللہ کے ساتھ ہے

۳۱۱۶	۳۱۱۷	۳۱۱۶
۶۱۳۳	مقصد لکھیں	۳۱۳۷
۱۱	۶۲۳۲	۳۱۵۶

یہ نقش بغیر بسم اللہ ہے

ہفتے کے روز طلوع شمس کے وقت یہ نقش لکھیں۔ قبلہ رو ہوں' زعفران' طہارت شدہ پانی والا قلم' جس کے ساتھ لوہے کی نب نہ ہو اس کو استعمال کریں سفید نب ہو اور لکھتے وقت کوئی نہ دیکھے۔ بسم اللہ والا نقش دائیں بازو پر باندھ دیں۔ بغیر بسم اللہ والا ...... جیب میں (گریبان) میں ڈالیں۔ یہ عمل کرنے سے پہلے

دو رکعت نماز سورۃ فاتحہ کے ساتھ ادا کریں اول رکعت فاتحہ اور دوسری رکعت سورۃ الم نشرح کے ساتھ۔ دوسری رکعت فاتحہ اور واذا جاء کے سورۃ کے ساتھ۔ پھر فاتحہ کا ورد 1121 مرتبہ کریں۔ تسخیر کرنا چاہیں تو بسم اللہ کے ساتھ فاتحہ کے عدد کبیر 15246 مرتبہ ادا کریں۔ پھر سات مرتبہ یہ پڑھیں۔

یـا نبـرنا غنا یا کفایا برندای حدای یوصی ذلکم اللّٰہ رب العالمین اجب یا ذرغطیائیلo

ایک مرتبہ والروحانی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ o اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ o مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ o اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ o اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ o صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ o

اسمائے سورہ

اس سورہ کے بہت سے نام ہیں اس سورۃ کو فاتحہ کہتے ہیں۔ اس لئے کہ اسی سے قرآن کا آغاز وافتتاح ہوتا ہے اور سورۃ حمد وشکر بھی کہتے ہیں اس لئے کہ مشتمل ہے حمد وشکر خدا پر اور ام القرآن وام الکتاب بھی کہتے ہیں اس لئے کہ ام کے معنی اصل کے ہیں اور یہ

سورۃ اصل قرآن ہے جو کچھ قرآن میں ہے لب لباب اُس کا سب اس سورۃ میں ہے۔

باب العلوم جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا تھا اے ابن عباسؓ! اگر میں سورۃ حمد کی تفسیر لکھوں اور جمیع حقائق و معانی کو ضبط کروں تو ستر اونٹ کا بار ہو اور ایک مرتبہ اُن حضرت نے اول شب اس سورۃ کی تفسیر شروع کی اور فقط بائے بسم اللہ کی تفسیر بھی پوری نہ ہوئی تھی کہ صبح ہوگئی اُس وقت فرمایا اے ابن عباس! اس بات کو جان لو کہ جتنے علوم اولین و آخرین کے ہیں وہ سب قرآن مجید میں ہیں اور جو کچھ قرآن مجید میں ہے وہ سورۃ فاتحہ میں ہے اور جو کچھ فاتحہ میں ہے وہ بسم اللہ میں ہے اور جو کچھ بسم اللہ میں ہے وہ بائے بسم اللہ میں ہے وَاَنَا النُّقْطَةُ تَحْتَ الْبَاء اور میں وہ نقطہ ہوں جو بائے بسم اللہ کے نیچے ہے یعنی میں ہوں وہ نقطہ جو مرکز دائرہ علوم اولین و آخرین ہے۔

نکات حروف بسم اللہ

دیکھئے پہلا حرف جس سے قرآن شروع ہوا ہے ب ہے۔ خدا فرماتا ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم o اور آخر کا حروف جس پر قرآن ختم ہوا ہے سین ہے۔ خدا فرماتا ہے۔ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاس o بس اس سے مطلب یہ ہے کہ جو کچھ اس قرآن میں ہے وہ انسان کی نجات کے لئے بس ہے اور کافی ہے۔

اسمائے آئمہ بسم اللہ میں

بسم میں تین حرف ہیں بے نبوت کی ہے۔ نقطہ ولایت کا ہے جیسا کہ سردار اولیاء جناب امیرؑ فرماتے تھے اَنَا النُّقْطَةُ تَحْتُ الْبَاءِ اور سین اسرار کی ہے جناب امیرؑ فرماتے ہیں اَنَا بَاطِنُ النَّبِیِّن اَنَا سِرُّ النَّبِیِّن اور میم محمدؐ کی ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّد اور مناقب ابن شہر آشوب میں ہے کہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم میں چار لفظ ہیں۔ بسم سے بے اور اللہ سے الف اور الرحمٰن سے ح اور الرحیم سے الف لے لیا جائے تو اُن کے اعداد بارہ ہوتے ہیں موافق اعداد آئمہ اثناعشر کے اول اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں تین میم ہیں اور اماموں میں بھی تین محمد ہیں اور پھر اس بسم اللہ میں چار لام ہیں اور

اماموں میں بھی چار علی ہیں اور اس میں بھی جو دو ح ہیں وہ دلالت کرتی ہے دو حسن پر اور جو ی ہے دلالت کرتی ہے حسین پر اور جو ''ر'' ہے وہ دلالت کرتی ہے جعفر پر اور سین دلالت کرتا ہے موسیٰ پر پس بارہویں امام کا نام اس میں مخفی ہے اور یہ بھی ایک سر ہے۔ اسرار خدا سے اللھم صل علی محمد و آل محمد۔

لفظ اللہ اور اُس کے نکات

خدا فرماتا ہے الحمد لِلّٰہ اللہ نام ہے خدا کا ایسا خدا کہ جس کی ذات واجب الوجود ہے اور جو جامع ہے جمیع صفات کمالیہ جلالیہ الٰہیہ کا۔ اس نام میں جو کہنہ و اسرار ہیں اُن کو تمام و کمال کوئی نہیں جان سکتا۔ دیکھئے اللہ میں چار حروف ہیں۔ الف اور دو لام اور ہ۔ پس اللہ میں سے اگر پہلا حرف یعنی الف گرا دیا جائے تو للہ پڑھا جائے گا جس سے اس کی ذات سمجھی جاتی ہے۔ یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اور اگر دو حروف گرا دیئے جائیں تو لہ پڑھا جائے گا اس سے بھی اُسی کی ذات سمجھی جائے گی۔ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ اور اگر تین حروف گرا دیئے جائیں تو ھو پڑھا جائے گا۔ اس سے بھی اُسی کی ذات معلوم ہوگی لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُـوَ اگر درمیان کے حروف گرا کے اول و آخر کے حروف باقی رکھیں تو آہ باقی رہ جائے گا اور آہ بھی ایک نام ہے نامہائے خدا سے۔ حدیث میں ہے کہ جو مریض آہ کرتا ہے وہ خدا کا نام لیتا ہے اور اللہ کا لفظ ایسا ہے کہ اُسی کے لئے یہ بات مخصوص ہے کہ حروف ندا کے عوض میں اُس کے آخر میں میم زیادہ کر دیتے ہیں اور یا اللہ کی جگہ پر اللھم کہتے ہیں۔

صراط کے معنی میں اختلاف

منقول ہے کہ بعد انتقال جناب رسالتمآبؐ کے قیصر روم کی طرف سے ایک سفیر آیا اور اُس نے لوگوں کے بنائے ہوئے خلیفہ سے سوال کیا کہ تم لوگ کہتے ہو کہ ہم راہ حق پر ہیں تو پھر ہر نماز میں یہ کیوں کہتے ہو اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ خلیفہ سے کچھ جواب بن نہ آیا۔ جب اُس نے جناب امیرؑ سے پوچھا تو فرمایا کہ اِهْدِنَا کے معنی ثَبِّتْنَا عَلَيْهِ کے ہیں یعنی ہم کو مدت العمر راہ حق پر باقی رکھ صِرَاطِ مُسْتَقِيْم کے معنی میں اختلاف ہے۔ بعضے

کہتے ہیں کہ صراط سے مراد وہ پل ہے جو جہنم کے اوپر بنا ہوا ہے ایک سرا اُس کا میدان حشر میں ہے اور دوسرا دروازہ بہشت پر ہے۔ کوئی نبی یا ولی یا سوائے اُن کے دوسرا کوئی ایسا نہ ہوگا جو اُس پر سے عبور نہ کرے جیسا کہ خدا فرماتا ہے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا کوئی تم میں ایسا نہیں ہے جو جہنم پر وارد نہ ہو اور اُس پر سے نہ گزرے کیونکہ پل صراط اسی پر ہے یہ تمہارے خدا کا حکم متحتم ہو چکا ہے اور طے شدہ معاملہ ہے الحاصل وہ پل ایسا ہے کہ اُس میں ہزار سال کی راہ چڑھاؤ ہے اور ہزار سال کی راہ برابر ہے اور ہزار سال کی راہ اُتار ہے۔ اُس پر سے بعضے مثل برق کے گزر جائیں گے بعضے مثل گھوڑے کے دوڑ کر جائیں گے بعضے مثل پیدل کے گزریں گے' بعضے افتاں وخیزاں۔ بعضے ہاتھ پاؤں سے چلیں گے۔ بہت سے لوگ جہنم میں گر پڑھیں گے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ صراط سے مراد قرآن مجید ہے اور بعضوں نے راہ جنت اور بعضوں نے راہِ حق اور بعضوں نے اسلام اور بعضوں نے دین محمدی مراد لیا ہے اور معانی الاخبار میں امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ وہ حضرت فرماتے ہیں کہ صراط سے مراد وہ راہ ہے جس سے خدا کی معرفت حاصل ہو اور صراط دو ہیں ایک صراط دُنیا دوسرے صراط آخرت' صراط دُنیا امامؑ ہیں جن کی اطاعت اور ان کا پہچاننا اہل دنیا پر واجب ہے جو ان کی پیروی کرے گا وہ پل صراط پر سے جو جہنم کے اوپر بنا ہے گزر جائے گا اور جو امام کو نہ پہچانے گا اس کا قدم صراط آخرت میں لغزش کرے گا اور جہنم میں گر پڑے گا دیکھیے اَلصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْم میں چودہ حروف ہیں بعدد چودہ معصومؑ کے' اس سے معلوم ہوا کہ چودہ معصومین کی جو راہ ہے وہ راہِ نجات ہے۔

حروف مقطعات قرآنی

دیکھیے حروف مقطعات قرآنی جو اوائل میں سورتوں کے ہیں اُن میں سے وہ حروف جو مکرر ہیں اگر گرا دیئے جائیں تو یہ عبارت پیدا ہوتی ہے۔ صِرَاطُ عَلِيٍّ حَقٌّ نُمْسِكُهٗ یعنی راہ علی حق ہے اُس کے ساتھ ہم تمسک کرتے ہیں۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ یعنی مجھے راہ دکھا اُن لوگوں کی جن پر تو نے نعمتیں بھیجی ہیں۔ پس مراد اُن لوگوں سے خاتم النبیینؐ اور اُن کے اہل بیتؑ طاہرین اور محبان امیر المومنینؑ ہیں۔

لفظ انعمت میں نکات

دیکھئے انعمت میں پانچ حروف ہیں ہر حرف اشارہ ہے ایک اصل کی طرف اصول دین سے یعنی توحید' عدل' نبوت' امامت' معاد اور ان اصول خمسہ کی تکمیل امامت سے شروع ہوتی ہے۔ امامت پہلا زینہ ہے ترقی مدارج عالیہ کا جب امام کو پہچانا تو نبی کو بھی پہچانا اسی سبب سے انعمت میں جو الف ہے وہ اشارہ ہے امامت کی طرف اور نون سے مراد نبوت ہے اور عین سے مراد عدل اور میم سے معاد اور ت سے توحید باری تعالیٰ مراد ہے اور اس نعمت کی یعنی اصولِ دین کی تکمیل روز غدیر خم ہوئی جیسا کہ خدا نے قرآن میں فرمایا ہے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا جب غدیر خم میں رسولؐ خدا نے جناب امیرؑ کو بموجب حکم خدا اپنا خلیفہ و جانشین قرار دیا اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی یعنی آج کے روز ہم نے دین کو تمہارے واسطے کامل کیا اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کیا اور تم لوگوں سے دین اسلام پر راضی ہوا۔ دیکھئے جس دین سے خدا راضی ہوا وہی دین مرتضیٰ ہے اُسی دین کی اور اُسی راہ حق پر باقی رہنے کی ہم لوگ ہر نماز میں دعا مانگتے ہیں اور کہتے ہیں اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ.

مغضوب علیھم اور ضالین سے مراد

غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ یعنی مت دکھا راہ اُن لوگوں کی جن پر تو نے غضب کیا اور نہ راہ اُن لوگوں کی جو گمراہ ہیں۔ اکثر مفسرین نے مغضوب علیھم سے یہود اور ضالین سے نصاریٰ مراد لیا ہے۔ مگر تفسیر اہل بیت میں ان سے مراد دشمنان آل محمد ہیں۔ جنہوں نے اُن پر ظلم کئے اور ضالین سے مراد وہ افراد جنہوں نے آلؑ محمدؐ کی امامت میں شک کیا اور اپنے امام کو نہ پہچانا۔

عملیات سورۃ فاتحہ

پہلے اِس سورہ سے متعلق اہم باتیں معلوم ہونی چاہئیں کچھ ذکر پہلے ہوا کچھ ذکر

اب تفصیل سے کریں گے۔

سورۃ فاتحہ کی تفسیر

فاتحہ کے معنی ایسی چیز جس سے شروع کیا جائے کیونکہ قرآن مجید کا آغاز اسی سورہ سے ہوتا ہے اس لئے اس کو ''فاتحۃ الکتاب'' کہا جاتا ہے کہا گیا ہے کہ یہ سورۃ دو مرتبہ نازل ہوا ہے۔ ایک مرتبہ مکہ میں اور دوسری مرتبہ مدینہ میں۔ لیکن حقیقتاً یہ مکی سورۃ ہے۔ صرف سورۃ علق کی ابتدائی پانچ آیات اس سے پہلے اُتری تھیں اس سورۃ کے کئی نام ہیں۔ اُم الکتاب اور اساس یعنی قرآن مجید کی بنیاد۔

☆ الشفاء یعنی آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ سورۃ موت کے علاوہ ہر مرض کیلئے شفا ہے۔

☆ السبع اس سورۃ میں کل آیتیں سات ہیں اور سبع کے معنی بھی سات ہیں۔

☆ مثانی یعنی (1) یہ سورۃ دو مرتبہ نازل ہوئی۔

(2) یہ سورۃ ہر نماز میں دو مرتبہ پڑھا جاتا ہے وغیرہ۔

☆ الحمد یعنی اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان ہوئی ہے اس لئے اس کو سورۃ الحمد کہا جاتا ہے۔

☆ الوافیہ یعنی 'پورا۔ کیونکہ ہر نماز میں' سنت ہو یا واجب' اس کا پورا پڑھنا لازم ہے۔

☆ کافیہ یعنی یہ سورۃ سنتی نماز میں تنہا کافی ہوتا ہے اور بعض مواقع پر واجبی نمازوں میں بھی تنہا کافی ہوسکتا ہے۔

☆ سورۃ الکنز یعنی' اس سورۃ میں ''خزانے'' پوشیدہ ہیں۔

سورۃ فاتحہ کی فضیلت

''انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا'' میں ہے کہ ''حمد خدا کی یہ زبردست مناجات' سلیس اتنی کہ مزید تشریح سے بے نیاز' اس پر معنویت سے لبریز۔'' (جلد 15 صفحہ 1903 اشاعت 11)

امیر المومنین ابو الائمہ حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ نے اس سورۃ کی فضیلت میں فرمایا ہے کہ ''تمام آسمانی کتابوں کا علم قرآن مجید میں ہے اور پورے قرآن مجید کا علم سورۃ

فاتحہ میں اور جو کچھ سورۃ فاتحہ (سورۃ حمد) میں ہے وہ سب کا سب آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں ہے اور جو کچھ آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں ہے وہ ''ب'' (باء) بسم اللہ میں ہے اور جو کچھ ب (باء) میں ہے وہ ''ب'' (باء) کے نیچے نقطے میں اور میں ''ب'' کے نیچے کا نقطہ ہوں۔ (ینابیع المودۃ صفحہ 88,87۔خزینۃ الجواہر صفحہ 436)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

آیت نمبر 1: حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ جہنم کی آگ کیلئے ''ڈھال'' ہے۔ قرآن مجید میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ''عَلَیْھَا تِسْعَۃَ عَشَرَۃَ'' (اُس (جہنم) پر اُنیس فرشتے نگراں ہیں) (سورۃ مدثر پارہ 29 آیت 30) اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے حروف بھی انیس ہیں اس لئے اِس کے پڑھنے سے اس کا ہر ہر حروف جہنم کی آگ سے نجات دلاتا ہے۔

حضرت علیؑ ہر سورۃ سے پہلے اس آیت کو ہر نماز میں با آوازِ بلند تلاوت فرماتے۔ (تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی)

یہ آیت اتنی ہی مرتبہ اُتری ہے کہ جتنی سورہ اُتری ہیں سوائے سورۃ توبہ کے اور آئمہ اہل بیت کے نزدیک بسم اللہ ہر سورۃ کا جزو ہے' سوائے سورۃ توبہ کے۔ قاریانِ کوفہ اور امام شافعی بھی اسی کے قائل ہیں (غرائب القرآن نیشاپوری صفحہ 28 جلد 1)

فوائد

کام کی ابتداء اس آیت سے کرنے سے (1) خدا کی تائید و مدد حاصل ہو جاتی ہے۔ (2) غرور و نخوت کا سر جھکتا ہے۔ (3) دلوں کی ہمتیں بلند ہوتی ہیں (4) خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ (5) خود اعتمادی اور خدا اعتمادی دونوں کو ملاتی ہے۔ (6) اِسی طرح خودی اور بے خودی دونوں کو سمو دیا گیا ہے۔ (7) خدا سے نیاز مندی کا اظہار ہوتا ہے۔ (8) خداوند عالم کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

معنی

بسم اللہ کے معنی امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے یہ بتائے ہیں کہ اَسْتَعِیْنُ عَلیٰ اُمُوْرِ کُلِّھَا بِاللّٰہ" (یعنی میں اپنے تمام معاملات میں خدا سے مدد طلب کرتا ہوں) (کتاب التوحید شیخ صدوقؒ)

الفاظ کی تشریح

اللہ کا لفظ خدا کا اسمِ ذات ہے جو اُس کی تمام صفات کا جامع ہے اور رحمٰن و رحیم خدا کی اہم ترین صفات ہیں جو رحم سے مشتق ہے اور مبالغہ ہیں۔ یعنی وصف کی شدت اور قوت کو بتاتے ہیں۔ رحمٰن کا اطلاق صرف ذات خدا پر ہوتا ہے اور رحیم کا اطلاق غیر خدا پر بھی ہوسکتا ہے۔ (امام راغب اصفہانی) رحمٰن بتقاضائے ربوبیت تمام کائنات سے متعلق ہے' جس میں مومن و کافر میں کوئی فرق نہیں اور رحیم اُس رحمت کے اظہار کے لئے ہے جو خاص توجہ اور عنایت سے متعلق ہوتی ہے۔ اس لئے صرف مومنین سے مخصوص ہے۔ جس کا پورا اظہار آخرت میں ہوگا۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ''رحمٰن اسم خاص ہے صفت عام کے لئے اور ''رحیم'' اسمِ عام ہے صفت خاص کے لئے (مجمع البیان)

☆ گویا ''رحمٰن'' کے معنی سب کو فیض پہنچانے والا اور ''رحیم'' کے معنی خاص کر مومنین پر بے حد مسلسل رحم کرنے والا۔'' (ملخص از فصل الخطاب)

☆ یہ بات بہت پر معنی ہے کہ قرآن میں اسم ذات (اللہ) کے بعد جو سب سے پہلا اسم صفاتی ارشاد ہوا وہ صفت رحمانیت کا مظہر ہے۔ لین پول لکھتا ہے۔ ''جو لوگ یہ بات برابر بھول جاتے ہیں کہ قرآن میں وصف رحمت پر کتنا زور دیا گیا ہے جبکہ مسیحیت کا افتتاحی فقرہ یہ ہے کہ ''شروع باپ بیٹے اور روح القدس کے نام سے'' یہاں آغاز ہی تثلیث کا گورکھ دھندا سامنے آجاتا ہے جس کا سمجھنا سمجھانا عقل کو خیر باد کہے بغیر ممکن ہی نہیں۔''

الحمد لله رب العلمین (حمد)

آیت نمبر 2: عربی میں "مدح" اور "حمد" میں فرق ہے۔ "مدح" غیر ذی شعور چیزوں کو بھی ہو سکتی ہے۔ جیسے موتیوں کی چمک، سبزہ کی لہک، پانی کی روانی، حسین جوانی، سورج کی درخشانی وغیرہ۔ یہ تعریفیں "مدح" ہیں، حمد نہیں کیونکہ "حمد" صرف ایسی ذات ہی کی ہو سکتی ہے جس کے افعال اختیاری ہوں اور شکر کے معنی تعریف کے نہیں بلکہ اس کے معنی "احسان" کا اعتراف اور نعمت کی قدر کرنا ہوتا ہے، خواہ قولی ہو یا فعلی ہو۔ اگر یہ اعتراف تعریف کی شکل میں ہو تو کہا جائے گا "الحمد لله شکرا" یعنی، اُس اللہ کی تعریف کرتا ہوں، اُس کے احسانات کا اعتراف کرتے ہوئے یہ کہنا کہ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اسی لئے درست ہے کہ ہر حسن، ہر کمال، ہر جمال کا اصل خالق و مالک خدا ہے۔ کسی شاعر کے شعر کی تعریف بھی حقیقتاً خدا ہی کی تعریف ہے، کیونکہ اُس نے ہی شاعر کو یہ صلاحیت عطا فرمائی کہ وہ ایسے حسین شعر کہہ سکا۔ بقول میر انیس:

ہر رنگ میں جلوہ ہے تری قدرت کا
جس پھول کو سونگھتا ہوں بو تیری ہے

رب

"رب" اسم صفت ہے جس کے معنی بتدریج کسی چیز کو اُس کے حال کے مناسب حد کمال تک پہنچانا ہے۔ خالق کی صفت خدا کے سبب وجود ہونے کو بتاتی ہے اور رب کا لفظ اُس کے سبب بقا ہونے کو بتاتا ہے۔ عیسائیوں نے خدا کے لئے "باپ" کا لفظ اختیار کیا، مگر قرآن نے "رب" کا لفظ اختیار کیا جو ہر ہر لمحہ اس کے فیض و کرم کے جاری و ساری رہنے کا پتہ دے رہا ہے۔

عالمین

"عالم" کے معنی میں اللہ کے سوا ہر چیز داخل ہے۔ جدید تحقیقات کی روشنی میں

جتنے سورج اور اُن کے نظام ہیں سب عالمین میں شامل ہیں۔ اب بہت سی دنیاؤں کا تصور سمجھنا آسان ہوگیا ہے۔

☆ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ نے ایک لاکھ آدم پیدا کیے ...... اور اٹھارہ ہزار عالم پیدا کیے اور تمہاری دُنیا اُنہی کا ایک عالم ہے۔'' (مماجزۃ للاوائل صفحہ 239۔ مصر)

☆ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ''خدا نے ہزار ہزار عالم پیدا کیے ہیں اور ہزار ہزار آدم بھی۔'' (خصال شیخ صدوقؒ)

☆ ''یہ سورج کروڑ در کروڑ سورجوں میں ایک ہے جن میں ہر ایک سورج کا دوسرے سورج سے فاصلہ روشنی کی رفتار سے کئی کئی سال کا ہے۔ خود کہکشاں اپنے احاطے کے ساتھ کروڑوں در کروڑ عالموں میں ایک ہے جن میں ہر ایک کا طول و عرض ہزار ہزار سال کی مسافت پر ہے۔''

رحمٰن و رحیم: کی تفسیر گزشتہ صفحات پر تحریر کی جا چکی ہے۔

مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْن

آیت نمبر 4: ''دین'' کے یہاں معنی ''بدلہ'' کے ہیں۔ یعنی اعمال کا بدلہ۔ اچھے عمل کے بدلے کو جزا اور برے عمل کے بدلے کو سزا کہتے ہیں۔ جزا و سزا کا نظام، نظام ربوبیت اور رحمانیت کا تقاضا ہے۔ یہ حکمت اور عدالت کا بھی تقاضا ہے تاکہ مومنین اور اطاعت کرنے والوں کو خصوصی تحفہ عطا ہو سکے۔ نیکوں اور بروں کا فرق معلوم (ظاہر) ہو سکے۔ نیکی کا اچھا بدلہ اور برائی کا برا بدلہ مل سکے۔

دُنیا میں بھی خدا ہی مالک ہے مگر یہاں محدود پیمانے پر مخلوق بھی مالکیت کا دعویٰ کر سکتی ہے لیکن قیامت کے دن کوئی دوسرا مالک ہونے کا دعویدار نہ ہوگا۔ وہاں وہی (خدا) فیصلہ کرنے والا ہوگا۔ اس لئے کسی قسم کی کوئی زیادتی کا تصور بھی نہیں ہو سکتا۔

اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ

آیت نمبر 5: عبادت کے معنی اظہارِ انکساری و تذلل اور حکم ماننے کے ہیں۔ اگر کسی کی تعظیم اس لئے کی جائے کہ خدا نے حکم دیا ہے تو اُس شخص کی تو وہ تعظیم ہوگی مگر یہ عبادتِ خدا قرار پائے گی نہ اُس کی عبادت۔

اِس آیت سے ثابت ہوا کہ مدد خدا ہی سے مانگنی چاہئے کیونکہ وہی حقیقی مددگار ہے لیکن خدا کے بندوں سے یہ سمجھ کر مدد مانگنا کہ یہ خدا ہی کے پیدا کئے ہوئے اسباب ہیں' جائز ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام لوگوں سے مدد مانگتے ہیں۔ مَنۡ اَنۡصَارِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ (کون ہے جو اللہ کی راہ میں میری مدد کرے؟) (آلِ عمران) پھر خود خداوندِ عالم مومنوں سے مدد کا طالب ہے: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تَنۡصُرُوا اللّٰہَ یَنۡصُرۡکُمۡ (سورۃ محمد) یعنی ''اے ایمان والو! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا۔'' غور طلب مسئلہ ہے کہ جب خود اللہ مومنوں سے مدد کا طالب ہے جبکہ اُسے قطعاً کسی کی مدد کی ضرورنہیں ہے تاہم یہ بھی سبب اور ذریعہ مدد ہے جو ہمارے لئے حجت ہے کہ ہم بھی اللہ کے بندوں سے مدد مانگ سکتے ہیں۔ یعنی جب عام لوگوں یا مومنوں سے اسباب اور سنت خدا سمجھ کر مدد مانگنا جائز ہے تو اولیاء اور اوصیاء سے مدد مانگنا تو عین خدا سے مدد مانگنے کے مترادف ہے۔

غالب ندیم دوست آتی ہے بوئے دوست
مشغولِ حق ہوں بندگی بو تراب میں

''صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں'' کا مطلب یہ ہے کہ ''تجھ سے بے نیاز ہو کر ہم کسی کو اپنا مددگار نہیں سمجھتے۔ یعنی جس سے بھی مدد مانگ رہے ہیں اُس کو صرف اور صرف ظاہری سبب سمجھ کر' جس کو خدا ہی نے ایک سبب قرار دیا ہے۔ جسے پیاس لگتی ہے تو وہ چشمے اور پانی سے مدد طلب کرتا ہے مگر پس پردہ دل کی گہرائیوں میں ایک حقیقی طاقت کا احساس زندہ رہتا ہے کہ اس نے چشمے اور پانی کو یہ صلاحیت عطا فرمائی کہ وہ پیاس بجھانے کا سبب قرار

پائے۔ اسی لئے مسلمان پانی پی کر ''الحمدللہ'' کہتا ہے کہ وسائل تو اللہ کے مقررہ کردہ ہیں اور اصل مرکز اعانت ذات خدا ہے۔ غرض عالم اسباب میں اسباب کی نفی خدا کے منصوبے کو رد کرنے کے مترادف ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ''جس وقت بندہ یہ آیت نماز میں پڑھتا ہے تو اُس وقت خدا اور بندے کے درمیان جس قدر بھی حجاب ہوتے ہیں وہ سب کے سب درمیان سے اُٹھا دیے جاتے ہیں۔''

اِسی لئے ''حمد وثناء'' کے بعد جب وہ مخاطب کے صیغے استعمال کرتا ہے یعنی یہ کہتا ہے کہ ''ہم صرف تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔''

نیز ملاحظہ فرمائیں مسلمان خدا کی بارگاہ میں ''میں'' نہیں کہتا' بلکہ ''ہم'' کہتا ہے۔ اس میں تمام عالم انسانیت کی نمائندگی ہے اور اپنی انانیت کی نفی بھی۔ اپنی ذات کو قابل ذکر تک نہ قرار دیکر راہنمائی عجز وانکساری بھی ہے اور خود غرضی کی نفی بھی اور عبادت کے ذکر کے فوراً بعد مدد طلب کرنے کے معنی یہ بھی ہیں کہ ہم تیری عبادت میں بھی تیری ہی مدد اور دستگیری کے محتاج ہیں۔ مگر پہلے بندگی کا ذکر کر کے پھر مدد طلب کرنا بتاتا ہے کہ پہلے امکانی کوشش بندہ خود کرے پھر خدا سے طالب امداد ہو۔ محققین نے نتیجہ نکالا کہ انسانی افعال مخلوق الٰہی نہیں ہیں اور نہ اہل مطلق العنان ہیں۔ یہ جبر واختیار کا درمیانی نقطہ ہے نہ جبر ہے' نہ اختیار' معاملہ دونوں کے درمیان ہے۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ

آیت نمبر 6: عربی زبان میں کسی کھڑے ہوئے انسان کو ''قُمْ'' کہنے کے معنی ''کھڑے رہو'' ہوتے ہیں اور کھاتے ہوئے آدمیوں سے ''کُلُوا'' کہنے کے معنی ''کھاتے رہو'' کے ہوتے ہیں۔ اسی طرح ''اِهْدِ'' ہدایت فرما کے معنی ''ہدایت فرماتا رہ'' ہوں گے۔ امیر المومنین باب مدینۃ العلم حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ہدایت فرما کے معنی ''ہمیں

سیدھے راستے پر قائم رکھ''۔

حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا ''اس میں تین باتوں کے لئے دعا کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ (1) خدا کے دین کی طرف ہدایت کرنے کی۔ (2) خدا تک پہنچنے کا ذریعہ عطا کرنے کی۔ (3) خدا کی ذات اور اُن کی کبریائی کی 'عظمت کی' معرفت میں ترقی دینے کی۔ (تفسیر برہان جلد 1 صفحہ 43)

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا ''اِهْدِنَا'' کے معنی ''اپنی اُس توفیق کو آئندہ بھی میرے ساتھ باقی رکھنا جس کے سبب سے میں نے آج تک تیری فرمانبرداری کی'' یہی وہ توفیق ہے جس کے سبب سے بندہ ہر چیز اور ہر کامیابی سے ہمکنار ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ اب بھی راستے پر چلنا خود اُس کا ہی ذاتی عمل ہوتا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ''الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ'' سے مراد (1) وہ راستہ جو خدا کی محبت تک لے جانے والا ہے (2) خدا کی جنت تک پہنچانے والا ہے (3) جو ہم کو ہر اُس بات سے روکنے والا ہے کہ جس کے سبب سے ہم اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی کر کے زحمتوں اور مشقتوں میں گرفتار ہو جائیں اور اپنی اپنی رائے پر چل کر ہلاک ہو جائیں (4) یہ وہ راستہ ہے جو معرفت خداوندی تک پہنچانے والا ہے۔ (5) اِس راستے سے مراد وہ امام ہے جس کی اطاعت اللہ کی طرف سے فرض ہے۔ یعنی امام کی معرفت کا راستہ۔''

حضرت علیؑ بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: ''سیدھے راستے سے مراد (6) وہ راستہ جو غلو کی حد سے پیچھے ہو اور کمی کے راستے سے بلند ہو۔'' (7) حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ''الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ'' سے مراد ''حضرت علیؑ اور اُن کی معرفت ہے۔'' (تفسیر علی بن ابراہیم)

حقیقتاً یہ سب کے سب معنی ایک ہی معنی کی مختلف تعبیریں ہیں اور سب کی حقیقت ایک ہی ہے۔ (غرائب القرآن)

(8) کیونکہ کمال کی انتہا نہیں ہوتی' اس لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی

فرمائش پر دعاء مانگی۔ ''رَبِّ زِدْنِیْ عِلْماً'' ''یعنی''میرے پالنے والے میرا علم بڑھا دے'' اِس لئے کہ ہر بلند تر منزل صراطِ مستقیم ہی کا ایک درجہ ہے۔لہٰذا یہ دعا بھی مسلسل ہوگی کہ بلند سے بلند تر منزل کی ہدایت فرماتا رہ تاکہ عبدیت کی اعلیٰ سے اعلیٰ منزل تک یہ سفرِ تکامل جاری وساری رہے۔

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ O

آیت نمبر 7: اُن لوگوں ۱ کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا' نہ اُن کا (راستہ) جن پر (تیرا) غضب ہے اور نہ اُن کا جو بھٹکے ہوئے ہیں۔

۱ (یعنی انبیاء' صدیقین (صدیقین یعنی جو قول وعمل میں سچے ہیں' شہداء اور صالحین (صالحین یعنی نیک بندے)

☆ خلاصہ یہ ہے کہ صراطِ مستقیم یعنی ''سیدھا راستہ'' سے مراد صاحبانِ نعمت تک رسائی' اُن سے محبت' اُن کی معرفت' قلبی اور عملی وابستگی اور اُن کے طریقہ زندگی کو اختیار کرنا۔

محققین نے یہ نتیجہ نکالا کہ: ہدایت کے لئے قرآن کافی نہیں' صاحبان نعمت کا دامن پکڑنا (عملی وابستگی) ہی ہدایت ہے۔اس لئے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

''میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں (۱) قرآن' جو اللہ کی کتاب ہے (۲) میری عترت اہل بیت۔ جب تک تم اِن دونوں سے تمسک اختیار کئے رہو گے تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے اور یہ دونوں کبھی ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہ ہونگے یہاں تک کہ میرے پاس حوضِ کوثر پر پلٹ آئیں۔'' (صحیح مسلم شریف)

غرض ''نعمت'' سے مراد جاہ و مال دنیا یا زر' زمین' زن نہیں' نعمت سے مراد وہ ہدایت اور توفیق ہے جو خدا کے اطاعت گزاروں کے شاملِ حال رہی ہے۔ (معانی الاخبار

حدیث از علیؑ ابن ابی طالبؑ)

یہی صاحبانِ نعمت بندے خدا اور بندے کے درمیان واسطہ ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو سورۂ حمد میں عبد و معبود کے درمیان خدا اُن بندوں کا ذکر نہ فرماتا۔ اِسی لئے مرشد تھانوی نے لکھا ''صراط مستقیم میسر نہیں ہوتا بغیر اس کے کہ پیروی اہلِ صراطِ مستقیم کی کی جائے اور اِس کے لئے محض اوراقِ کتب کافی نہیں۔'' (تفسیر ماجدی)

صاحبانِ نعمت بندے کون ہیں؟

خداوندِ عالم ایسے بندوں کی نشاندہی قرآن مجید میں اس طرح فرماتا ہے۔

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ (سورۃ النساء آیت 69)

(اور جو اللہ اور اُس کے رسولؐ کی اطاعت کریں تو یہ اُن کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام و احسان کیا ہے۔ (۱) انبیاءؑ (۲) صدیقین (۳) شہداء (۴) صالحین

پھر ہدایت صرف صاحبانِ نعمت تک رسائی ہی کا نام نہیں، ثباتی پہلو کے ساتھ ساتھ سلبی پہلو بھی ضروری ہے۔ یعنی اُن اشخاص اور جماعتوں سے بیزاری اور قطع تعلق بھی ضروری ہے جو صراطِ مستقیم سے دوری کا باعث ہیں۔ انہی صاحبانِ نعمت سے تعلق جوڑے رہنے کو دین کی اصطلاح میں "تولا" اور اللہ کے مغضوب اور گمراہ لوگوں سے قطع تعلق کو ''تبرا'' کہتے ہیں۔ حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا "مغضوب علیھم" یعنی جن پر خدا کا غضب ہوا۔ مراد اہل بیتؑ رسولؐ سے دشمنی کا اظہار کرنے والے ہیں اور ضالین یعنی گمراہوں سے مراد وہ شکوک و اوہام میں مبتلا لوگ ہیں جو معرفتِ امام نہیں رکھتے۔ (تفسیر علی بن ابراہیم)

☆ بعض روایات میں "مغضوب علیھم" سے مراد یہودی اور "ضالین" گمراہوں سے مراد نصرانی بھی ہیں۔

غرض صاحبانِ نعمت چار قسم کے لوگ ہیں (1) "نبیین" جو خدا کے پیغام لانے والے اور اُس کا پیغام پہنچانے والے ہیں۔ خدا اپنے علم کی بناء پر اُن کا انتخاب فرماتا ہے

(2) "صدیقین" جو قول وعمل کے سچے اور کھرے ہیں۔ ہمیشہ ہر بات سچ اور ہر کام سچائی و خلوصِ دِل سے انجام دیتے ہیں۔ اُن کے سید وسردار حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں' جنہوں نے کبھی غیر اللہ کے سامنے سر نہ جھکایا اور قول وعمل کے ایسے سچے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

☆ کل میں اُس کو علم دوں گا' جو مرد ہوگا' جو خدا اور اُس کے رسول کو دوست رکھتا ہوگا اور خدا اور اُس کا رسول اُس کو دوست رکھتے ہوں گے۔" (صحیح بخاری شریف) اور حضور اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

☆ "علیؑ کا ذکر کرنا بھی عبادت ہے"۔ یہ حدیث غیر مشروط ہے۔ یعنی علیؑ کا کوئی عمل ایسا نہیں جو خدا کی مرضی کے خلاف ہو۔ اگر ایک قول یا عمل بھی خدا کی مرضی کے خلاف ہوتا تو مطلقاً علیؑ کا ذکر عبادت نہ قرار پا سکتا تھا۔ اسی لئے تو امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا "انا صدیق الاکبر" یعنی میں صدیق اکبر ہوں۔

عالم اسلام آج بھی صرف حضرت علی علیہ السلام کو کرم اللہ وجہ کہتا ہے۔ یعنی "اللہ نے اُن کے چہرے کو غیر اللہ کے سامنے جھکنے سے محفوظ اور مکرم رکھا۔" اعلیٰ ترین معنی میں تو صدیق کے مصداق حضرت علیؑ اور آئمہ معصومین ہیں۔ لیکن ہر وہ شخص جو قول وفعل میں جتنا سچا ہوگا اتنا ہی صدیق ہوگا۔ کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "بندہ سچ بولتا رہتا ہے' سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ خدا اُس کو صدیقین میں لکھ دیتا ہے۔" خاص کر کاروباری معاملات میں سچ بولنے والا یقیناً صدیق ہے۔ کیونکہ وہ نقصان اُٹھا کر سچ بولتا ہے۔

(3) تیسرا گروہ "شہداء" کا ہے۔ جو خدا کی راہ میں جان دیکر اپنے خون سے اپنی گواہی کو ثابت کرتے ہیں۔ اس گروہ میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو مالی' جسمانی اور دماغی قربانیاں حق کے لئے دیتے ہیں اور (4) "صالحین" سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے نیک اعمال اُن کے برے اعمال پر غالب ہوں جیسا کہ قرآن مجید میں ارشادِ رب العزت ہے: "جس کے نیک عمل (برے اعمال پر) بھاری ہوں گے وہ اُس زندگی میں ہوگا جس سے وہ خوش ہوگا۔"

شہداء کے سید وسردار امام حسنؑ وامام حسینؑ ہیں کیونکہ اُن کی شہادت گویا رسولؐ کی شہادت ہے اور اُن کو حضور اکرم ﷺ نے "جنت کے جوانوں کے سردار" فرمایا ہے۔ اُن

کی بیش بہا قربانیاں عالمین میں آشکار ہیں۔ خدا نے قربانی کا معیار پیش فرمایا ہے۔ "لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ" (آل عمران 3 آیت 92) یعنی (تم ہرگز ہرگز نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ تم اُس شے میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ نہ کردو جو تمہیں محبوب ہے)

حضرت امام حسین علیہ السلام نے "اُس میں سے کچھ" نہیں بلکہ "سب کچھ" اللہ کی راہ میں قربان کر دیا۔ گویا قرآنی معیار سے بھی اُن کی قربانی بلند تر ثابت ہوئی۔ بقول شاعر

اہل بیتؑ پاک کے ہر سانس کو اے مدعی

ہاں ملا کر دیکھ لے آیاتِ قرآنی کے ساتھ

اور تمام امت کے صالحین کے سید و سردار اہل بیت رسولؐ کے امامؑ ہیں' کیونکہ وہ معصوم ہیں اور منصوص من اللہ ہیں وہ ہر گناہ سے پاک ہیں اُن کی نیکیاں ضرب المثل ہیں۔ صاحب "تحفہ" تک نے لکھا ہے "اگر امام کے معنی سب سے آگے ہونے کے ہیں تو اِس معنی میں "آلِ محمدؐ" ہی ساری اُمت کے امام ہیں اِس لئے کہ ہر ہر نیکی میں وہ ساری امت سے آگے بڑھے ہوئے ہیں۔

سورۃ اخلاص اور آئمہ طاہرین

قرآن پاک میں آیات محکمات بھی ہیں۔ متشابہات بھی۔ صرف ایک سورہ ایسی ہے جس میں کوئی تشابہ نہیں۔ جو الفاظ ہیں اور ان کے جو معانی ہیں وہی ہیں دوسرا معنی نہیں ہوسکتا۔ یہ سورۃ توحید پر دلالت کرتی ہے۔ اسے سورۃ اخلاص بھی کہتے ہیں۔

علامہ اقبال نے اپنی مثنوی میں فرزند رسول حضرت امام حسینؑ کے متعلق ارشاد فرمایا۔

درمیان اُمت آن کیواں جناب

ہمچو حرف قل ہو اللہ در کتاب

امت میں حضرت امام حسینؑ کا مقام اس طرح ہے جیسے قرآن پاک میں قل ھو اللہ ہے۔

یعنی اُمت میں حضرت امام حسینؑ محکم اور کتاب یعنی قرآن میں سورۃ قل ھو اللہ محکم۔ باقی سب متشابہات۔ صرف دو محکم ذات احدیت اور حسینؑ۔ مولانا روم نے اپنی مثنوی میں مولائے کائنات کے متعلق لکھا۔

از علیؑ آموز اخلاص عمل

شیر حق را داں منزہ از دغل

اگر اخلاص عمل سیکھنا ہے تو حضرت علیؑ سے سیکھو وہ شیر حق ہیں مکر وفریب سے اُن کا کوئی تعلق نہیں۔

ایک جنگ میں حضرت علیؑ نے ایک پہلوان کو پچھاڑا۔ اس کے سینے پر تلوار لیکر اُسے قتل کرنا چاہتے تھے کہ اُس نے مولاؑ کے چہرے پر اپنا لعاب (تھوک) پھینک دیا۔ حضرت علیؑ اس کے سینے سے اُتر گئے۔ تلوار پھینک دی۔ وہ شخص حیران رہ گیا کہ حضرت علیؑ نے مجھے چھوڑ دیا۔ مولاؑ نے فرمایا میں نے تلوار حق کے لئے بلند کی تھی تو نے مجھ سے گستاخی کی' میرا نفس اِس میں شامل ہو گیا میں شیرِ حقم نیسم شیری ھوی۔ شیر حق ہوں۔ نفس' قیاس' خواہشات کا شیر نہیں ہوں۔ اس لئے فعل من بر دین من باشد گواہ میرا فعل میرے دین پر گواہ ہے۔

شیر حقم نیستم شیر ھوی

فعل من بر دین من باشد گواہ

سرِ سورۃ الاخلاص

رازِ مخفی طاقت۔ حاجت روائی

اذا اردت حاجۃ من الحوائج فاذکر الاخلاص ۱۰۰۲ الف و اثنین ثم تتلو السر الثانی۔

جب کسی انسان کی بہت سی حاجتیں ہوں اور وہ کسی حاجت کے متعلق پریشان ہو تو سورۃ اخلاص (توحید) 1002 (ایک ہزار دو مرتبہ) پڑھے اس کے بعد یہ دعا ورد کرے۔

ستر مرتبہ یہ دعا پڑھے۔

اللھم بحرمۃ سلسلھونا وسلسیات عشاء مصرعاً سلسلیم عشکور و نعم شکور معتسور سیعسور فما اسرعت یا اللہ

خط کشیدہ تین مرتبہ پڑھے۔ لکڑی / درخت کی تختی پر اس خاتم کو لکھیں۔ گھر کے صحن میں رکھیں جب تسخیر کی طلب ہو تو سات مرتبہ اس خاتم پر سورۃ اخلاص پڑھیں۔ خاتم یہ ہے:

۱۱۴۲۱	۱۱۹۲۶	۱۱۲۱۹
۱۱۳۲۰	۱۱۵۲۲	۱۱۷۲۴
۱۱۸۲۵	۱۱۱۱۸	۱۱۶۲۳

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

عددھا ۳۳۳۳

اگر کوئی شخص غائب ہے اس کی واپسی کے لئے نقش کی خالی جگہ پر اپنا مدعا رقم کریں سورۃ اخلاص سات مرتبہ پڑھیں پھر اپنے سر پر یہ دعا سو مرتبہ پڑھیں اور خاتم نقش کو گھر میں لٹکا دیں۔

الدعا: قل ھو اللہ احد یا جامع العبید اللہ الصمد یا مسھل الشدید لم یلد یا ملین الحدید ولم یولد یا موسع الطریق ولم یکن لہ کفوا احد لک مخرج من الضیق الخالق و حدک الصادق و عدک اعطف عبدک علی عبدک الطالب لک۔

اگر انتہائی پریشانی ہو تو خلوت میں سات دن یا تین دن مسلسل سورۃ اخلاص اور مندرجہ ذیل دعا کا ورد کریں۔ سورۃ اخلاص سو مرتبہ اور مندرجہ ذیل دعا 3333 (تین ہزار

تین سو تینتیس مرتبہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللھم یامن کرمہ لا یحد و قضاؤہ لا یرد وغیرہ لا یقصد و سواہ لا یعبد و صفتہ قل ھو اللہ احد اللہ لصمدلم یلد و لم یولد و لم یکن لہ کفواً احد اقضی عنی الدین و اغتنی من الفقر و اجعلنی من عبادک الصالحینo

اخلاص کے لئے یہ عمل:

گناہوں سے اجتناب ہو۔

317 مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھئے اور پھر یہ دعا پڑھیں۔

ربی بقل ھو اللہ احد و سرھا و سر اللہ الحمد و سر لم یلد و سر لم یولد و سر لم یکن لہ کفواً احد ھب لی ذری علوم الأولیاء وھب لی ما یرون من آلاء وھب لی مایرون من کرامۃ و خرق عادۃ فی کل لحظۃ وھب لی مابحوز للولایۃ من خیر فی البدء وفی الھایۃ وھب لی التجدید و التقرید وھب لی الشھود والمزیدo

پالنے والے تجھے اسی سورۃ کے مخفی امور، رازوں کا واسطہ مجھے اولیاء کے علوم عطا فرما۔ کرامت عطا فرما۔ ہر لحظہ خرقِ عادت ولائت سے عطا فرما۔ ہر شہر میں ولایت سے منسلک خیر عطا فرما۔ تجوید و تغرید اور شہود کی منزلیں عطا کر۔

وابعث قوۃ علی الطاعۃ	یا واحدا فی الذات والصفات
وھب لنا خوفا بہ احوز	تقواک مع برک کی افوز
وصلی یا رب علی الرسول	وھب لنا اجابۃ السؤل
یا ربنا ببیتک الحرام	وحجہ والرکن والمقام
اجعل بلادنا بلاد الخصب	والخیر مع تیسیر قیل الکسب
وھب لنا فی البلاد العافیۃ	وفض علینا بالآلاء الضافیۃ
وردعنا جملۃ البلاء	مما فی الارض کان والسماء

اے اللہ جو اپنی ذات وصفات میں واحد ہے۔ مجھے طاعت کی قوت دے تقویٰ عطا فرما۔ بحق رسالتمآبؐ اجابت سوال عطا کر۔ مجھے اپنے گھر رکن ومقام کا واسطہ ہمارے شہروں میں ہمارے لئے خیر آسانیاں عطا فرما۔ عافیت عطا فرما۔ اپنی نعمتیں عطا فرما۔ زمین و آسمان کے راستے ہمارے رزق میں اضافے کیلئے کھولدے۔ بلیات سے نجات عطا فرما۔

اسرار سورۃ القدر (سورۃ قدر کے راز)

سورۃ قدر میں اشارہ ہے کہ اس میں امور خیر وبرکت نازل ہوتے ہیں۔ ملائکہ اور روح شب قدر میں امر لیکر نازل ہوتے ہیں یہ امر جس پر لیکر نازل ہوتے ہیں وہی اولی الامر ہے۔ اس امر سے مراد شریعت کا امر نہیں۔ دین کا امر نہیں۔ اس لئے کہ دین وشریعت مکمل ہو چکے۔ یہاں امر سے مراد زندگی' رزق' اولاد' اموال' قضا وقدر کا سوال ہے۔ جسے امرِ تکوینی کہتے ہیں۔ دور حاضر میں اولی الامر امام آخر الزمان صاحب العصر ہیں۔

عملیات کی منزل یوں ہوگی۔ اصغر علی اصغر

☆ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ:

ہم نے قرآن شب قدر میں نازل کیا۔

دعا یوں مانگیں: اے پالنے والے تو برکتیں نازل فرما۔ اپنی نعمتیں عطا فرما اور غلبہ و نصرت سے سرفراز فرما۔

اللھم انزلنی منزلا مبارکاً بالفخر و اغمسنی فی بحر نعمتک المظفر و انصرنی بسلطانک المطھر.

☆ وما ادرک ما لیلۃ القدر:

تجھے کیا معلوم کہ قدر کی رات کیا ہے؟

ربی قدرلی الخیر کلہ و اصرف عنی الشر کلہ فانک قضیت حاجتی یابک الفتاح بالرحمۃ والبشری

اے رب مجھے ہر طرح کا خیر عطا کر۔ شر سے بچا۔ میری حاجت پوری کر۔ اپنی

رحمت اور خوشخبری کے دروازے کھولدے۔

☆ ليلة القدر خير من الف شهر

شب قدر ہزار مہینوں سے افضل ہے۔

الهى اشهرلى سر اسمک الخفى المظهر واجعلنى فى رحمتک فى جنة وانهر خالدين فيها و منعم وفى نواحيها

اے اللہ اپنے پوشیدہ اسم کو میرے لئے ظاہر کردے اپنی رحمت سے نواز۔ نعمتیں عطا کر۔ ہمیشہ کے لئے جنت عطا ہو۔

☆ تنزل الملائكة والروح فيها باذن ربهم من كل امر سلام

ملائکہ اور الروح اس رات خدا کے اذن سے ہر امر لیکر نازل ہوتے ہیں۔ سلام

سلام يا رب من مصائب الدنيا و فتنتها والمضار واحفظنى يا رب من الحقد والمكر واجعلنى يا رب الى الطاعات والذكر

اے رب مجھے دنیا کے مصائب، فتنوں، نقصانات سے بچا مکر و فریب سے اپنی حفاظت میں رکھ اپنی اطاعت و ذکر کی توفیق دے۔

☆ حى حتى مطلع الفجر:

یہ شب قدر مطلع الفجر تک ہے۔ اس کو چودہ مرتبہ پڑھیں۔

سورة قدر کی افادیت

(حاجت روائی کے لئے مجرب عمل)

اپنی تمام حاجتوں کے پورا ہونے، مصائب دنیا کے خاتمے، اولاد، رزق میں اضافہ تنگ دستی کا خاتمہ، کشائش، امر مہم میں کامیابی، آفات و بلیات سے نجات کے لئے 1141 مرتبہ اس سورۃ کا ورد کریں۔ اس کے بعد یہ دعا مسلسل 65 مرتبہ پڑھیں۔

اللهم يامن هو يكتفى عن جميع خلقه ولا يكتفى عنه احد من

خلفه یا احد من لا احد له انقطع الرجآء الا منک وخابت الا مال الا فیک وسدت الطرق الا الیک یا غیاث المستغیثین اغثنی یا غیاث المستغیثین اغثنی ۝

اے پالنے والے، اے وہ جو اپنی تمام مخلوق سے مستغنی ہے اور کوئی شخص جس سے مفر نہیں کرسکتا۔ اے احد جس کا کوئی احد نہیں۔ تیری ہی جانب اُمیدیں ہیں اور تیری ہی طرف منتہائے آرزو ہے۔ تو ہی بند راستوں کو کھولنے والا ہے۔ اے فریادرسوں کے فریاد سننے والے میری مدد فرما۔

اس عبارت کا ورد تین مرتبہ یا 41 مرتبہ کریں۔ حاجت روائی کے لئے انتہائی مجرب عمل ہے۔

امامِ زمانہؑ کا سورۃ

فضیلت سورۃ قدر

تنزل الملائکۃ والروح فیها باذن ربهم من کل امر سلام

یہ منسوب ہے حضرت صاحب العصر والزمان کی طرف نمازِ فریضہ میں سورۃ انا انزلنا پڑھنے والے کے سابقہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ خدا کی طرف سے منادی ندا کرتا ہے۔ تیرے سابقہ گناہ معاف کردیئے گئے اب نئے سرے سے عمل شروع کر۔

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

جو شخص صبح کے بعد، زوال کے وقت اور عصر کے بعد دس مرتبہ اس سورۃ کو پڑھے تو اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنے دو ہزار لکھنے والے تیس سال تک لکھتے تھک جائیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے:

جو سات مرتبہ اسے طلوع فجر کے بعد پڑھے تو ملائکہ کی ستر صفیں اس پر ستر مرتبہ صلوٰت بھیجتی ہیں اور ستر مرتبہ اس کے لئے طلب رحمت کرتی ہیں۔

امام محمد تقی علیہ السلام فرماتے ہیں:

دن اور رات میں 76 مرتبہ سورۃ قدر پڑھے اس طرح سے کہ صبح صادق کے بعد' نماز سے پہلے سات دفعہ صبح نماز کے بعد دس دفعہ۔ زوال آفتاب اور فاصلہ سے پہلے دس دفعہ۔ نافلہ کے بعد اکیس دفعہ عصر کی نماز کے بعد دس دفعہ۔ عشاء کے بعد سات دفعہ اور سونے کے وقت میں گیارہ دفعہ۔ خالق کائنات ایک ہزار فرشتے پیدا کرے گا جو 36 ہزار سال اس کا ثواب اس کے لئے لکھتے رہیں گے۔ سورۃ قدر میں فرشتے اور روح امر تکوینی لیکر امام زمانہ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اس میں مخلوق کی عمریں' اولاد' رزق' معیشت' حاجات کی مشکل کشائی' آفات و بلیات سے حفاظت' صعوبت دنیا سے بچاؤ' دشمنوں پر غلبہ' صحت' تندرستی' سبھی تکوینی امور شامل ہیں کسی اور پر فرشتہ نازل ہو تو وہ وقت اُس کی زندگی کا آخری وقت ہوگا۔ وہ فرشتے' ملک کی دہشت سے مر جائیگا۔

نمازِ حضرت صاحب العصر والزمانؑ

یہ نماز دو رکعت ہے۔ رکعت اول میں سورۃ حمد تلاوت کرنے کے وقت جب آیہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ پر پہنچیں اُسے سو مرتبہ کہیں اور آخری مرتبہ سورۃ کو تمام کریں اور اس کے بعد سورۃ توحید یعنی سورۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ایک مرتبہ پڑھیں۔ دوسری رکعت بھی اسی طریقے سے بجالائیں اور نماز ختم کرنے کے بعد کھڑے ہو کر یہ دعا رجوع قلب سے پڑھیں۔ انشاء اللہ جملہ امورِ عظیمہ میں کامیابی حاصل ہوگی۔

دعائے طلب حاجت

منقول ہے کہ جناب آصف ابن برخیا وزیر جناب سلیمان علیہ السلام نے دعائے ذیل ہی کے ذریعہ سے چشم زدن میں ملک سبا سے تخت بلقیس منگوایا تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی دعائے مبارک کے ذریعہ سے مردوں کو زندہ کرتے تھے اس لئے اگر بخلوص طلب حاجت کے لئے اِس دُعا کو پڑھ کر دُعا کی جائے تو انشاء اللہ ضرور قبول ہوگی۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ بِاَنَّکَ اَنۡتَ اللّٰهُ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اَنۡتَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ الطَّاهِرُ الۡمُطَهِّرُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِیۡنَ عَالِمُ الۡغَیۡبِ وَالشَّهَادَةِ الۡکَبِیۡرُ الۡمُتَعَالِ الۡمَنَّانُ ذُوالۡجَلاَلِ وَالۡاِکۡرَامِ اَنۡ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنۡ تَفۡعَلَ بِیۡ کَذَا وَ کَذَا o

اللہ کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ خداوندا میں تجھ سے اس لئے سوال کرتا ہوں کہ تو ہی ہمارا معبود ہے تو زندہ، عالم کو سنبھالنے والا، پاک، مطہر، آسمانوں اور زمینوں کا نور حاضر اور غائب کا جاننے والا، بزرگ و برتر ہے، تو ہی منان اور عظمت و بزرگی کا مالک ہے، (خدایا) محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور ہمارے مقاصد کو پورا فرما۔

نوٹ: کذا وکذا کی جگہ اپنا مقصد کہیے۔

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ الۡعَظِیۡمَ الَّذِیۡ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ

کہتے ہیں حضرت خضر علیہ السلام نے یہ ورد ایک جوان کو بتایا یا پھر کوئی جن تھا۔ اس نے پوچھا قرآن فرماتا ہے اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ اپنے رب سے استغفار کرو وہ بخشنے والا ہے۔ اس شخص نے پوچھا عدد کتنے ہیں حضرت خضر علیہ السلام یا جن نے جواب دیا 4395 چار ہزار تین سو پچانوے مرتبہ۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل گیارہ مرتبہ ورد کریں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اسالک بالذی سالک به المرسلون و جمیع عبادک الصالحین واستغفرک بما استغفروک منه واسالک النصر والتیسیر والتسخیر وحسن التدبیر انک علی کل شیء قدیر o

اے پالنے والے میں تجھ سے سوالی ہوں۔ تمام رسولوں نے تجھ سے اپنی حاجتیں طلب کی ہیں۔ تیرے تمام صالح بندوں نے مرادیں مانگی ہیں میں طلب مغفرت کرتا ہوں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ نصرت کا، کشائش کا، تسخیر وغلبہ کا، حسن تدبیر کا، بیشک تو ہر شے پر قادر ہے۔

صلاۃ الفاتحہ

(حاجت روائی کے لئے اہم ورد)

فتح ونصرت فتاح کا لفظ 535 مرتبہ پڑھیں۔ صلوٰۃ الفاتحہ کا ورد طویل ہے۔ اس میں خدا کی صفات کا ذکر ہے۔ رسالتمآب کا ہے کہ وہ ان چیزوں کے کھولنے والے ہیں جو بند ہیں اور جن سے مخلوق فائدہ اٹھانے کے قابل نہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ورد 313 مرتبہ کرنا ہے۔ روزانہ تین مرتبہ، سات مرتبہ، اکیس مرتبہ۔ دعاء صلاۃ الفاتح یہ ہے:

بسم الله الرحمن الرحيم اللهم انى اسالک بجودک و کرمک و فضلک و عظمتک ان تفتح لنا بسر صلاة الفاتح حساً و معناً فى الذات والصفات حتى نكون لک بكليقتا و كلنا فتكون لنا بذاتک و صفاتک و تجلياتک فى جميع شئون احديتک فى الكثرة والوحدة و تلهمنا الشكر والادب فى سائر التجليات و نقينا المكر حساً و معانا بحق متبع جميع الخيرات وواسطة جميع المخلوقات سعد السعداء و عن النبلاء سيدنا و مولنا محمد الفاتح لما اغلق والخاتم لما سبق ناصر الحق بالحق واسالک بجاه حقيقة ناصر الحق بالحق ان تحققنا بالعناية والهداية والولاية المسيادة و تملكنا جميع تجلياتک فى الغيب والشهادة و تجعلنا من عبادنک الذين سقب لهم لک الحسنى و زيادة و تزيدنا على ذلک اضعاف ما اعطيته اهل السعادة و تمتعنا بكل ما متعت به عبداً من عبادک من بده الخلق الى النفخ فى الصور بحق سيدنامحمد القطب الكامل و اخيه جبريل المطوق بالنور. اللهم ماصل على سيدناو مولنا محمد النبى المختار وعلى اله الاطهار قدر يوافى المقدار صلاة تلقينا بها

مقامات الوارلین و مراتب الواصلین یحبهم لهم ما یشاء ون عند ربهم و ذلک جواء المحسنین الذین لهم جنات تجری من تحتها الانهار خالدین فیها نزلا من عندالله و رضوانا و فضلا من عندالله و نعمة والله علیم حکیم یا حکیم یا علیم یا علی یا عظیم تکررها تفسد نفسک ثم تقول اجب دعوتی و اقضی حاجتی بحق الهادی الی صراطک المستقیم وعلی اله حق قدره و مقداره العظیم٥

هذاالخاتم المذکور

اس نقش میں اپنی حاجت خالی جگہ میں لکھیں۔

۳	۱۱۶	۱
۱۱۵	مقصد لکھیں	۵
۳	۴	۱۱۴

☆ رزق حلال کے وسائل بند ہو جائیں تو یہ عمل کریں۔

دو رکعت نماز پڑھیں

اول رکعت میں: اول سورۃ فاتحہ دس مرتبہ

دوم سورۃ قدر دس مرتبہ

دوم رکعت میں: اول سورۃ فاتحہ تین مرتبہ

دوم سورۃ قدر تین مرتبہ

پھر الاستغفار سو مرتبہ

پھر درود بر محمد و آل محمد سو مرتبہ

پھر کلمہ لا الہ الا اللہ سو مرتبہ

پھر صلاۃ فاتحہ سو مرتبہ

پھر ان سب کا ثواب ہدیہ کریں سرکارِ دو عالم ﷺ کی روح کے لئے پھر پڑھیں یابدوح 128 مرتبہ پھر خدا تعالیٰ سے اپنی حاجات بتصدق محمد و آل محمد طلب کریں۔

41 مرتبہ یہ دعا ورد کریں۔

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد تاج حقائق انوارک الذاتیة وسر اسرار تجلیاتک القدسیة من تفجرت منه ینابیع الحکم الالھیة والمعارف الدنیة نقطة باء الحروف المعجمة وطلسم احاطة الرمز المبھم ھو اسمک العظیم و صراطک التام الاقوم بحر فیوض العالم صلی اللہ علیه وعلی آله وسلم٥

ہمارا درود اس ہستی پر جو خدا تعالیٰ کی تجلیات کا راز ہے۔ اس کی حکمتوں کا سرچشمہ ہے۔ جس سے الٰہی معارف کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ اسم اعظم ہے۔ فیوض و برکات کا بحر ہے۔

سات مرتبہ یہ ورد کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل وسلم علی الذات المطلسم والغیب المطمطم والکمال المکنم لاھوت الجمال و ناسوت الوصال وطلعة الحق کنز عین الانسان الازلی من لم یزل من قامت به ناصیة الفرق فی قلب ناسوت الوصال الأقرب الی طریق الحق اللھم فصلی به منه فیه علیه٥

سرکارِ دو عالم ﷺ جو کمال ہیں۔ لاہوت جمال ہیں۔ وصال کی ناسوت ہے۔ حق جس سے روشن ہے اور جو انسان کے لئے قدرت کا طریق حق ہے۔

☆ **امرِ مہم کیلئے...... کامیابی و نصرت کے لئے مجرب عمل:**

نقش فتح میں خالی جگہ پر اپنی حاجت لکھیں۔ مشکل حل ہو جائے گی۔

٣٠٠	٣٩٦٥	١١٨٥
٣٥٥٣	مقصد لکھیں	٨٩٣
٥٩٣	١٣٨٣	٣٣٦٨

مندرجہ ذیل (4444) چار ہزار چار سو چوالیس مرتبہ ورد کریں۔

اللھم صل علی سیدنا محمد صلاۃ تنجینا بھا من جمیع الاھوال والآفات و تقضی لنابھا جمیع الحاجات و تطھرنابھا من جمیع السئیات و ترفعنا بھا عندک اعلا الدرجات و تبلغینا بھا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیوۃ و بعد الممات و علی آلہ وسلم تسلیماo

درود وسلام سرکار دوعالم ﷺ پر۔ پالنے والے ہمیں انہی کے صدقے میں تمام پریشانیوں، آفات سے نجات دے۔ حاجات بر لا تمام برائیوں سے بچا۔ ہمیں اعلیٰ درجات عطا کر۔ تمام نیکیاں دے اور امرِ مہم میں کامیابی دے۔

سات مرتبہ یہ پڑھیں۔

اللھم انی اسالک بما اودعت فی ھذہ الصلاۃ المبارکۃ من مخزون انوارک مکنون اسرارک ان تغمشنی فی بحر الجود والکرم و ان تملکنی زمام الفضل والنعم حتی تنقاد لی صفاۃ الامور کلھا و تکشف لی حجاب الملک والملکوت ان تصلی و تسلم علی عبدک و رسولک محمد صلاۃ تنجینا بھا من جمیع الاھوال والآوقات وزفعنا بھا عندک اعلا الدرجاتo

وان تسخرلی خدام ھذہ الصلاۃ وان تجمع شملی بنبیک سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وان ترفعنی من الملک الی الملکوت ومن العزۃ الی الجبروت وان تجیینی برؤیۃ الجمال والکمال و بحلالک واحشرنی مع الذین انعمت علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحینo

پالنے والے اپنے انوار کے خزانے کھول دے۔ اپنے بھیدوں سے آگاہ کر۔ جود، کرم عطا کر۔ فضل ونعمت دے۔ ہر امر میں کشائش کر۔ ملک وملکوت کے پردے ہٹا دے اور درود بر محمدؐ وآلِ محمدؐ بحق آئمہؑ ورسولؐ ہمیں تمام احوال، آفات سے نجات دے۔ درجات

بلند کر۔ اس دعا کے صدق میں اپنی جبروت کی طرف سے عزت عطا فرما۔ جمال و کمال کی روئت اور حلال عطا فرما۔ اس دعا کے خدام مسخر کر دے قیامت کے روز میرا حشر ان ہستیوں کے ساتھ کر جن پر تو نے اپنا انعام نازل کیا انبیاء' صدیقین' شہداء اور صالحین۔

☆ حضرت علی علیہ السلام کی یہ دعاء دفع پریشانی اور حصار کے لئے ہے:

اَللّٰھُمَّ بِتَاَلُّقِ نُوْرِ بَھَآءِ عَرْشِکَ مِنْ اَعْدَائِیْ اِسْتَتَرْتُ وَبِسَطْوَۃِ الْجَبَرُوْتِ مِنْ کَمَالِ عِزِّکَ مِمَّنْ یَکِیْدُنِیْ اِحْتَجَبْتُ وَ بِسُلْطَانِکَ الْعَظِیْمُ مِنْ شَرِّ کُلِّ سُلْطَانٍ عَنِیْدٍ وَ شَیْطَانٍ مَرِیْدٍ اِسْتَعَذْتُ وَ مِنْ فَرَائِضِ نِعَمِکَ وَ جَزِیْلِ عَطَآئِکَ یَا مَوْلَایَ طَلَبْتُ کَیْفَ اَخَافُ وَ اَنْتَ اَمَلِیْ وَ کَیْفَ اُضَامُ وَ عَلَیْکَ مُتَّکِلِیْ اَسْلَمْتُ اِلَیْکَ نَفْسِیْ وَ فَوَّضْتُ اِلَیْکَ اَمْرِیْ وَ تَوَکَّلْتُ فِیْ کُلِّ اَحْوَالِیْ عَلَیْکَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاشْفِنِیْ وَ اکْفِنِیْ وَ اغْلِبْنِیْ عَلٰی مَنْ غَلَبَنِیْ یَا غَالِبًا غَیْرَ مَغْلُوْبٍ زَجَرْتُ کُلَّ رَاصِدٍ رَصَدَ وَمَارِدٍ مَرَدَ وَ حَاسِدٍ حَسَدَ وَ عَانِدٍ عَنَدَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَد وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ کُفُوًا اَحَدٌ کَذٰلِکَ رَبِّیْ حسبنا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ اَقْوٰی مُعِیْنٍ٥

الٰہی! تیرے عرش کے نور کی رونقوں کے ذریعے اپنے دشمنوں سے چھپنا چاہتا ہوں' اور تیری عزت کے انتہائی کمال کی جبروتی واقتدار کی وجہ سے اپنے دشمنوں کی فریب کاریوں سے روپوشی چاہتا ہوں' اور تیری عظیم قوت کے سہارے ہر دشمن کی طاقت اور ہر سرکش شیطان کے شر سے پناہ مانگتا ہوں' اور اے میرے مولا' تیری معین نعمتوں اور بڑے بڑے انعامات کا طلبگار ہوں۔ میں کسی سے کیوں ڈروں جبکہ خدا میری اُمید ہے۔ اور کوئی مجھے دکھ کیا دے کہ تیری ذات پر میرا توکل ہے۔ میں نے اپنی جان اور اپنے معاملات تیرے سپرد کر دی ہے میں نے اپنے تمام حالات میں تجھ پر توکل کیا ہے' خدایا محمدؐ و آل محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما۔ مجھے شفا دے۔ میری نگرانی فرما' جو مجھ پر غالب آنا چاہے اس پر مجھے غالب کر اے وہ غالب جو مغلوب نہیں ہوتا۔ ہر تاک لگانے والے دشمن کو ہر سرکشی کرنے والے سرکش اور حسد کرنے والے حاسد اور ہر دشمنی کرنے والے دشمن کو اسی وقت باندھ دیا'

جب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قل ھو اللہ احد پڑھے۔ ہاں ہاں ہمارا پروردگار ایسا ہی۔ اللہ ہمارے لئے کافی ہے اور بہترین سرپرست اور انتہائی مددگار۔

وَ كَانَ من دعائه ليلة الحريرة فى كيد الاعداء

حضرت علیؓ کی یہ دعا لیلتہ الحریرۃ میں دشمنوں کا مکر دور کرنے کے لئے تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ٥ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُضَامَ فِیْ سُلْطَانِکَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَضِلَّ هُدَاکَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَفْتَقِرَ فِیْ غِنَاکَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اُضَیَّعَ فِیْ سَلَامَتِکَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اُغْلَبَ وَالْاَمْرُ لَکَ وَاِلَیْکَ ٥

اس اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔ خداوندا میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیری سلطنت میں کوئی مجھ پر ظلم کرے۔ خدایا! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیری ہدایت کے ہوتے ہوئے گمراہ ہوؤں۔ بارالہا! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیری سلامتی کے ہوتے ہوئے تباہ حال ہوں۔ میرے معبود! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیری فرماں روائی اور حکومت میں محکوم و مغلوب رہوں۔

☆ ظالم کے خلاف مجرب الفاظ

برائے دفع ظالم یہ دعا پڑھے اور بروقت پڑھنے کے اُس کا خیال کرے۔

اَللّٰهُمَّ طُمَّهُ بِالْبَلَآءِ وَ طَمًّا وَ غُمَّهُ بِالْبَلَآءِ غَمًّا وَ قُمَّهُ بِالْاَذٰی قَمًّا وَارْمِهِ بِیَوْمٍ لَّا مَعَادَلَهُ وَ سَاعَةٍ لَامَرَدَّلَهَا وَالْجِ حَرِیْمَهُ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِبَیْتِهٖ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمُ السَّلَامُ وَ اکْفِنِیْ اَمْرَهُ وَقِنِیْ شَرَّهُ وَ اصْرِفْ عَنِّیْ کَیْدَهُ وَاَخْرِجْ قَلْبَهُ وَسُدَّ فَاهُ عَنِّیْ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ وَ قَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا قَالَ اخْسَئُوْا فِیْهَا وَلَا تُکَلِّمُوْنِ صَهٍ صَهٍ صَهٍ صَهٍ صَهٍ صَهٍ صَهٍ صَهٍ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلَالًا فَهِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ٥

تعقیبات مشترکہ

قرآنی آیات

کتاب دلائل میں منقول ہے کہ محمد ابن الحسن الشریف بادشاہِ وقت سے خائف تھے اور مصائب و آلام میں مبتلا۔ ایک شب خواب میں جناب رسولِ خداؐ کی زیارت سے مشرف ہوئے تو آنحضرتؐ کی خدمت میں اپنے حالات عرض کیے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص کسی شدت وسختی میں مبتلا ہو وہ ان چھ آیتوں کو پڑھے' خداوند عالم اُس کی تمام مشکلوں کو آسان کر دیگا۔ ان آیات کی تلاوت سے مرتبہ بڑھتا ہے۔ قرض ادا ہوتا ہے اور قیدی کو رہائی حاصل ہوتی ہے۔

پہلی آیت اَلَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝ (سورۃ بقرہ 157)

دوسری آیت اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا وَ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۝ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْفَضْلٍ عَظِیْمٍ ۝ (سورۃ العمران)

تیسری آیت وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَ کَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ (سورۃ الانبیاء)

چوتھی آیت وَاَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗٓ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَکَشَفْنَا مَابِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَیْنٰهُ اَهْلَهٗ وَ مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ ذِکْرٰی لِلْعٰبِدِیْنَ ۝ (سورۃ الانبیاء)

پانچویں آیت وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ۝ فَوَقٰهُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَکَرُوْا وَ حَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۝ (سورۃ مومن)

چھٹی آیت اَلَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَافَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ نِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِيْنَ ○ (سورۃ آل عمران)

یہ دعا ہر نماز کے بعد 19 مرتبہ ورد کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہر آفت و مصیبت سے محفوظ رہے گا۔

نَجَاةً مِّنْكَ يَا سَيِّدَنَا الْكَرِيْمَ نَجِّنَا وَ خَلِّصْنَا بِحَقِّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

واسطے دفع جن و عفریت کے یہ تعویذ لکھ کر باندھے اور اسی دعا کو پڑھے۔ یہ دعا بہت مجرب ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَعُوْذُ بِنُوْرِ وَجْهِ اللّٰهِ وَ كَلِمَاتِهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُ هُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا ذَرَ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَ مِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَارَحْمٰنُ ○

حضرت علیہ السلام کی یہ دُعا دشمن کے لئے بددُعا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُعَادِيَ لَكَ وَلِيًّا وَ اِنْ اُوَالِيَ لَكَ عَدُوًّا وَ اَرْضٰى لَكَ سُخْطًا اَبَدًا اَللّٰهُمَّ مَنْ صَلَّيْتَ عَلَيْهِ فَصَلَوٰتُنَا عَلَيْهِ وَمَنْ لَعَنْتَهُ فَلَعْنَتُنَا عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ مَنْ كَانَ فِيْ مَوْتِهِ فَرَجٌ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَارِحْنَا مِنْهُ وَ اَبْدَلْنَا بِهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ لَّنَا مِنْهُ حَتّٰى تُرِيَنَا مِنْ عِلْمِ الْاِجَابَةِ مَا تَعْرِفُهُ فِيْ اَدْيَانِنَا وَمَعَايِشِنَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ○

اس اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔ یا اللہ! میں تجھ سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ تیرے کسی ولی سے دشمنی یا تیرے کسی دشمن سے دوستی کروں یا تیری دائمی ناراضگی پر راضی ہو جاؤں۔ خداوندا' جن پر تو نے رحمت نازل کی ہے' میں بھی ان کے لئے دعا طلب

رحمت کرتا ہوں' اور جس پر تو نے لعنت کی ہے ہماری لعنتیں بھی ان پر ہوں۔ خداوندا! جس کی موت سے خوشی ہو اور تمام مومنوں کو راحت نصیب ہو۔ تو ہمیں اس سے یکسوئی عطا فرما' اور ہمیں اس کے بدلے میں ہمارے لئے اس سے بہتر عطا فرما تا کہ ہم تیری قبولیت دعا کے بارے میں جس قدر جانتے ہیں اسے اپنے دین و دنیا میں آنکھوں سے دیکھ بھی لیں۔

برائے دفع امراض

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضرت رسالتمآب ﷺ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بعد نماز فجر اس دعا کو چالیس مرتبہ پڑھ کر جہاں بیماری (درد) ہو وہاں پر ہاتھ پھیرے تو حق تعالیٰ شفاء عطا فرمائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ○ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ○

برائے امراضِ قلب

سینہ پر دل کے مقام پر ہاتھ رکھیں اور تین مرتبہ اول اور تین مرتبہ آخر درود شریف پڑھ کر درج ذیل دعا پڑھیں تو قلب کے لئے سکون کا باعث ہوگا۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُحْيِيَ قَلْبِيْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ○

دعائے وسعت رزق

(1) حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص یہ دعا

تین مرتبہ دن میں کسی وقت اور رات میں کسی وقت بھی پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے ایسے ذریعے سے روزی عطا فرمائے گا کہ اُس کے گمان میں بھی نہ ہوگا۔ بہتر یہ ہے کہ اس دعا کو بعد نماز فجر اور بعد نماز عشاء پڑھیں اور بعد ختم دعا تین مرتبہ درود پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْعَظِيْمِ الْاَعْظَمِ اَنْ تَرْزُقَنِيْ رِزْقًا وَاسِعًا حَلَالًا طَيِّبًا بِرَحْمَتِکَ يَا اَرْحَمَ الرَّحِمِيْنَ٥

(2) جو شخص اس دعا کو بروز جمعہ ستر مرتبہ پڑھے خدا اپنے فضل سے اسے غنی کر دیتا ہے۔

(آئمہ طاہرین)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ يَا مُفِيْدُ يَا غَفُوْرُ يَا وَدُوْدُ اَغْنِنِيْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَ بِطَاعَتِکَ عَنْ مَعْصِيَتِکَ وَ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ بِرَحْمَتِکَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ٥

(3) بعد نماز فجر سو مرتبہ مندرجہ ذیل دعا پڑھنے سے تنگدستی اور فقر قریب نہیں آتا۔

مَاشَآءَ اللّٰهُ کَانَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ٥

حضرت کی یہ دُعا اس شخص کیلئے جس کو تنگی رزق ہو یہ دعا پوست آہو یا کسی کھال پر لکھی جائے اور گلے میں یا ہمیشہ زیب تن رہنے والے کپڑوں میں رہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ اَللّٰهُمَّ لَا طَاقَةَ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ وَلَا صَبْرَلَهٗ عَلَى الْبَلَآءِ وَلَا قُوَّةَ لَهٗ عَلَى الْفَقْرِ وَالْفَاقَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَلَا تَخْطُرْ عَلٰى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ رِزْقَکَ وَلَا تُقْتِرْ عَلَيْهِ سَعَةَ مَا عِنْدَکَ وَلَا تَحْرِمْهُ فَضْلَکَ وَلَا تَحْسِمْهُ مِنْ جَزِيْلِ اسْمِکَ وَلَا تَکِلْهُ اِلٰى خَلْقِکَ وَلَا اِلٰى نَفْسِهٖ فَيُعْجِزُ عَنْهَا وَ يَضْعُفُ عَنِ الْقِيَامِ فِيْمَا يُصْلِحُهٗ مَا قُبْلَهٗ بَلْ تَفَرَّدْ بِلَمِّ شَعْثِهٖ وَتَوَلّٰى كِفَايَتَهٗ وَانْظُرْ اِلَيْهِ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِهٖ لِاَنَّکَ اِنْ وَكَلْتَهٗ اِلٰى خَلْقِکَ لَمْ يَنْفَعُوْهُ وَاِنْ اَلْجَاْتَهٗ اِلٰى اَقْرِبَائِهٖ حَرَمُوْهُ وَاِنْ اَعْطَوْهُ اَعْطَوْهُ قَلِيْلًا نَكِدًا وَاِنْ مَنَعُوْهُ مَنَعُوْا كَثِيْرًا وَ اِنْ بَخِلُوْا فَهُمْ لِلْبُخْلِ اَهْلٌ اَللّٰهُمَّ اَغْنِ فُلَانَ بْنَ

فُلاَنٍ مِنْ فَضْلِکَ وَلاَ۔

خدائے رحمٰن ورحیم کے نام سے آغاز ہے۔ خدایا! نام فرزند نام میں طاقت نہیں نہ بلاؤں کیلئے قوت برداشت نہ فقر و فاقہ اٹھانے کی قوت! خدایا محمد اور آل محمد ﷺ پر رحمت فرما اور فلاں بن فلاں پر اپنی روزی بند نہ کر اس پر اپنے احسان کی وسعتیں تنگ نہ فرما۔ اسے اپنے فضل سے محروم اور اپنے بے حساب عطیوں سے ناکام نہ بنا' اسے اپنی مخلوق کے حوالے بلکہ خود اس کے حوالے نہ فرما کیونکہ وہ اس معاملہ میں عاجز اور اپنی اصلاح کی دیکھ بھال میں ناکام رہے گا' بلکہ تو خود اس کی پریشانیوں کو دور فرما۔ تو ہی اس کی سربراہی کر' اس کے تمام معاملات پر توجہ فرما' کیونکہ اگر تو نے اسے اپنی مخلوق کے سپرد کردیا تو وہ فائدہ نہ پہنچا سکیں گے' اور اگر اسے عزیزوں کے سپرد کردیا تو وہ محروم کردیں گے اور اگر دیں گے بھی تو تھوڑا اور حقیر' اور اگر نہ دیں گے تو بالکل نہ دیں گے اور اگر وہ لوگ کنجوسی کریں تو میں بھی اس کے اہل۔

نوٹ: فلاں بن فلاں کی جگہ اُس شخص کا نام اور اس کے باپ کا نام لکھیں۔

يَا وَالِیُ الولی' صَلِّ عَلٰی النَّبِیِّ وَاٰلِہِ التَّقِی اِرْحَمْ عَلٰی الْعَلِی بِاِحْسَانِکَ الْقَدِیْمِ ○

اے ہر سرپرست کے آقا' اپنے نبیؐ پر رحمت فرما اور ان کی متقی اولاد پر اور علی (کرم اللہ وجہہ) پر رحم کر' تجھے اپنے قدیم احسان کا صدقہ۔

دعاء برائے حفاظت

شرِ جن و بشر سے حفاظت کے لئے اس دعا کا پڑھنا بے حد مفید ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ سَمٌّ وَّلَا دَآءٌ بِسْمِ اللّٰهِ اَصْبَحْتُ وَ عَلَی اللّٰهِ تَوَکَّلْتُ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی قَلْبِیْ وَ نَفْسِیْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی دِیْنِیْ وَ عَقْلِیْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی اَھْلِیْ وَ مَالِیْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی مَا اَعْطَانِیْ رَبِّیْ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ

اِسۡمِهٖ شَیۡءٌ فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ط اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّیۡ لَا اُشۡرِکُ بِهٖ شَیۡئًا اَللّٰهُ اَکۡبَرُ اَللّٰهُ اَکۡبَرُ اَللّٰهُ اَعَزُّ وَ اَجَلُّ مِمَّا اَخَافُ وَ اَحۡذَرُ عَزَّ جَارُکَ وَاَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَآ اِلٰهَ غَیۡرُکَ ؀ اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ شَرِّ نَفۡسِیۡ وَمِنۡ شَرِّ کُلِّ سُلۡطَانٍ شَدِیۡدٍ وَّمِنۡ شَرِّ کُلِّ شَیۡطَانٍ مَّرِیۡدٍ وَّمِنۡ شَرِّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیۡدٍ وَّمِنۡ شَرِّ کُلِّ قَضَاءِ السُّوۡءِ وَمِنۡ شَرِّ کُلِّ دَآبَّةٍ اَنۡتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا اِنَّ رَبِّیۡ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ وَ اَنۡتَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ حَفِیۡظٌ ؀ اِنَّ وَلِیَّ اللّٰهُ الَّذِیۡ نَزَّلَ الۡکِتٰبَ وَهُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیۡنَ ؀ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیۡهِ تَوَکَّلۡتُ وَ هُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ ؀ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجۡمَعِیۡنَ ؀

برائے حفاظت جملہ آفات و بلیات

سید ابن طاؤس اپنی کتاب مہج الدعوات میں جناب رسولؐ خدا سے روایت کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اس دعا کو اپنی حفاظت کیلئے پڑھے تو اللہ تعالیٰ تمام آفات سے اُس کی حفاظت فرمائے گا۔

یَا سَامِعَ کُلِّ صَوۡتٍ یَا مُحۡیِیَ النُّفُوۡسِ بَعۡدَ الۡمَوۡتِ یَا مَنۡ لَّا یَعۡجَلُ لِاَنَّهٗ لَا یَخَافُ الۡفَوۡتَ یَا دَآئِمَ الثَّبَاتِ یَا مُخۡرِجَ النَّبَاتِ یَا مُحۡیِیَ الۡعِظَامِ الرَّمِیۡمِ الدّٰرِسَاتِ بِسۡمِ اللّٰهِ اعۡتَصَمۡتُ بِاللّٰهِ وَتَوَکَّلۡتُ عَلَی الۡحَیِّ الَّذِیۡ لَا یَمُوۡتُ وَ رَمَیۡتُ کُلَّ مَنۡ یُّؤۡذِیۡنِیۡ بِلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجۡمَعِیۡنَ ؀

دعاء حضرت یونسؑ

تمام مسلمانوں سے گزارش ہے کہ آفت و مصیبت میں اس دعا کا ورد کریں کیونکہ حضرت یونسؑ نے یہ دعا شکم ماہی کے اندھیرے میں پڑھی تھی تو اللہ نے ان کو مصیبت سے نجات دی۔ اگر اس دعا کو بروقت مصائب (730) بار پڑھا جائے تو نجات حاصل ہوگی۔

علاوہ ازیں قرض کی ادائیگی کیلئے پڑھی جائیں تو قرض ادا ہو جائے گا۔ بے حد مجرب ہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ٥

اَمَّنْ یُّجِیْبُ کا عمل

حسب ذیل آیت مصیبت کے دُور کرنے میں زود اثر ہے ایک جلسہ میں بارہ ہزار مرتبہ پڑھی جاتی ہے۔ اگر ایک آدمی نہ پڑھ سکے تو متعدد افراد مل کر پڑھ سکتے ہیں۔ اس عمل کے پڑھنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کر کے حدیث کساء پڑھی جائے۔

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ٥

کوئی اہم وقت پڑے تو اس دعائے مبارکہ کو بکثرت پڑھیں۔

اِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ الْحُسَیْنِ وَ اَخِیْهِ وَ جَدِّهٖ وَ اَبِیْهِ وَ اُمِّهٖ وَ بَنِیْهِ نَجِّنِیْ مِنَ الْغَمِّ الَّذِیْ اَنَا فِیْهِ٥

☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص بعد نماز واجب اس دعا کو پڑھے اس کی جان و مال و فرزند و خانہ بلاؤں سے محفوظ رہیں۔

اُجِیْرُ نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَوُلْدِیْ وَ اَهْلِیْ وَ کُلَّ مَا هُوَ مِنِّیْ بِاللّٰهِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ٥ وَاُجِیْرُ نَفْسِیْ وَ مَالِیْ وَوُلْدِیْ وَ اَهْلِیْ کُلَّ مَا هُوَ مِنِّیْ بِرَبِّ الْفَلَقِ ٥ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ٥ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ٥ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ٥ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ٥ وَاُجِیْرُ نَفْسِیْ وَ مَالِیْ وَوُلْدِیْ وَاَهْلِیْ وَکُلَّ مَاهُوَ مِنِّیْ وَ بِرَبِّ النَّاسِ٥ مَلِکِ النَّاسِ ٥ اِلٰهِ النَّاسِ ٥ مِنْ شَرِّالْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ٥ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ٥ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ٥ وَاُجِیْرُ نَفْسِیْ وَ مَالِیْ وَوُلْدِیْ وَاَهْلِیْ وَکُلَّ مَا هُوَ مِنِّیْ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَابَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَاشَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضَ وَلَا یَؤُدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ○

بیماری سے شفاء

بیماری سے شفاء حاصل کرنے کے لئے حضرت علیہ السلام کی دعاء:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ تَعْجِیْلَ عَافِیَتِکَ اَوْ صَبْرًا عَلٰی بَلِیَّتِکَ وَخُرُوْجًا اِلٰی رَحْمَتِکَ ○

دُکھ ' درد ' تکلیف میں حصار

حضرت کی یہ دعاء جسم کے ہر دکھ ' درد ' تکلیف میں حصار کا فائدہ دیتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ عَلَی الْاَشْیَآءِ کُلِّهَا اُعِیْذُ نَفْسِیْ بِجَبَّارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاُعِیْذُ نَفْسِیْ بِمَنْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ مِنْ کُلِّ دَآبَّةٍ وَ اُعِیْذُ نَفْسِیْ بِالَّذِیْ اِسْمُهٗ بَرَکَةٌ وَشِفَآءٌ ○

جو بندہ بعد نماز فجر تین بار یہ کہے خدا تعالیٰ ستر طرح کی بلا اُس سے دفع کرے گا کمتر اُن میں سے اندوہ ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْهِ ○

جو بعد ہر نماز کے کہے عمداً ترک نہ کرے۔ کھولے گا حق تعالیٰ آٹھ دروازے بہشت کے کہ داخل ہووے جس دروازہ سے چاہے۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ مِنْ عِنْدِکَ وَ اَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِکَ وَ انْشُرْ عَلَیَّ مِنْ رَّحْمَتِکَ وَ اَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِکَ ○

یہ دعا نہ کی کسی نے مگر ساتھ اِس دعا کے بعد ہر نماز کے بخشا گیا وہ گناہوں سے اگرچہ وہ آسمانوں کے ستاروں کے عدد اور قطرہ ہائے باراں اور ریگ زمین اور ذرہ ہائے

خاک کے ہوں یہ دعا جناب حضرت پیغمبر ﷺ کی ہے۔

یَا مَنْ لاَ یَشْغَلُہٗ سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ یَا مَنْ لاَ یُغَلِّطُہُ السَّآئِلُوْنَ وَ یَامَنْ لاَ یُبْرِمُہٗ اِلْحَاحُ الْمُلْحِیْنَ اَذِقْنِیْ بَرْدَ عَفْوِکَ وَ مَغْفِرَتِکَ وَ حَلاَوَۃَ رَحْمَتِکَ ۝

وارد ہے ایک شخص نے شکایت کی حضرت صلعم سے بیماری اور تنگدستی سے فرمایا کہ بعد نماز فریضہ کے کہو:

تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لاَ یَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلاَ وَلَداً وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ وَلِیٌّ مِنَ الذُّلِّ وَ کَبِّرْہُ تَکْبِیْراً ۝

جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ بعد نماز فریضہ کے یہ مناجات کہے:

اِلٰھِی ھٰذِہٖ صَلٰوتِیْ صَلَّیْتُھَا لاَلِحَاجَۃٍ مِنْکَ اِلَیْھَا وَلاَ رَغْبَۃٍ مِنْکَ فِیْھَا اِلاَّ تَعْظِیْماً وَ طَاعَۃً وَ اِجَابَۃً لَکَ اِلٰی مَا اَمَرْتَنِیْ بِہٖ اِلٰھِیْ اِنْ کَانَ فِیْھَا خَلَلٌ اَوْ نَقْصٌ مِنْ رُکُوْعِھَا اَوْ سُجُوْدِھَا فَلاَ تُؤَاخِذْنِیْ وَ تَفَضَّلْ عَلَیَّ بِالْقَبُوْلِ وَالْغُفْرَانِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝

جناب امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو بعد نماز فجر و مغرب کے کہے حق تعالیٰ فرشتوں کو وحی کرتا ہے کہ لکھو میرے بندہ کے لئے بخشش گناہوں سے کیونکہ اقرار کرتا ہے کہ گناہ سوائے میرے نہ بخشے گا کوئی اس کے۔

سُبْحَانَکَ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اَنْتَ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ کُلَّھَا جَمِیْعاً فَاِنَّہٗ لاَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ کُلَّھَا جَمِیْعًا اِلاَّ اَنْتَ ۝

مرض عرق النساء سے شفاء

حضرت امام علیہ السلام مرض عرق النساء سے بچنے کے لئے درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ اَعُوْذُ بِاسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ وَ اَعُوْذُ بِاسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ

مِنْ وَكُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِo

اللہ کے نام اور اللہ کے سہارے شروع کر رہا ہوں' بزرگ و برتر اللہ کے نام سے پناہ مانگتا ہوں' اللہ عظیم کے نام کی مدد سے ہر خون دیتی رگ اور ہر آگ کی گرمی سے پناہ مانگتا ہوں۔

مرگی (صرع) سے شفاء کیلئے

مرگی (صرع) کے بیمار کے لئے حضرت علیہ السلام یہ دعا پڑھتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o اَنْتَ عَلَيْكَ يَا رِيْحُ بِالْعَزِيْمَةِ الَّتِيْ بِهَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَلٰى وَادِي الصَّفْرَآءِ فَاَجَابُوْا وَ اَطَاعُوْا اَجَبْتِ وَاَطَعْتِ وَ خَرَجْتِ عَنْ فُلَانَ بْنَ فُلَانَo

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔ اے ہوا میں تجھ پر وہ عمل تسخیر پڑھتا ہوں جو حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام اور رسول اللہ ﷺ نے وادی صفراء کے جنوں پر پڑھا تھا۔ تو ان جنوں نے فرمانبرداری کی اور حکم مان لیا پھر اے ہوا تو کیوں نہیں سنتی ....اور فرزند........ کے جسم سے کیوں نہیں نکلتی

فلاں بن فلاں .... کی جگہ اس شخص کا جو مرگی کا شکار ہے اس کا نام لکھیں اور اس کے والد کا۔

دانت درد کیلئے

حضرت علیہ السلام کی یہ دعا دانتوں کے درد کے لئے ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ پہلے سجدہ گاہ کو چھوئے پھر درد والے دانت کو چھوئے اور کہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الشَّافِيْ اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِo

اللہ کے نام سے شفاء دینے والے اللہ کے ذریعے اور تمام قوت و قدرت صرف

اللہ ہی کو ہے۔

پیٹ درد کیلئے

پیٹ کے درد کے لئے حضرت علیہ السلام گرم پانی پی کر یہ دعا پڑھتے تھے۔

یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ رَحِیْمُ یَا رَبَّ الْاَرْبَابِ یَا اِلٰہَ الْاٰلِھَۃِ مَلِکَ الْمُلُوْکِ یَا سَیِّدَ السَّادَاتِ اِشْفِنِیْ بِشِفَآئِکَ مِنْ کُلِّ دَآءٍ وَ سُقْمٍ فَاِنِّیْ عَبْدُکَ وَ ابْنُ عَبْدِکَ فَاَنَا اَلْقَلَبُ فِیْ قَبْضَتِکَ ○

اے اللہ! اے اللہ!!!! اے اللہ!!!! اے دنیا میں مہربان' اے آخرت میں رحم کرنے والے' اے مالکوں کے مالک اے معبودوں کے معبود' اے بادشاہوں کے بادشاہ' اے سرداروں کے سردار مجھے اپنی شفا کے ذریعے ہر بیماری و مرض سے تندرستی عطا فرما کہ میں تیرا بندہ اور تیرے بندے کا فرزند ہوں اور میں تیرے ہی قبضہ قدرت میں چلتا پھرتا ہوں۔

حضرت علی علیہ السلام کی یہ دعاء حصار کی طرح ہے' اسے لکھ کر دائیں بازو پر باندھ لیا جائے۔

ای کنوش ارکنوش اره شش عطبیسقنیخ یا مطظرون قریالسیون ما وما سوما سوما طیطسالوس خبطوس مسفقیس مسا معوش افرطیعوش نطیفکش لطیفوش ھذا ھذا وَمَا کُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِیِّ اِذْ قَضَیْنَا اِلٰی مُوْسَی الْاَمْرَ وَمَا کُنْتَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ اُخْرُجْ بِقُدْرَۃِ اللّٰہِ مِنْھَا اَیُّھَا اللَّعِیْنُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اُخْرُجْ مِنْھَا وَ اِلَّا کُنْتَ مِنَ الْمَسْجُوْنِیْنَ اُخْرُجْ مِنْھَا فَمَا یَکُوْنُ لَکَ اَنْ تَتَکَبَّرَ فِیْھَا فَاخْرُجْ اِنَّکَ مِنَ الصَّاغِرِیْنَ اُخْرُجْ مِنْھَا مَذْءُ وْمًا مَدْحُوْرًا اَصْلَعُوْنًا کَمَا لَعَنَّا اَصْحَابَ السَّبْتِ وَ کَانَ اَمْرُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا اُخْرُجْ یَا ذَوِی الْمَحْزُوْنَ اُخْرُجْ یَا سُوْرًا یَا سُوْدًا سُوْرٌ بِالْاِسْمِ الْمَخْزُوْنِ یَا طَرُوْنَ

طَرْعُوْنَ مَرَاعُوْنَ تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ یَا ھَیَا یَا ھَیَا شَرَاھِیَا حَیًّا قَیُّوْمًا بِالْاِسْمِ الْمَکْتُوْبِ عَلٰی جَبْھَۃِ اِسْرَافِیْلَ اُطْرُدُوْا عَنْ صَاحِبِ ھٰذَا الْکِتَابِ کُلَّ جبرونی و شیطان و شیطانۃ وتا نمُوْلَۃٍ وساحر وساحرۃ وغول وغولۃ و کل متعبث رعابث یعبث بابن آدم و بنات حوّا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّ اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ الْمَعْصُوْمِیْنَ ○

ای کنوش ارکنوش اره شش عطبیطسقنیخ یا مططرون قریالسیون ما وما سوما سوما طیطسالوس خبطوس مسفقیس مسا معوش افرطیعوش لطیفکش لطیفوش هذا هذا...... اورتم مغربی سمت میں اس وقت نہ تھے جب ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اپنا حکم دیا اور نہ تم اس وقت گواہوں میں تھے۔ اے ملعون اس دل سے قدرت خدا سے نکل جا نکل جا! تمام جہانوں کے پروردگار کی عزت کے ڈر سے نکل جا' ورنہ تو قید کرلیا جائے گا۔ یہاں سے دور ہو جا کیونکہ تجھے یہاں اینڈتے پھرنے کا حق نہیں' نکل جا کہ تو ذلیل ہے قابل مذمت' پھٹکار زدہ اور ایسا لعنتی ہو کہ جیسے خدا نے ہفتہ والے لوگوں پر لعنت کی تھی اور اللہ کا حکم جاری ہی ہوا کرتا ہے۔ ایسے بدبودار' اے سودا' اے سورا نکل جاء کہ یہاں پوشیدہ اسم اعظم کا حصار ہے اے ططرون اے طرعون' مراعون۔ بہترین پیدا کرنے والا پاک و برتر ہے' اے ہیا' اے ہیا' زندہ و برقرار خدا کے اس نام کی وجہ سے جو اسرافیل کی پیشانی پر لکھا ہے۔ اس تعویذ والے کے پاس سے دور ہو جا خواہ یا جن ہو یا پری' شیطان ہو یا شیطانی مرد ہمزاد ہو یا عورت' جادوگر ہو یا جادوگرنی' بھوت ہو یا بھوتنی...... یا ہر وہ شعبدہ باز جادوگر جو فرزند آدم اور دختران حوا سے کھیلتے ہیں۔ بزرگ و برتر اللہ کے سوا کوئی صاحب قوت و طاقت نہیں۔ اور اے اللہ حضرت محمد ﷺ اور اُن کی تمام پاک و پاکیزہ اور معصوم اولاد پر رحمت نازل فرما۔

سرحہ حلداسل وسواحلد اسل

☆☆............☆☆............☆☆

دشمن کے لئے بد دعا

حضرت علی علیہ السلام کی یہ دعا دشمن کے لئے بد دعا ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ٥ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اُعَادِیَ لَکَ وَلِيًّا وَاَنْ اُوَالِیَ لَکَ عَدُوًّا وَ اَرْضٰی لَکَ سُخْطًا اَبَدًا اَللّٰهُمَّ مَنْ صَلَّيْتَ عَلَيْهِ فَصَلَوٰتُنَا عَلَيْهِ وَمَنْ لَعَنْتَهٗ فَلَعْنَتُنَا عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ مَنْ کَانَ فِیْ مَوْتِهٖ فَرَجٌ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاَرِحْنَا مِنْهُ وَ اَبْدِلْنَا بِهٖ مِنْ هُوَ خَيْرٌ لَنَا مِنْهُ حَتّٰی تُرِيَنَا مِنْ عَلَمِ الْاَجَابَةِ مَا تَعْرِفُهٗ فِیْ اَدْيَانِنَا وَ مَعَايِشِنَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ٥

اس اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے۔ یا اللہ میں تجھ سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ تیرے کسی ولی سے دشمنی یا تیرے کسی دشمن سے دوستی کروں یا تیری دائمی ناراضگی پر راضی ہو جاؤں۔ خداوندا' جن پر تو نے رحمت نازل کی ہے' میں بھی ان کے لئے دعا و طلب رحمت کرتا ہوں اور جس پر تو نے لعنت کی ہے ہماری لعنتیں بھی ان پر ہوں۔ خداوندا! جس کی موت سے خوشی ہو اور تمام مومنوں کو راحت نصیب ہو' تو ہمیں اس سے یکسوئی عطا فرما' اور ہمیں اس کے بدلے میں ہمارے لئے اس سے بہتر عطا فرما تا کہ ہم تیری قبولیت دعا کے بارے میں جس قدر جانتے ہیں اسے اپنے دین و دُنیا میں آنکھوں سے دیکھ بھی لیں۔

ظالم کیلئے بد دُعا

ظالم کے لئے بددعا پہلے غسل کر کے دو رکعت نماز پڑھی جائے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ٥ اَللّٰھُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ ظَلَمَنِیْ وَ اعْتَدٰی عَلَیَّ وَنَصَبَ لِیْ وَاَمَضَّنِیْ وَ اَرْمَضَنِیْ وَاَذَلَّنِیْ وَاَخْلَقَنِیْ اَللّٰھُمَّ فَکِلْہُ اِلٰی نَفْسِہٖ وَھُدَّ رُکْنَہٗ وَ عَجِّلْ جَائِحَتَہٗ وَاسْلُبْہُ نِعْمَتَکَ عِنْدَہٗ وَ اَقْطَعْ رِزْقَہٗ وَابْتَرْ عُمْرَہٗ وَامْحُ اَثَرَہٗ وَسَلِّطْ عَلَیْہِ عَدُوَّہٗ وَخُذْہُ فِیْ مَامَیہ کَمَا ظَلَمَنِیْ وَاعْتَدٰی عَطّٰی وَنَصَبَ وَارمَضَ وَاذَلَّ واخلَقَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَستعید بک علی فلان بن فلان فاعذنی فانک اشد باسا واشد تنکیلا۔

دعا طلب حاجت

حضرت علی علیہ السلام کی یہ دعا طلب حاجت کیلئے ہے کہ جب کسی کام کیلئے کسی شخص کے پاس جاتا ہو تو دائیں ہاتھ سے لکھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ٥ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ یَا نُوْرُ یَا صَمَدُ یَا مَنْ مَلَأَتْ اَرْکَانُہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ قَلْبَ فُلَانَ بْنِ فُلَانٍ کَمَا سَخَّرْتَ الْحَیَّۃَ لِمُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاَسْئَلُکَ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ قَلْبَہٗ کَمَا سَخَّرْتَ لِسُلَیْمَانَ جُنُوْدَہٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّیْرِ فَھُمْ یُوْزَعُوْنَ وَاَسْئَلُکَ اَنْ تُلَیِّنَ لِیْ قَلْبَہٗ کَمَا لَیَّنْتَ الْحَدِیْدَ لِدَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاَسْئَلُکَ اَنْ تُذَلِّلَ لِیْ قَلْبَہٗ کَمَا ذَلَّلْتَ نُوْرَ الْقَمَرِ لِنُوْرِ الشَّمْسِ یَا اَللّٰہُ ھُوَ عَبْدُکَ وَ ابْنُ اَمَتِکَ اَخَذْتَ بِقَدَمِیْہِ وَبِنَاصِیَتِہٖ فَسَخِّرْہُ حَتّٰی یَقْضِیَ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ وَمَا اُرِیْدُ بِکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ٥ وَھُوَ عَلٰی

مَاھُوَ فِیمَا ھُوَ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ٥

شروع نام سے اُس اللہ کے جو رحمن و رحیم ہے۔ خدایا' میں تجھ سے مانگتا ہوں' اے اللہ اے یکتا و یگانہ' اے نور' اے بے نیاز اور وہ کہ جس کے اقتدار نے زمین و آسمان کو پر کر دیا ہے۔ میں تجھ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ میرے لئے فلاں بن فلاں (نام مع ولدیت لکھے) کے دل کو اس طرح مسخر کر دے' جیسے جناب موسیٰ علیہ السلام کے لئے سانپ مسخر کر دیا تھا' میں چاہتا ہوں کہ میرے لئے اس کا دل یوں مسخر کر دے جیسے جناب سلیمان علیہ السلام کے لئے ان کی فوجوں کو مسخر کر دیا تھا۔ جن میں جن بھی تھے اور انسان بھی اور پرندے بھی کہ یہ سب صف بستہ رہتے تھے اور میں چاہتا ہوں کہ میرے لئے اسکا دل نرم کر دے جیسے جناب داؤد علیہ السلام کیلئے لوہا نرم کر دیا تھا اور میں سوال کرتا ہوں کہ تو اس کا دل میرے لئے اس طرح حقیر کر دے جیسے چاندنی دھوپ کے مقابلے میں' یا اللہ وہ تیرا بندہ اور تیری کنیز کا فرزند ہے تو نے اس کے پیر اور پیشانی اپنے قبضہ قدرت میں رکھی ہے۔ تو اسے بے دست و پا کر دے تاکہ وہ میری یہ ضرورت اور جو چاہوں وہ بات پوری کر دے بلاشبہ تو ہی ہر چیز پر قادر ہے اور وہ اسی عالم میں ہے جس میں ہے اس حی و قیوم کے علاوہ کوئی اللہ نہیں۔

عظیم الشان' سریع الاجابت...... جلد قبول ہونے والی دُعا

فرمان حضرت امام موسیٰ کاظمؑ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَطَعْتُکَ فِیْ اَحَبِّ الْاَشْیَآءِ اِلَیْکَ وَھُوَ التَّوْحِیْدُ وَلَمْ اَعْصِکَ فِی الْبُغْضِ الْاَشْیَآءُ اِلَیْکَ وَھُوَ الْکُفْرِ. فَاغْفِرْلِیْ مَابَیْنَھُمَا یَا مَنْ اِلَیْہِ مَفَرِّیْ اٰمِنِّیْ مِمَّا فَرِعْتُ مِنْہُ اِلَیْکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیَ الْکَثِیْرَ مِنْ مَعَاصِیْکَ وَ اقْبَلْ مِنِّیَ الْیَسِیْرَ مِنْ طَاعَتِکَ یَا عُدَّتِیْ دُوْنَ الْعُدَدِ وَیَا رَجَائِیْ وَالْمُعْتَمَدَ وَیَا کَھْفِیْ وَالسَّنَدَ وَ یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ یَا قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ

وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مَنِ اصْطَفَیْتَهُمْ مِنْ خَلْقِکَ وَلَمْ تَجْعَلْ فِیْ خَلْقِکَ مِثْلَهُمْ اَحَدًا اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ تَفْعَلَ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِالْوَاحِدَانِیَّةِ الْکُبْرٰی وَالْمُحَمَّدِیَّةِ الْبَیْضَآءِ وَالْعَلَوِیَّةِ الْعُلْیَا وَبِجَمِیْعِ مَا احْتَجَجْتَ بِهٖ عَلٰی عِبَادِکَ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ حَجَبْتَهٗ عَنْ خَلْقِکَ فَلَمْ یَخْرُجْ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاجْعَلْ لِیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَ مَخْرَجًا وَارْزُقْنِیْ مِنْ حَیْثُ اَحْتَسِبُ وَمِنْ حَیْثُ لَا اَحْتَسِبُ اِنَّکَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ.

اس کے بعد اپنی حاجت طلب کرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ خَلَقْتَنِیْ وَرَزَقْتَنِیْ وَ سَرَرْتَنِیْ وَسَتَرْتَنِیْ وَ بَیْنَ الْعِبَادِ بِلُطْفِکَ خَوَّلْتَنِیْ اِذَا وَ هَیْتُ رَدَدْتَنِیْ وَاِذَا عَثَرْتُ اَقَلْتَنِیْ وَاِذَا مَرِضْتُ شَفَیْتَنِیْ وَ اِذَا دَعَوْتُکَ اَجَبْتَنِیْ سَیِّدِیْ اِرْضَ عَنِّیْ فَقَدْ اَرْضَیْتَنِیْ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَo

خداوندا! تو نے مجھے پیدا کیا' تو نے مجھے روزی دی' تو نے مجھے میری پردہ پوشی کی اور اپنے بندوں میں اپنے احسان سے سرفراز کیا' جب بھی کمزوری محسوس کی تو نے استواری عطا کی' جب بھی ٹھوکر لگی تو نے روکا' بیمار ہوا تو شفاء مرحمت فرمائی' جب بھی تجھے پکارا تو نے جواب دیا۔ میرے مولا مجھ سے خوش ہو جا کہ تو نے مجھے خوش رکھا اور اللہ کی رحمت ہو محمد ﷺ اور ان کی اولاد طاہرین پر۔

جناب امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص یہ دعا پڑھے اگر تمام جن وانس جمع ہو نگے اُس شخص کو ضرر نہ پہنچا سکیں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَاِلَی اللّٰهِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِلَیْکَ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ وَ اِلَیْکَ وَجَّهْتُ وَجْهِیْ وَ اِلَیْکَ اَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ وَاِلَیْکَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ بِحِفْظِ الْاِیْمَانِ مِنْ بَیْنَ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَ عَنْ یَمِیْنِیْ وَ عَنْ شِمَالِیْ

وَمِنْ فَوْقِیْ وَمِنْ تَحْتِیْ وَمِنْ قِبَلِ وَادْفَعْ عَنِّیْ بِحَوْلِکَ وَ قُوَّتِکَ فَاِنَّهٗ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِکَ ○

جو بوقت صبح ان نقوش کو دیکھے تمام روز خوشی میں گزرے گا اور گناہ اُس کے آمرزیدہ ہونگے اور کل بلاؤں سے پناہ خدا میں رہے گا اور اپنے دشمنوں پر غالب رہیگا۔

حاکم کے روبرو پڑھے اُطْفَاتُ غَضَبَکَ یَا فلاں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه فلاں کی جگہ نام حاکم کا لیوے۔ دیگر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب حاکم کا سامنا ہو تو کہے کھیٰعص اور ہر حرف پر اُس کے ایک انگلی داہنے ہاتھ کی بند کرے بطور مٹھی باندھنے کے پھر کہے حٰمٓعٓسٓقٓ اور اس کے بھی ہر حرف پر بائیں ہاتھ کی اُنگلی ایک ایک بند کرے پھر کہے وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْماً پھر دونوں مٹھیاں اُس حاکم کے منہ پر کھول دے۔

سید ابن طاؤس نے محفوظ رہنے اور دشمن کے غلبہ کرنے اور مصیبت کے ظاہر ہوتے، فقر اور سینے کی تنگی کے لئے ذکر فرمایا ہے اور یہ صحیفہ سجادیہ کے دعاؤں میں سے ایک دعا ہے پس جب ان چیزوں میں سے کسی ایک کا ڈر ہو تو اس دعا کو پڑھے اور پھر کفعمی کی مصباح کے حاشیہ میں فرمایا ہے کہ:

اس دعا کو امام علی نقی علیہ السلام نے یسع بن حمزہ قمی کو تعلیم دیا اور فرمایا کہ آل محمد علیہم السلام اس دعا کو مصیبت کے نازل ہونے اور دشمنوں کے غلبہ، خوف، فقر، تنگی سینہ کیلئے پڑھا کرتے تھے اور وہ دعا یہ ہے۔

یَا مَنْ تُحَلُّ بِهٖ عُقَدُ الْمَكَارِهِ وَیَا مَنْ یُفْثَأُ بِهٖ حَدُّ الشَّدَآئِدِ وَ یَا مَنْ یُلْتَمَسُ مِنْهُ الْمَخْرَجُ اِلٰی رَوْحِ الْفَرَجِ ذَلَّتْ لِقُدْرَتِکَ الصِّعَابُ وَ تَسَبَّبَتْ بِلُطْفِکَ الْاَسْبَابُ وَجَرٰی بِقُدْرَتِکَ الْقَضَآءُ وَ مَضَتْ عَلٰی اِرَادَتِکَ الْاَشْیَآءُ فَهِیَ بِمَشِیَّتِکَ دُوْنَ قَوْلِکَ مُؤْتَمِرَةٌ وَبِاِرَادَتِکَ دُوْنَ نَهْیِکَ مُنْزَجِرَةٌ اَنْتَ الْمَدْعُوُّ لِلْمُهِمَّاتِ وَاَنْتَ الْمَفْزَعُ فِی الْمُلِمَّاتِ لَا یَنْدَفِعُ مِنْهَا اِلَّا مَا دَفَعْتَ وَلَا یَنْکَشِفُ مِنْهَا اِلَّا مَا کَشَفْتَ وَقَدْ نَزَلَ بِیْ یَارَبِّ مَا قَدْ تَکَا

دُنِیَ ثِقْلَهٗ وَاَلَمَّ بِیْ مَاقَدْ بَهَظَنِیْ حَمْلُهٗ وَ بِقُدْرَتِكَ اَوْرَدْتَهٗ عَلَیَّ وَبِسُلْطَانِكَ وَجَّهْتَهٗ اِلَیَّ فَلَا مُصْدِرَ لِمَا اَوْرَدْتَ وَلَا صَارِفَ لِمَا وَجَّهْتَ وَلَا فَاتِحَ لِمَا اَغْلَقْتَ وَلَا مُغْلِقَ لِمَا فَتَحْتَ وَلَا مُيَسِّرَ لِمَا عَسَّرْتَ وَلَا نَاصِرَ لِمَنْ خَذَلْتَ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَافْتَحْ لِیْ یَا رَبِّ بَابَ الْفَرَجِ بِطَوْلِكَ وَاکْسِرْ عَنِّیْ سُلْطَانَ الْهَمِّ بِحَوْلِكَ وَاَنِلْنِیْ حُسْنَ النَّظْرِ فِیْمَا شَکَوْتُ وَاَذِقْنِیْ حَلَاوَةَ الصُّنْعِ فِیْمَا سَاَلْتُ وَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ فَرَجًا هَنِیْئًا وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ عِنْدِكَ مَخْرَجًا وَحِیًّا وَّلَا تَشْغَلْنِیْ بِالْاِهْتِمَامِ عَنْ تَعَاهُدِ فُرُوْضِكَ وَاسْتِعْمَالِ سُنَّتِكَ فَقَدْ ضِقْتُ لِمَا نَزَلَ بِیْ یَا رَبِّ ذَرْعًا وَ امْتَلَاْتُ بِحَمْلِ مَا حَدَثَ عَلَیَّ هَمًّا وَ اَنْتَ الْقَادِرُ عَلٰی کَشْفِ مَا مُنِیْتُ بِهٖ وَدَفْعِ مَا وَقَعْتُ فِیْهِ فَافْعَلْ بِیْ ذَالِكَ وَاِنْ لَّمْ اَسْتَوْجِبْهُ مِنْكَ یَا ذَاالْعَرْشِ الْعَظِیْمِ. وَذَاالْمَنِّ الْکَرِیْمِ فَاَنْتَ قَادِرٌ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اٰمِیْن رَبَّ الْعٰلَمِیْنَo

ردِ بلا اور مشکل کشائی کیلئے

حضرت علی علیہ السلام کی یہ دُعا سوال کرنے اور وابستگی طلب کرتے کیلئے ہے: دعائے اعتصام بڑی مفید دعا ہے۔ ہر بلا سے نجات اور ہر مشکل میں آسانی ہوتی ہے۔ بلاؤں سے حفاظت کے لئے صبح کے وقت پڑھنا چاہیے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o اِعْتَصَمْتُ بِحَبْلِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْبَاعِثُ الْوَارِثُ o اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْقَائِمُ عَلٰی کُلِّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ o اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَقَالَ لِلسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا اَوْ کَرْهًا وَ قَالَتَا اَتَیْنَا طَآئِعِیْنَ o اِعْتَصَمْتُ بِحَبْلِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ o اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی یَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُo اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا

بَیْنَھُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی ○ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یَرٰی وَلَا یُرٰی وَھُوَ بِالْمَنْظَرِ الْاَ عْلٰی رَبِّ الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی ○ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الَّذِیْ خَضَعَ کُلُّ شَیْءٍ لِعَظْمَتِہٖ ○ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فِی عُلُوِّہٖ وَانٍ وَفِیْ دُنُوِّہٖ عَالٍ وَ فِیْ سُلْطَانِہٖ قَوِیٌّ ○ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْبَدِیْعُ الرَّفِیْعُ الْحَیُّ الدَّائِمُ الْبَاقِیْ الَّذِیْ لَا یَزُوْلُ ○ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الَّذِیْ لَا تَصِفُ الْاَلْسُنُ قُدْرَتَہٗ ○ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ○ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ○ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِلْاَحَدُ الْفَرْدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ○ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَکْرَمُ الْاَکْرَمِیْنَ الْکبر الاکبر الا علی ○ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ بِیَدِہِ الْخَیْرُ کُلُّہٗ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یُسَبِّحُ لَہٗ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کل لہ قَانِتُوْنَ ○ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْحَکِیْمُ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمُ ○ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَ اَنْتَ اَعْلَمُ بِمَسْئَلَتِیْ وَاَطْلُبُ اِلَیْکَ وَ اَنْتَ الْعَالِمُ بِحَاجَتِیْ وَ اَرْغَبُ اِلَیْکَ وَ اَنْتَ مُنْتَھٰی رَغْبَتِیْ فَیَا عَالِمَ الْخَفِیَّاتِ وَ سَامِکَ السَّمٰوٰتِ وَدَافِعَ الْبَلِیَّاتِ وَمُطْلَبَ الْحَاجَاتِ وَ مُعْطِیَ السُّؤَلَاتِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ ○ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ کُلِّہٖ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ ○ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطَایَایَ وَ عَمْدِیْ وَجَھْلِیْ وَھَزْلِیْ وَجِدِّیْ فَکُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ ○ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّامْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ لِمُؤَخِّرُ وَ اَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اِنْ تَغْفِرِ اَللّٰھُمَّ تَغْفِرُ جَمِیْعًا اَیُّ عَبْدٍ لَّکَ لَا اِلٰہَ ○

شروع نام اللہ مہربان بخشش کرنے والے کے۔ میں اللہ کے اُس رشتے سے وابستہ ہوتا ہوں جو اللہ یکتا و یگانہ ہے' وہی مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے والا اور سب کا وارث ہے۔ اس اللہ کے دامن عزت کو پکڑتا ہوں' جو وحدہٗ لاشریک ہے۔ وہ ہر ذات اور اس کے اعمال کا نگران ہے' میں اس اللہ کے دامن عزت سے وابستہ ہوتا ہوں' جو وحدہٗ لا شریک ہے جس نے زمین اور آسمانوں سے کہا! تم دونوں خوشی یا ناخوشی کے ساتھ ہمارے حکم کے لئے تیار رہو' دونوں نے کہا ہم خوشی سے تیار ہیں۔ اس اللہ سے سہارا طلب ہوں جو وحدہٗ لاشریک ہے جسے سستی اور نیند نہیں آتی' اس اللہ سے پناہ طلب ہوں جو وحدہٗ لاشریک ہے وہ رحمٰن ہے جو عرش پر بھی حکمران جسے آنکھوں کے اشارے بھی معلوم ہیں اور دِلوں کے بھید بھی میں اس اللہ سے پناہ مانگتا ہوں جو وحدہٗ لاشریک ہے' زمین و آسمان اور ان دونوں کے درمیان اور خاک کے نیچے جو کچھ ہے وہ انہیں جانتا ہے' میں اس اللہ سے پناہ مانگتا ہوں جو وحدہٗ لاشریک ہے وہ سب کو دیکھتا ہے مگر دکھائی نہیں دیتا حالانکہ وہ جلوہ گاہ نمایاں میں ہے' انجام و آغاز کا مالک ہے' اس اللہ سے وابستہ ہوں جو وحدہٗ لاشریک ہے جس کے حضور میں عظمت کی وجہ سے تمام چیزیں گردن جھکائے ہیں۔ اس اللہ سے وابستگی چاہتا ہوں جو وحدہٗ لاشریک ہے وہ بلندیوں کے باوجود قریب اور قریب ہوتے ہوئے بہت بلند اور اپنی قدرت میں توانا ہے میں اس اللہ سے وابستگی چاہتا ہوں' جو وحدہٗ لاشریک ہے جس کی قدرت زبانوں کے ذریعے سراہی نہیں جا سکتی' اس اللہ سے پناہ مانگتا ہوں جو وحدہٗ لاشریک ہے وہ زندہ ہے اور قائم دائم ہے۔ جسے اُونگھ اور نیند نہیں آتی۔ اس اللہ سے وابستگی چاہتا ہوں جو ایک ہے جس کا کوئی ساجھی نہیں' وہ انتہائی مہربان اور حد سے زیادہ احسان کرنے والا' صاحب جلال و اعزاز ہے۔ اس اللہ سے وابستگی چاہتا ہوں جو وحدہٗ لاشریک ہے جو یگانہ و یکتا اور ایسا بے نیاز ہے کہ نہ وہ کسی کا فرزند ہے نہ کوئی اور اس کا فرزند نہ کوئی اس کا ہمسر۔ میں اُس اللہ سے وابستگی چاہتا ہوں جو وحدہٗ لاشریک ہے وہ کریموں سے بڑا کریم' بڑوں سے بڑا اور ممتاز تر ہے۔ میں اس اللہ کی وابستگی چاہتا ہوں جو وحدہٗ لاشریک ہے نیکیاں اسی کے قبضہ قدرت میں ہیں اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ اس اللہ سے وابستگی چاہتا

ہوں جو وحدہٗ لاشریک ہے زمین و آسمان میں ہر چیز اس کی تسبیح خواں اور تمام چیزیں اُسی کی فرمان بردار ہیں۔ اس اللہ سے وابستگی چاہتا ہوں جو وحدہٗ لاشریک ہے وہ حی (زندہ) وحکیم (حکمت والا) سننے والا اور جاننے والا ہے۔ مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ میں اس اللہ سے پناہ مانگتا ہوں جو وحدہٗ لاشریک ہے۔ اسی پر توکل کرتا ہوں' وہی صاحب عرش بریں ہے۔ شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو نہایت مہربان اور بیحد رحم کرنے والا ہے۔ اے معبود! میں تجھ سے مانگتا ہوں حالانکہ میری تمنا کو اچھی طرح جانتا ہے' تجھ سے سوال کرتا ہوں حالانکہ تو میری ضرورت سے اچھی طرح واقف ہے۔ میں تیری طرف مائل ہوتا ہوں اور تو ہی میری رغبتوں کی انتہا ہے تو اے رازوں کے واقف اور اے آسمانوں کے بلند کرنے والے' اے بلاؤں کے دور کرنے والے' ضرورتوں کی منزل و مرکز' اے سوالات پورا کرنے والے۔ حضرت محمد آخری نبی اور ان کی پاک و پاکیزہ اولاد پر رحمت نازل فرما۔ خدایا' میری خطائیں' میری اپنے معاملے میں تمام زیادتیاں' معاف کردے اور ان باتوں کو بھی معاف کردے جنہیں تو مجھ سے بہتر جانتا ہے۔ خدایا! میری غلطیاں' میرے ارادے اور جبری و ناواقفی' سنجیدگی و غیر سنجیدگی میں سرزد ہونے والے غلط اقدامات معاف فرمادے کیونکہ مجھ سے یہ سب کچھ ہوتا ہے' خدایا! جو گناہ پہلے کرچکا ہوں یا بعد میں سرزد ہوں جنہیں چھپایا ہو یا ظاہر کیا ہو۔ سب کچھ معاف فرما' کہ تو مقدم بھی ہے اور مؤخر بھی اور تو ہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ الٰہی اگر معاف فرما تو مکمل معافی دے کیونکہ وہ کون بندہ ہے جس نے گناہ نہ کئے ہوں۔

ہر مہم و مشکل کیلئے

امام علیہ السلام کی یہ دعا حمد و تعظیم و تنزیہہ خدا کے مضامین پر مشتمل اور ہر مہم و مشکل کے لئے کارآمد ہے۔ زیرنظر دعا میں اسمائے حسنیٰ اور صفات باری تعالیٰ کا ذکر ہے۔ ہر قسم کی پریشانی' ہر طرح کے خطرے اور ہر رنگ کی زحمت سے بچنے کی درخواست ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ حَیٌّ لَا تَمُوْتُ وَ صَادِقٌ لَا تَکْذِبُ وَ قَاھِرٌ لَا تُقْھَرُ وَ

خَالِقٌ لَا تُعَانُ وَ بَدِيءٌ لَا تَنفَدُ وَ قَرِيبٌ لَا تَبعُدُ وَ قَادِرٌ لَا تُضَامُ وَ غَافِرٌ لَا
تَظلِمُ وَ صَمَدٌ لَا تُطعَمُ وَقَيُّومٌ لَا تَنَامُ وَ مُجِيبٌ لَا تَسَامُ وَ بَصِيرٌ لَا تَرتَابُ وَ
جَبَّارٌ لَا تُعَانُ وَ عَظِيمٌ لَا تُرَامُ وَ عَلِيمٌ لَا تُعَلَّمُ وَ قَوِيٌّ لَا تَضعُفُ وَ حَلِيمٌ عَالِمٌ
لَا تَجهَلُ وَ عَظِيمٌ لَا تُوصَفُ وَ وَفِيٌّ لَا تَخلُفُ وَ عَدلٌ لَا تَحِيفُ وَ غَالِبٌ لَا
تُغلَبُ وَ غَنِيٌّ لَا تَفتَقِرُ وَ كَبِيرٌ لَا تَصغُرُ وَ حَكَمٌ لَا تَجُورُ وَ وَكِيلٌ لَا تَحقَرُ وَ
مَنِيعٌ لَا تُقهَرُ وَ مَعرُوفٌ لَا تُنكَرُ وَ وِترٌ لَا تَستَانِسُ وَفَردٌ لَا تَستَشِيرُ وَ وَهَّابٌ
لَا تَمَلُّ وَ سَمِيعٌ لَا تَذهَلُ وَجَوَادٌ لَا تَبخَلُ وَ عَزِيزٌ لَا تَذِلُّ وَ حَافِظٌ لَا تَغفُلُ وَ
قَائِمٌ لَا تَسهُوا وَ قَيُّومٌ لَا تَنَامُ وَ سَمِيعٌ لَا تَشُكُّ وَ رَفِيقٌ لَا تَعنِفُ وَ حَلِيمٌ لَا
تَعجَلُ وَ شَاهِدٌ لَا تَغِيبُ وَ مُحتَجِبٌ لَا تُرَى وَ دَائِمٌ لَا تَفنَى وَ بَاقٍ لَا تَبلَى وَ
وَاحِدٌ لَا تُشَبَّهُ وَ مُقتَدِرٌ لَا تُنَازَعُ يَا كَرِيمُ يَا جَوَادُ يَا مُتَكَرِّمُ يَا قَرِيبُ يَا مُجِيبُ
يَا مُتَعَالُ يَا جَلِيلُ يَا سَلَامُ يَا مُؤمِنُ يَا مُهَيمِنُ يَا عَزِيزُ يَا مُتَعَزِّزُ يَا جَبَّارُ يَا مُتَجَبِّرُ
يَا كَبِيرُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا طَاهِرُ يَا مُتَطَهِّرُ يَا قَادِرُ يَا مُقتَدِرُ يَا مَن يُنَادَى مِن كُلِّ فَجٍّ
عَمِيقٍ بِاَلسِنَةٍ شَتّٰى وَلُغَاتٍ مُختَلِفَةٍ وَ حَوَائِجَ مُتَتَابِعَةٍ لَا يَشغَلُكَ شَيءٌ عَن
شَيءٍ اَنتَ الَّذِي لَا تَبِيدُ وَلَا تُفنِيكَ الدُّهُورُ وَلَا تُغَيِّرُكَ الْاَزمِنَةُ وَلَا تُحِيطُ
بِكَ الْاَزمِنَةُ وَلَا تَاخُذُكَ نَومٌ وَلَا سِنَةٌ وَلَا يُشبِهُكَ شَيءٌ وَ كَيفَ لَا تَكُونُ
كَذٰلِكَ وَ اَنتَ خَالِقُ كُلِّ شَيءٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنتَ كُلُّ شَيءٍ هَالِكٌ لَّا وَجهَكَ
الكَرِيمُ اَكرَمُ الوُجُوهِ سُبُّوحٌ ذِكرُكَ قُدُّوسٌ اَمرُكَ وَاجِبٌ حَقُّكَ، نَافِذٌ
قَضَاؤُكَ لَازِمٌ طَاعَتُكَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ يَسِّرلِي مِن اَمرِي
مَا اَخَافُ عُسرَهُ اَن فَرِّج عَنِّي وَ عَن كُلِّ مُؤمِنَةٍ مَا اَخَافُ فَربَهُ وَ سَهِّل لِي مَا
اَخَافُ صَعُوبَتَهُ وَ خَلِّصنِي مِمَّا اَخَافُ هَلَكَتَهُ يَا اَرحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا ذَا الجَلَالِ
وَالْاِكرَامِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنتَ سُبحَانَكَ اِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ، وَ صَلَّى اللّٰهُ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَo

خداوندا! تو زندہ ہے تجھے کبھی فنا نہیں اور سچا ہے کبھی جھوٹ نہیں بولتا، سب پر قادر

ہے تجھ پر کسی کو غلبہ نہیں' خالق ہے کسی سے مدد نہیں لیتا' تو ازل سے ہے اور فنا نہ ہوگا اور قریب ہے کبھی دور نہیں ہوتا۔ توانا ہے کوئی تجھ پر چھا نہیں سکتا۔ بخشتا ہے ظلم نہیں کرتا۔ بے نیاز ہے کوئی روزی نہیں دیتا۔ قیوم ہے غافل نہیں ہوتا۔ قبول کرتا ہے کبھی عاجز نہیں ہوتا' بصیر ہے کبھی شک نہیں کرتا۔ غالب ہے' کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا' صاحب عظمت ہے کوئی مقابل نہیں ہو سکتا۔ صاحب علم ہے کسی سے کچھ سیکھا نہیں' قوی ہے اور کمزور نہ ہوگا اور بردبار دعالم ہے' ناواقف نہیں ہو سکتا' تو عظیم ہے تیری تعریف نہیں کی جا سکتی' وعدے پورے کرتا ہے' کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا' عادل ہے ظلم نہیں کرتا' غالب ہے مغلوب نہیں ہو سکتا۔ غنی ہے محتاج نہیں ہو سکتا' بڑا ہے کبھی چھوٹا نہیں بن سکتا' فیصلہ میں زیادتی نہیں کرتا' نگران ہے کوئی حقیر نہیں کر سکتا' محفوظ ہے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا' مشہور ہے کوئی ناواقف نہیں ہو سکتا' تو یکتا ہے' کوئی غمخوار نہیں چاہتا۔ بے مثال ہے کسی سے مشورہ نہیں لیتا' صاحب عطا ہے اور دل تنگ نہیں ہوتا' سنتا ہے اور کبھی نہیں بولتا' سخی ہے کبھی بخل نہیں کرتا' عزیز ہے ذلیل نہیں ہو سکتا ہے' حفاظت کرتا ہے غفلت نہیں کر سکتا' ذمہ دار عالم ہے اور بھولتا نہیں' قیوم ہے سوتا نہیں' سنتا ہے اور شک نہیں ہو سکتا' ساتھی ہے مگر سختی نہیں کرتا' بردبار ہے جلدی نہیں کرتا دیکھتا ہے اور غیر حاضر نہیں ہو سکتا۔ پردے میں ہے دیکھا نہیں جا سکتا' ہمیشہ سے ہے فنا نہیں ہو سکتا' باقی ہے اور کہنہ نہیں ہو سکتا' ایک ہے مگر تشبیہہ نہیں دی جا سکتی' وہ بااقتدار ہے جس سے جھگڑا نہیں جا سکتا۔ اے کریم' اے جواد' اے صاحب کرم' اے قریب' اے جواب دینے والے' اے بلند' اے صاحب جلالت' اے سلام' اے مومن' اے محافظ' اے معزز' اے صاحب عزت' اے صاحب اقتدار' اے غالب' اے بزرگ و برتر' اے صاحب بزرگی' اے طاہر' اے پاک و پاکیزہ' اے قادر' اے مقتدر' اے وہ معبود جسے ہر گہرائی سے مختلف پہنچوں رنگا رنگ زبانوں اور مسلسل ضرورتوں میں پکارا جاتا ہے' تجھے ایک چیز دوسری چیز سے روگرداں نہیں کرتی' تو وہ ہے جو فنا نہ ہوگا اور زمانے ہلاک نہ کر سکیں گے' دُنیا بدل نہ سکے گی' نہ زمانے تجھے گھیر سکتے ہیں' نہ تجھے سستی اور نیند آ سکتی ہے' نہ کسی چیز سے مثال دی جا سکتی ہے' اور یہ کیوں نہ ہو تیری ذات تو ہر چیز کی خالق ہے۔ تیرے سوا کوئی اللہ ہی نہیں' ہر شے ہلاک ہوگی مگر تیری کریم ذات

برقرار رہے گی۔ تیری ذات ہر ذات سے زیادہ مکرم ہے' تیری یاد پاکیزہ' تیرا حکم ہر عیب سے ماورا تیرا حق واجب' تیرا فیصلہ نافذ' تیری فرمانبرداری لازم' خدایا محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت' میرے معاملات میں جن باتوں کی دشواریوں کا خوف ہے انہیں آسان کر دے' اور جس دکھ سے مجھے ڈر ہے اسے میرے لئے اور ہر مومن و مومنہ کے دور کر دے۔ جس کی زحمت سے ڈرتا ہوں۔ اے میرے لئے سہل کر دے جس سے تباہی کا ڈر ہے۔ اُس سے مجھے بچالے' اے ارحم الراحمین' اے صاحب جلال وکرم لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ' وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ۔

برائے وسعت رزق

اس دعا کا ورد وسعت رزق کے لئے مجرب ہے۔ بعض احباب جنہیں عربی زبان سے واقفیت نہیں انہوں نے اپنے طور پر کتابوں سے عبارتیں اخذ کر کے جنتریوں اور رسالوں میں شائع کر دیں میرے سامنے عربی کے اصل ماخذ ہیں۔ صحیح اعراب کے ساتھ۔

☆ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَللّٰهُمَّ صُنْ وَجْهِیْ بِالْیَسَارِ وَلَا تُبَدِّلْ جَاهِیْ بِالْاِقْتَارِ فَاسترزق طَالِبِیْ رِزْقِکَ وَاسْتَعْطِفَ شِرَارَ خَلْقِکَ وَ اَبْتَلِیْ بِحَمْدِ مَنْ اَعْطَانِیْ وَ اُفْتَتَنَ بِذَمِّ مَنْ مَنَعَنِیْ وَ اَنْتَ مِنْ وَرَآءِ ذٰلِکَ کُلِّهٖ وَلِیُّ الْاِعْطَاءِ وَالْمَنْعِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ○

بارالٰہا! تونگری عطا فرما کہ میری آبرو بچا محتاج کر کے میری عزت ضائع نہ کر کہ میں تجھ سے روزی طلب کرنے والوں سے روزی مانگوں' یا تیری شریر مخلوق سے توجہ کا طلبگار ہوں اور جو عطا کرے اس کی مدح میں مبتلا اور جو نہ دے اس کی مذمت میں آزمایا جاؤں' حالانکہ تو ان سب سے بلند اور دینے نہ دینے کا مالک ہے۔ بلاشبہ تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔

☆ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ○

یہ تسبیح سپر ہے قیامت کے دن بخشش اور دنیا و آخرت میں آبرومند فرمائے گا۔

☆ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ○

یہ تسبیح کرنے والا زندگی بھر فقر و فاقہ سے امان میں رہے گا۔ وحشت قبر سے محفوظ رہے گا اور بہشت کے در اُس پر کھل جائیں گے بحکم خداوند تعالیٰ۔

☆ يَا مُنْزِلَ الشِّفَآءِ وَ مُذْهِبَ الدَّآءِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَنْزِلْ عَلٰى وَجَعِى الشِّفَآءَ○

اے شفا کے نازل کرنے والے اور اے بیماری کو دور کرنے والے درود نازل فرما حضرت محمدؐ اور ان کی آل پر اور میرے درد پر شفاء کا نزول ہو۔

☆ فَاكْفِنَا يَا قَاضِىَ الْحَاجَاتِ' يَا كَافِىَ الْمُهِمَّاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ○

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جو شخص اس آیت کو ایک مرتبہ دن میں پڑھے گا گویا اس نے ہزار قرآن پڑھے' ہزار حج کئے' ہزار عمرے کئے' ہزار بھوکوں کو کھانا کھلایا' ہزار شہیدوں پر نماز جنازہ پڑھی' ہزار غلاموں کو آزاد کیا۔

☆☆ ☆☆......☆☆☆......☆☆

دعائے حضرت اویس قرنیؓ

امام علیہ السلام کی یہ دعا حمد و ثنائے خدا پر مشتمل ہے اور حضرت نے یہ دعا اویس قرنیؓ کو تعلیم دی تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ يَا سَلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الطَّاهِرُ الْمُطَهِّرُ الْقَاهِرُ اَلْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ يَا مَنْ يُنَادٰى مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ بِاَلْسِنَةٍ شَتّٰى وَلُغَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ وَ حَوَائِجَ اُخْرٰى' يَامَنْ لَا يَشْغَلُهٗ شَانٌ عَنْ شَانٍ عَنْ شَانٍ' اَنْتَ الَّذِىْ لَا تُغَيِّرُكَ الْاَزْمِنَةُ وَلَا تُحِيْطُ بِكَ الْاَمْكِنَةُ وَلَا تَاْخُذُكَ نَوْمٌ وَلَا سِنَةٌ يَسِّرْلِىْ مِنْ اَمْرِىْ مَا اَخَافُ عُسْرَهٗ وَ فَرِّجْ لِىْ فِىْ اَمْرِىْ مَا اَخَافُ كَرْبَهٗ وَ سَهِّلْ لِىْ مِنْ اَمْرِىْ مَا اَخَافُ حُزْنَهٗ' سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ عَمِلْتُ سُوْٓءً وَ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ

فَاغْفِرْلِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّ اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ نَبِیِّهٖ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا ○

شروع ساتھ نام اللہ کے جو بڑا مہربان اور رحیم ہے۔ اے اصل سلامتی و عافیت' اے حافظ حقیقی' اے صاحب اعزاز و سربلند' طاہر و پاکیزہ' غالب و قادر و صاحب اختیار' جسے ہر گہرائی سے مختلف زبانوں اور طرح طرح کی بولیوں میں رنگارنگ ضرورتوں میں پکارا جاتا ہے' اے وہ خدا جسے ایک حالت دوسری حالت سے گھبراتی نہیں' تو ہی وہ ہے کہ جسے زمانے بدل نہیں سکتے مکان گھیر نہیں سکتے' نہ تجھے نیند آتی ہے نہ سستی' جس معاملے کی دشواری کا مجھے خوف ہے' اسے آسان فرما دے' جس بات کی تکلیف سے ڈر رہا ہوں' اسے آسان کر دے' تو پاک ہے' تیرے سوا کوئی اللہ نہیں میں اقرار کرتا ہوں کہ غلط کار تھا۔ برے اعمال کئے' اپنے اوپر ظلم کیا ہے' اس لئے مجھے معاف فرما دے' کیونکہ گناہوں کو تیرے سوا کوئی معاف نہیں کر سکتا۔ عالموں کے پروردگار اللہ کی حمد میں کوئی طاقت و قوت بزرگ و برتر اللہ کے سوا نہیں' اللہ کی رحمت ہو نبی برحق محمد ﷺ اور اُن کی آل پر اور انہیں بہت سلامتیاں مرحمت ہوں۔

سید بن طاؤس نے کہا ہے حضرت فاطمۃ الزہراؑ نے ایسا کلام راوی کو بتایا جو حضرت رسول خدا ﷺ سے یاد کیا ہوا تھا اور جسے وہ صبح اور شام پڑھا کرتے تھے اور فرمایا کہ اگر تو چاہتا ہے کہ تجھے دنیا میں کبھی تپ نہ ہو تو اس کلام کو ہمیشہ پڑھا کر اور وہ کلام یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ النُّوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ نُوْرِ النُّوْرَ بِسْمِ اللّٰهِ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ هُوَ مُدَبِّرُ الْاُمُوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ النُّوْرَ مِنَ النُّوْرِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ النُّوْرَ مِنَ النُّوْرِ وَ اَنْزَلَ النُّوْرَ عَلَی الطُّوْرِ فِیْ کِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ بِقَدَرٍ مَّقْدُوْرٍ عَلٰی نَبِیٍّ مَّحْبُوْرٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ بِالْعِزِّ مَذْکُوْرٌ وَبِالْفَخْرِ مَشْهُوْرٌ وَّ عَلَی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ مَشْکُوْرٌ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ ○

سلمان نے کہا کہ جب یہ دعا میں نے حضرت زہراؑ سے حاصل کی تو اس کو میں نے خدا کی قسم ایک ہزار سے زیادہ مکہ اور مدینہ کے لوگوں کو جو تپ میں مبتلا تھے بتلائی جنہیں اسکے

پڑھنے سے اللہ کے اذن سے شفاء حاصل ہوئی۔

استجابت و دعائے حضرت سجادؑ

حرز امام زین العابدین علیہ السلام سید ابن طاؤس نے مہج الدعوات کے دو مقام پر اس حرز کو امام زین العابدین علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا اَسْمَعَ السَّامِعِيْنَ يَا اَبْصَرَ النَّاظِرِيْنَ يَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِيْنَ يَا اَحْكَمَ الْحَاكِمِيْنَ يَا خَالِقَ الْمَخْلُوْقِيْنَ يَا رَازِقَ الْمَرْزُوْقِيْنَ يَا نَاصِرَ الْمَنْصُوْرِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا دَلِيْلَ الْمُتَحَيِّرِيْنَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنِيْ يَا مَالِكَ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ يَا صَرِيْخَ الْمَكْرُوْبِيْنَ يَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ اَنْتَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ الْكِبْرِيَآءُ رِدَاءُكَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى عَلِيِّ الْمُرْتَضٰى وَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ وَ خَدِيْجَةَ الْكُبْرٰى وَالْحَسَنِ الْمُجْتَبٰى وَالْحُسَيْنِ الشَّهِيْدِ بِكَرْبَلَاءَ وَعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ الْبَاقِرِ وَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ الصَّادِقِ وَ مُوْسَى بْنِ جَعْفَرِ الْكَاظِمِ وَ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ التَّقِيِّ وَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ النَّقِيِّ وَالْحَسَنِ ابْنِ عَلِيِّ الْعَسْكَرِيِّ وَالْحُجَّةِ الْقَائِمِ الْمَهْدِيِّ الْاِمَامِ الْمُنْتَظَرِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُمْ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُمْ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُمْ وَ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَالْعَنْ مَنْ ظَلَمَهُمْ وَ عَجِّلْ فَرَجَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ انْصُرْ شِيْعَةَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ ارْزُقْنِيْ رُؤْيَةَ قَائِمِ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اجْعَلْنِيْ مِنْ اَتْبَاعِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَالرَّاضِيْنَ بِفِعْلِهٖ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۝

شیخ کفعمی نے بلد الامین میں حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے ایک دعا نقل کی ہے اور انہوں نے کہا کہ یہ دعا مقاتل بن سلیمان نے آنحضرتؑ سے روایت کی ہے اور ساتھ ہی مقاتل نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر کوئی شخص سو دفعہ اس دعا کو پڑھے اور اس

کی دعا مستجاب نہ ہو تو وہ مقاتل کو لعنت کرے اور وہ دعا یہ ہے!

اِلٰهِیْ كَيْفَ اَدْعُوْكَ وَ اَنَا اَنَا وَ كَيْفَ اَقْطَعُ رَجَائِیْ مِنْكَ وَ اَنْتَ اَنْتَ اِلٰهِیْ اِذَا لَمْ اَسْئَلْكَ فَتُعْطِيَنِیْ فَمَنْ ذَالَّذِیْ اَسْئَلُهٗ فَيُعْطِيَنِیْ اِلٰهِیْ اِذَا لَمْ اَدْعُوْكَ فَتَسْتَجِيْبُ لِیْ فَمَنْ ذَالَّذِیْ اَدْعُوْهُ فَيَسْتَجِيْبُ لِیْ اِلٰهِیْ اِذَا لَمْ اَتَضَرَّعْ اِلَيْكَ فَتَرْحَمُنِیْ فَمَنْ ذَالَّذِیْ اَتَضَرَّعُ اِلَيْهِ فَيَرْحَمُنِیْ اِلٰهِیْ فَكَمَا فَلَقْتَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَجَّيْتَهٗ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَنْ تُنَجِّيَنِیْ مِمَّا اَنَا فِيْهِ وَ تُفَرِّجَ عَنِّیْ فَرَجًا عَاجِلاً غَيْرَ اٰجِلٍ بِفَضْلِكَ وَ رَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

حمد و ثناء

امام علی علیہ السلام کی یہ دعا بھی حمد و ثناء کے موضوع پر ہے اور اویس قرنیؓ کو تعلیم فرمائی تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَلَا اَسْئَلُ غَيْرَكَ وَ اَرْغَبُ اِلَيْكَ وَلَا اَرْغَبُ اِلٰى غَيْرِكَ اَسْئَلُكَ يَا اَمَانَ الْخَائِفِيْنَ وَ جَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ اَنْتَ الْفَتَّاحُ ذُوالْخَيْرَاتِ مُقِيْلُ الْعَثَرَاتِ وَمَاحِیُ السَّيِّاٰتِ وَكَاتِبُ الْحَسَنَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ، اَسْئَلُكَ بِاَفْضَلِ الْمَسَائِلِ كُلِّهَا وَاَنْجَحِهَا الَّتِیْ لَا يَنْبَغِیْ لِلْعِبَادِ اَنْ يَسْئَلُوْكَ اِلَّا بِهَا وَبِكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ وَ بِاَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰى وَ اَمْثَالِكَ الْعُلْيَا وَ نِعَمِكَ الَّتِیْ لَا تُحْصٰى وَ بِاَكْرَمِ اَسْمَائِكَ عَلَيْكَ وَاَحَبِّهَا اِلَيْكَ وَ اَشْرَفِهَا عِنْدَكَ مَنْزِلَةً وَ اَقْرَبِهَا مِنْكَ وَسِيْلَةً وَاَجْزَلِهَا مَبْلَغًا وَ اَسْرَعِهَا مِنْكَ اِجَابَةً وَبِاسْمِكَ الْمَخْزُوْنِ الْجَلِيْلِ تَجْعَلُ الْعَظِيْمِ الَّذِیْ تُحِبُّهٗ وَ تَرْضَاهُ وَ تَرْضٰى عَمَّنْ دَعَاكَ بِهٖ وَ تَسْتَجِيْبُ وَ حَقٌّ عَلَيْكَ اَنْ لَا تَحْرِمَ بِهٖ سَائِلَكَ وَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ فِی التَّوْرٰةِ

وَالْاِنْجِیْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ وَبِکُلِّ اِسْمٍ هُوَ لَکَ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ اَوْلَمْ تُعَلِّمْهُ اَحَدًا وَ بِکُلِّ اِسْمٍ دَعَاکَ بِهٖ حَمَلَةُ عَرْشِکَ وَ مَلَائِکَتُکَ وَ اَصْفِیَائُکَ مِنْ خَلْقِکَ وَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ لَکَ وَالرَّاغِبِیْنَ اِلَیْکَ وَ الْمُتَعَوِّذِیْنَ بِکَ وَالْمُتَضَرِّعِیْنَ اِلَیْکَ وَ بِحَقِّ کُلِّ عَبْدٍ مُّتَعَبِّدٍ لَّکَ فِیْ بَرٍّ اَوْ بَحْرٍ اَوْ سَهْلٍ اَوْ جَبَلٍ اَدْعُوْکَ دُعَاءَ مَنْ قَدِ اشْتَدَّتْ فَاقَتُهٗ وَ عَظُمَ جُرْمُهٗ وَ اَشْرَفَ عَلَی الْهَلَکَةِ وَضَعُفَتْ قُوَّتُهٗ وَمَنْ لَّا یَثِقُ بِشَیْءٍ مِّنْ عَمَلِهٖ وَلَا یَجِدُ لِذَنْبِهٖ غَافِرًا غَیْرَکَ وَلَا لِسَعْیِهٖ شَاکِرًا سِوَاکَ هَرَبْتُ اِلَیْکَ غَیْرَ مُسْتَنْکِفٍ وَلَا مُسْتَکْبِرٍ عَنْ عِبَادَتِکَ یَا اُنْسَ کُلِّ فَقِیْرٍ مُّسْتَجِیْرٍ اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَ اَنْتَ الرَّبُّ وَ اَنَا الْعَبْدُ وَ اَنْتَ الْمٰلِکُ وَاَنَا الْمَمْلُوْکُ وَاَنْتَ الْعَزِیْزُ وَاَنَا الذَّلِیْلُ وَاَنْتَ الْغَنِیُّ وَاَنَا الْفَقِیْرُ وَ اَنْتَ الْحَیُّ وَاَنَا الْمَیِّتُ وَاَنْتَ الْبَاقِیْ وَاَنَا الْفَانِیْ وَاَنْتَ الْمُحْسِنُ وَاَنَا الْمُسِیْءُ وَاَنْتَ الْغَفُوْرُ وَاَنَا الْمُذْنِبُ وَاَنْتَ الرَّحِیْمُ وَاَنَا الْخَاطِیْ وَاَنْتَ الْخَالِقُ وَاَنَا الْمَخْلُوْقُ وَاَنْتَ الْقَوِیُّ وَاَنَا الضَّعِیْفُ وَاَنْتَ الْمُعْطِیْ وَ اَنَا السَّائِلُ وَاَنْتَ الْاٰمِنُ وَاَنَا الْخَائِفُ وَاَنْتَ الرَّازِقُ وَاَنَا الْمَرْزُوْقُ وَاَنْتَ اَحَقُّ مَنْ شَکَوْتُ اِلَیْهِ وَاسْتَغَثْتُ بِهٖ وَرَجَوْتُهٗ لِاَنَّکَ کَمْ مِّنْ مُّذْنِبٍ قَدْ غَفَرْتَ لَهٗ وَ کَمْ مِّنْ مُّسِیْءٍ قَدْ تَجَاوَزْتَ عَنْهُ فَاغْفِرْلِیْ وَ تَجَاوَزْ عَنِّیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ مِمَّا نَزَلَ بِیْ وَلَا تَفْضَحْنِیْ بِمَا جَنَیْتُهٗ عَلٰی نَفْسِیْ وَ خُذْ بِیَدِیْ وَ بِیَدِ وَالِدَیَّ وَ وَلَدِیْ وَ ارْحَمْنَا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ○ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ○

رحمٰن و رحیم اللہ کے نام سے شروع کر رہا ہوں! خداوندا! تجھی سے مانگتا ہوں۔ کسی اور سے نہیں مانگوں گا۔ تیری طرف جھک رہا ہوں تیرے علاوہ کسی کا رخ نہ کروں گا اے ڈرنے والوں کو اطمینان دینے والے اے پناہ مانگنے والوں کی پناہ گاہ نیکیاں کرنے اور مشکلیں حل کرنے والا ہے۔ لغزشوں کو معاف کرتا اور گناہوں کو محو فرماتا ہے خوبیاں لکھواتا

اور درجے بڑھاتا ہے۔ تجھ سے ہر قسم کی اچھی تمنائیں اور کامیاب ترین خواہشیں مانگتا ہوں' ایسی تمنائیں جن کے علاوہ تجھ سے کچھ مانگنا ہی اچھا نہیں اے اللہ! اے رحم کرنے والے' تجھے قسم ہے اپنے اسمائے حسنیٰ' بلند ترین مثالوں اور ان نعمتوں کی قسم جن کا شمار نہیں ہو سکتا' اور ان ناموں کا صدقہ جو تیرے نزدیک سب سے بلند اور محبوب ہیں جو مرتبے میں تیرے نزدیک اشرف ہیں اور وسیلے میں تجھ سے زیادہ قریب ہیں اور منزلت میں زیادہ اہم ہیں' قبولیت کے لئے زیادہ سے زیادہ با اثر ہیں' اور تیرے اسی نام کا واسطہ جو محفوظ ہے' جلیل ہے۔ بہت محترم ہے بہت عظیم ہے جس سے تو خوش اور راضی ہے اور جو اس نام سے پکارے وہ بھی تیرا محبوب ہے' تو اس کی دعا بھی قبول فرمالیتا ہے اور تیرے اوپر اس کا یہ حق ہوتا ہے کہ اسے سوال میں محروم نہ کرے اور (یہی نام نہیں) تجھے ہر اس نام کی قسم جو توریت' انجیل' زبور اور فرقان میں ہے اور تمام وہ نام جو تیرے لئے مخصوص اور کسی ایک مخلوق کو تو نے بتائے ہوں' یا انہیں کوئی بھی نہ جانتا ہو اور ہر وہ اسم جس سے تیرا عرش اٹھانے والے یا دوسرے فرشتے اور تیری مخلوق کے منتخب افراد تجھے پکارتے ہوں تجھے اپنے مانگنے والوں اور تیری طرف جھکنے والوں' تجھ سے پناہ لینے اور فریاد کرنے والوں کے حق کی قسم' اور ہر اُس بندے کے حق کا صدقہ جو تیرے لئے عبادت کرتا ہو۔ چاہے وہ خشکی وتری میں یا ہموار زمین اور پہاڑ پر تجھے اس طرح پکارے' جیسے کسی کی ضرورت بہت سنگین اور جرم بہت بڑا ہو اور موت کے منہ پر پہنچ گیا ہو' قوت نے جواب دیدیا ہو' جسے اپنے عمل میں کسی چیز پر بھروسہ نہ رہا ہو۔ تیرے سوا گناہ کا بخشنے والا' اور تیرے علاوہ اس کی کوششوں کو سراہنے والا نہ مل رہا ہو۔ تیری بارگاہ میں بھاگ کر آیا ہو اور بلا جبر واکراہ آیا ہو۔ تیری عبادت سے سرتابی کا ارادہ نہیں' اے ہر محتاج کے سہارے تجھ سے سوال کر رہا ہوں' کیونکہ تیرے سوا کوئی اللہ نہیں۔ تو ہی بڑا مہربان' بڑا احسان کرنے والا آسمانوں اور زمین کا موجد' صاحب جلال وکرم' غائب وحاضر سے واقف' تو ہی رحمٰن و رحیم ہے۔ (معبود) تو بندہ پرور ہے اور میں بندہ۔ تو مالک ہے میں تیری ملکیت' تو صاحب عزت ہے میں ذلیل' تو غنی ہے ہم فقیر اور تو زندہ ہے ہم مردہ' تو باقی ہے ہم فانی' تو محسن ہے ہم بدکار' تو مغفرت کرنے والا اور ہم گنہگار' تو رحیم ہے ہم خطاکار' تو خالق ہے ہم مخلوق' تو

قوی ہے ہم ضعیف، تو عطا کرنے والا، ہم مانگنے والے، تو مطمئن کرنے والا اور ہم خوف زدہ، تو روزی دینے والا ہم رزق حاصل کرنے والے، جس سے شکایت و درخواست وفریاد کرتا، ان میں سب سے زیادہ حق دار تو ہے۔ کیونکہ بہت سے گناہ گاروں کو تو نے بخش دیا، کتنے بدکاروں سے تو نے درگزر کی، تو اب مجھے بخش دے، مجھ سے بھی درگزر فرما، مجھ پر رحم کر، جو مصیبت نازل ہوئی ہے اس سے محفوظ فرما۔ اپنے لئے جو غلطیاں کی ہیں ان کی وجہ سے رسوا نہ ہونے دے۔ مجھے اور میرے والدین، اور اولاد کی مدد فرما، ہم سب پر رحم کر، اپنے مہربانوں میں سب سے بڑے مہربان، اور صاحب جلال و کرم، ہم سب پر رحم فرما۔ (آمین یا رب العالمین)

سید بن طاؤس نے مجھ الدعوات میں امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جبرئیل نے جناب رسول خدا ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ کسی پیغمبر کو میں تجھ سے زیادہ دوست نہیں رکھتا آپ یہ بہت پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ تَرٰی وَلَا تُرٰی وَاَنْتَ بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰی وَاَنَّ اِلَیْکَ الْمُنْتَهٰی وَالرُّجْعٰی وَاَنَّ لَکَ الْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰی وَاَنَّ لَکَ الْمَمَاتَ وَالْمَحْیَا وَ رَبِّ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اُذَلَّ اَوْ اُخْزٰی٥

رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی دو دعائیں

حضرت رسول خدا ﷺ کی دعا ہے جو جن وانس سے مامون رہنے کا ذریعہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ مَاشَآءَ اللّٰهُ کَانَ وَ مَالَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَ مِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِهَا ان ربی علی صراط مستقیم٥

حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس دعا کو صبح و شام پڑھے تو خداوند عالم موکل، چار فرشتوں جو اس کی حفاظت کریں گے آگے پیچھے دائیں بائیں سے اور وہ خدا

کی امان میں رہے گا اگر جن وانس کو ضرر پہنچانے کی کوشش کریں تو نہیں پہنچا سکیں گے اور وہ دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ سَمٌّ وَلَا دَآءٌ بِسْمِ اللّٰهِ اَصْبَحْتُ وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى قَلْبِىْ وَ نَفْسِىْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى دِيْنِىْ وَ عَقْلِىْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى اَهْلِىْ وَمَا لِىْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى مَا اَعْطَانِىْ رَبِّىْ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَىْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّىْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ اَعَزُّ وَ اَجَلُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ عَزَّ جَارُكَ وَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِىْ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ سُلْطَانٍ شَدِيْدٍ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ مُّرِيْدٍ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَ مِنْ شَرِّ قَضَآءِ السُّوْءِ وَ مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ حَفِيْظٌ اِنَّ وَلِىَّ اللّٰهُ الَّذِىْ نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِىَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○

غم واندوہ کیلئے دعائیں

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں یہ وہ دعا ہے اگر کوئی پڑھے تو اسے نقصان نہیں پہنچے گا۔ خواہ اہل دُنیا ضرر پہنچانے پر جمع ہو جائیں دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَاِلَى اللّٰهِ وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَسْلَمْتُ نَفْسِىْ وَ اِلَيْكَ وَجَّهْتُ وَجْهِىْ وَاِلَيْكَ اَلْجَاْتُ ظَهْرِىْ وَ اِلَيْكَ فَوَّضْتُ اَمْرِىْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِىْ بِحِفْظِ الْاِيْمَانِ مِنْ بَيْنِ يَدَىَّ وَمِنْ خَلْفِىْ وَ عَنْ يَمِيْنِىْ وَعَنْ شِمَالِىْ وَمِنْ فَوْقِىْ وَمِنْ تَحْتِىْ وَمَا قِبَلِىْ وَادْفَعْ عَنِّىْ بِحَوْلِكَ وَ قُوَّتِكَ فَاِنَّهٗ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا

بِکَ ہ

راوی نے کہا ہے ہم نے شکایت کی یا علیؑ ہماری دعا مستجاب نہیں ہوتی تو آپؑ نے فرمایا کہ تو دعا سریع الاجابۃ کو کیوں نہیں پڑھتا تو اس نے پوچھا کہ وہ کونسی دعا ہے آپؑ نے فرمایا کہ یہ پڑھو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمِ الْاَجَلِّ الْاَکْرَمِ الْمَخْزُوْنِ الْمَکْنُوْنِ النُّوْرِ الْحَقِّ الْبُرْھَانِ الْمُبِیْنِ الَّذِیْ ھُوَ نُوْرٌ مَعَ نُوْرٍ وَ نُوْرٌ مِنْ نُوْرٍ وَ نُوْرٌ فِیْ نُوْرٍ وَ نُوْرٌ عَلٰی کُلِّ نُوْرٍ وَ نُوْرٌ فَوْقَ کُلِّ نُوْرٍ وَ نُوْرٌ تُضِیْئُ بِہٖ کُلُّ ظُلْمَۃٍ وَیُکْسَرُ بِہٖ کُلُّ شِدَّۃٍ وَ کُلُّ شَیْطَانٍ مَرِیْدٍ وَ کُلُّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ لَا تَقِرُّ بِہٖ اَرْضٌ وَلَا یَقُوْمُ بِہٖ سَمَآءٌ وَیَاْمَنُ بِہٖ کُلُّ خَائِفٍ وَ یَبْطُلُ بِہٖ سِحْرُ کُلِّ سَاحِرٍ وَبَغْیُ کُلِّ بَاغٍ وَ حَسَدُ کُلِّ حَاسِدٍ وَ یَتَصَدَّعُ لِعَظَمَتِہِ الْبَرُّ وَالْبَحْرُ وَیَسْتَقِلُّ بِہِ الْفُلْکُ حِیْنَ یَتَکَلَّمُ بِہِ الْمَلَکُ فَلَا یَکُوْنُ لِلْمَوْجِ عَلَیْہِ سَبِیْلٌ وَھُوَ اسْمُکَ الْاَعْظَمُ الْاَعْظَمُ الْاَجَلُّ الْاَجَلُّ النُّوْرُ الْاَکْبَرُ الَّذِیْ سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ وَاسْتَوَیْتَ بِہٖ عَلٰی عَرْشِکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِمُحَمَّدٍ وَّ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَ اَسْئَلُکَ بِکَ وَبِھِمْ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تَفْعَلَ بِیْ کَذَا وَ کَذَا ہ

کذا کذا کی جگہ اپنی حاجت طلب کرے۔

حضرت علی علیہ السلام کا معجزہ

کوفہ میں "دکۃ القضا" ایک چبوترہ تھا کہ جس پر امیر المومنین علیہ السلام بیٹھ کر قضاوت اور فیصلے کیا کرتے تھے اور وہاں پر ایک چھوٹا سا ستون تھا کہ جس پر یہ لکھا ہوا تھا "اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ" اور بیت الطشت اس مقام کا اس مسجد میں نام ہے کہ جہاں پر ایک لڑکی کے بارے میں جناب امیر المومنین علیہ السلام سے معجزہ ظاہر ہوا اور اس کا قصہ یہ ہے کہ ایک جوان لڑکی پانی میں نہا رہی تھی اور کسی طرح ایک جونک اس کے رحم میں

داخل ہوگئی جو خون پی پی کر کافی بڑی ہوگئی تھی اور اس کی وجہ سے اس کا پیٹ بہت بڑا ہوگیا تھا اس کے رشتہ دار اس کے متعلق بدگمان تھے کہ یہ بے شوہر ہوتے ہوئے حاملہ ہو چکی ہے وہ اس کو قتل کرنا چاہتے تھے اور اس کے فیصلے کے لئے اسے جناب امیر المومنین علیہ السلام کے پاس لے آئے جناب امیر المومنین علیہ السلام نے حکم دیا کہ مسجد میں ایک جگہ پر پردہ بنایا جائے آپ نے اس لڑکی کو اس پردہ میں بٹھایا اور دائی کو حکم دیا کہ اس کی حالت کی تفتیش کرے، دائی نے تفتیش کے بعد عرض کی کہ یا امیر المومنین علیہ السلام یہ لڑکی حاملہ ہے اور اس کے پیٹ میں بچہ ہے۔ آپ نے اس کے بعد حکم دیا کہ ایک تھال گیلی مٹی اور کیچڑ سے پر کر کے لایا جائے اور اس میں اس لڑکی کو بٹھایا جائے جب ایسا کیا گیا اور اس جونک کو مٹی کی بو معلوم ہوئی تو وہ اس لڑکی کے پیٹ سے باہر نکل پڑی۔

تنگ دستی اور بیماری سے نجات

بلد الامین میں حضرت رسول صلعم سے روایت کی ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ خداوند عالم قیامت کے دن اس کے برے اعمال پر لوگوں کو مطلع نہ کرے اور اس کے گناہوں کے دفتر کو نہ کھولے تو اسے چاہئے کہ وہ ہر نماز کے بعد یہ پڑھا کرے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّ مَغْفِرَتَکَ اَرْجٰی مِنْ عَمَلِیْ وَ اِنَّ رَحْمَتَکَ اَوْسَعُ مِنْ ذَنْبِیْ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ ذَنْبِیْ عِنْدَکَ عَظِیْمًا فَعَفْوُکَ اَعْظَمُ مِنْ ذَنْبِیْ اَللّٰھُمَّ اِنْ لَّمْ اَکُنْ اَھْلاً اَنْ تَرْحَمَنِیْ فَرَحْمَتُکَ اَھْلٌ اَنْ تَبْلُغَنِیْ وَتَسَعَنِیْ لِاَنَّھَا وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۝

کفعمی نے جناب رسول خدا ﷺ سے روایت کی ہے کہ ایک مرد نے آنحضرت سے اپنی تنگ دستی اور بیماری کی شکایت کی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہر فریضہ نماز کے بعد یہ پڑھا کر:

تَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ

وَ کَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ٥

ایک دوسری روایت کی بنا پر آپ نے فرمایا کہ کوئی سختی مجھے درپیش نہیں آئی مگر جبرئیل علیہ السلام میرے سامنے آئے اور کہا کہ یہ دعا پڑھ۔ معتبر احادیث میں وارد ہوا ہے کہ دل کے وسواس قرض، پریشانی، بیماری کے لئے اس دعا کو مکرر پڑھا جائے۔ بعض روایات میں ہے کہ اس دعا کے پہلے بھی ہے۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کا ورد کیا جائے

مقنعہ میں ہر نماز کی تعقیب کے بعد اس دعا کو لکھا ہے۔

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنَا بِالْعِلْمِ وَزَيِّنَّا بِالْحِلْمِ وَجَمِّلْنَا بِالْعَافِيَةِ وَ كَرِّمْنَا بِالتَّقْوٰى اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِىْ نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ ٥

ابن بابویہؒ اور شیخ طوسیؒ وغیرہ نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے معتبر سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ جو شخص اس دنیا سے اس حالت میں جانا چاہے کہ وہ گناہوں سے اس طرح پاک و صاف ہو جیسے سونا کسی دوسری چیز کی ملاوٹ سے پاک ہوتا ہے اور اس سے قیامت میں کوئی شخص کسی ظلم کی دادرسی نہ کرے تو اسے ہر پنجگانہ نمازوں کے بعد سورۃ قل ہو اللہ احد بارہ مرتبہ پڑھنا چاہئے اور پھر اس کے بعد اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر کے یہ دعا پڑھنا چاہئے اس کے بعد آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ عمل پوشیدہ رازوں میں سے ہے کہ جو مجھے رسول خدا ﷺ نے تعلیم دیا اور فرمایا کہ میں امام حسن و امام حسین علیہ السلام کو بھی تعلیم دوں اور وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْمَكْنُوْنِ الْمَخْزُوْنِ الطَّاهِرِ الطُّهْرِ الْمُبَارَكِ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ وَ سُلْطَانِكَ الْقَدِيْمِ يَا وَاهِبَ الْعَطَايَا يَا مُطْلِقَ الْاُسَارٰى يَا فَكَّاكَ الرِّقَابِ مِنَ النَّارِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَفُكَّ رَقَبَتِىْ مِنَ النَّارِ وَاَخْرِجْنِىْ مِنَ الدُّنْيَا اٰمِنًا وَاَدْخِلْنِى الْجَنَّةَ سَالِمًا وَاجْعَلْ دُعَآئِىْ اَوَّلَهٗ فَلَاحًا وَ اَوْسَطَهٗ نَجَاحًا وَاٰخِرَهٗ صَلَاحًا اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ٥

تسبیحات اربع

شیخ طوسی ابن بابویہؒ حمیریؒ نے صحیح سند سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک دن رسالت مآب ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ جو کچھ تمہارے پاس مال واسباب ہے اگر اسے اکٹھا کر کے ایک دوسرے کے اوپر رکھو تو کیا آسمان تک پہنچ سکے گا۔ انہوں نے جواب دیا نہیں اے خدا کے رسول صلعم۔ آپؐ نے فرمایا آیا چاہتے ہو کہ میں تمہیں ایسی چیز بتلاؤں کہ جس کی جڑیں زمین پر ہو اور اس کی شاخیں آسمان پر انہوں نے کہا کہ ہاں اے خدا کے رسولؐ۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد تیس دفعہ یہ پڑھا کرو۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ○

کیونکہ اس کی جڑ زمین پر ہے اور اس کی شاخیں آسمان پر ہیں اور یہ آدمی کے اوپر مکان گرنے اور اسے غرق ہونے اور جلنے اور کوئیں میں گرنے، درندوں کے پھاڑنے، بری موت مرنے اور ہر اس بلا و مصیبت سے جو اس دن نازل ہونے والی ہے سے محفوظ رکھتی ہے اور یہی باقیات الصالحات ہے جو قرآن میں وارد ہوا ہے۔ ایک دوسری صحیح سند سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص ان تسبیحوں کو ہر نماز کے بعد چالیس مرتبہ اپنی نماز کی جگہ سے اٹھنے سے پہلے پڑھے تو جس حاجت کا اللہ تعالیٰ سے سوال کرے گا وہ پوری کر دی جائے گی۔ کلینیؒ اور ابن بابویہؒ اور دوسرے حضرات نے صحیح سند کے ساتھ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت جبرائیلؑ حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس قید خانہ میں آئے اور کہا کہ یہ ہر نماز کے بعد پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّیْ فَرَجًا وَّ مَخْرَجًا وَّ ارْزُقْنِیْ مِنْ حَیْثُ اَحْتَسِبُ وَ مِنْ حَیْثُ لَا اَحْتَسِبُ ○

سبحان اللّٰہ

صحیح سند سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص فریضہ نماز کے

بعد تیس دفعہ سبحان اللہ پڑھے تو اس کے بدن پر کوئی گناہ نہیں ہوگا مگر وہ گر جائے گا۔ ایک دوسرے صحیح حدیث میں آنحضرت ﷺ سے منقول ہے کہ وہ زیادہ ذکر کرتا کہ جس کی خداوند عالم نے قرآن میں مدح فرمائی ہے یہ ہے کہ تیس دفعہ سبحان اللہ ہر فریضہ نماز کے بعد پڑھا جائے۔

قطب راوندیؒ نے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے برار بن عازبؓ سے فرمایا کہ کیا چاہتا ہے کہ تجھے ایسی چیز بتلاؤں کہ جس کے بجالانے سے تو اللہ کا واقعا دوست بن جائے اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد چار تسبیحوں کو دس مرتبہ پڑھا کر اور اگر ایسا کرے تو تجھ سے دنیا میں ہزار مصیبتیں دور ہونگی جن میں سے ایک دین سے مرتد ہو جانا ہے اور آخرت میں تیرے لئے ہزار درجے مہیا کئے جائیں گے جن میں سے ایک یہ ہوگا کہ تو جناب رسول خدا ﷺ کے پڑوس میں رہے گا۔

کلینیؒ نے معتبر سند سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص فریضہ نماز کے بعد تین مرتبہ یہ پڑھے:

یَا مَنْ یَّفْعَلُ مَایَشَآءُ وَلَا یَفْعَلُ مَایَشَآءُ اَحَدٌ غَیْرُہٗ ٥

جو حاجت مانگے گا وہ پوری ہوگی۔

برقیؒ نے موثق سند سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو شخص نماز سے فارغ ہونے کے بعد اور اپنے زانوؤں کو ان کی جگہ سے اٹھانے سے پہلے دس مرتبہ اس تہلیل کو پڑھے تو خداوند عالم چالیس ہزار اس کے گناہ مٹائے گا اور چالیس ہزار نیکیاں اس کیلئے لکھے گا اور وہ یوں ہوگا کہ گویا بارہ مرتبہ قرآن کو ختم کیا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں تو سو مرتبہ اسے پڑھتا ہوں لیکن تمہارے لئے دس مرتبہ ہی کافی ہے اور وہ تہلیل یہ ہے:

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اِلٰھًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا ٥

اس تہلیل کی بہت فضیلت وارد ہوئی ہے خصوصا صبح اور عشاء کی نماز کے بعد اور

طلوع اور غروب آفتاب کے وقت۔

صبح اور شام کی دعائیں

اگر چاہے تو چھوڑ دے لیکن ہر صبح و شام اس دعا کو نہ چھوڑا کرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اَسْتَغْفِرُکَ فِیْ هٰذَا الصَّبَاحِ وَ فِیْ هٰذَا الْيَوْمِ لِاَهْلِ رَحْمَتِکَ وَ اَبْرَاءُ اِلَيْکَ مِنْ اَهْلِ لَعْنَتِکَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اَبْرَاءُ اِلَيْکَ فِیْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِیْ هٰذَا الصَّبَاحِ مِمَّنْ نَحْنُ بَيْنَ ظَهْرَانِيْهِمْ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَ مِمَّا كَانُوْ يَعْبُدُوْنَ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاسِقِيْنَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ فِیْ هٰذَا الصَّبَاحِ وَفِیْ هٰذَا الْيَوْمِ بَرَكَةً عَلٰى اَوْلِيَآئِکَ وَ عِقَابًا عَلٰى اَعْدَآئِکَ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاکَ وَعَادِ مَنْ عَادَاکَ اَللّٰهُمَّ اخْتِمْ لِیْ بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ كُلَّمَا طَلَعَتْ شَمْسٌ اَوْ غَرَبَتْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِیْ صَغِيْرًا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّکَ تَعْلَمُ مُتَقَلَّبَهُمْ وَمَثْوٰهُمْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْ اِمَامَ الْمُسْلِمِيْنَ بِحِفْظِ الْاِيْمَانِ وَانْصُرْهُ نَصْرًا عَزِيْزًا وَ افْتَحْ لَهٗ فَتْحًا يَسِيْرًا وَ اجْعَلْ لَهٗ وَلَنَا مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَصِيْرًا اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَ فُلَانًا وَالْفِرَقَ الْمُخْتَلِفَةَ عَلٰى رَسُوْلِکَ وَ وُلَاةِ الْاَمْرِ بَعْدَ رَسُوْلِکَ وَالْاَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهٖ وَ شِيْعَتِهِمْ وَاَسْئَلُکَ الزِّيَادَةَ مِنْ فَضْلِکَ وَالْاِقْرَارَ بِمَا جَآءَ بِهٖ مِنْ عِنْدِکَ وَالتَّسْلِيْمَ لِاَمْرِکَ وَالْمُحَافَظَةَ عَلٰى مَا اَمَرْتَ بِهٖ لَا اَبْتَغِیْ بِهٖ بَدَلًا وَلَا اَشْتَرِیْ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَقِنِیْ شَرَّمَا قَضَيْتَ اِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْکَ وَلَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ سُبْحَانَکَ رَبَّ الْبَيْتِ تَقَبَّلْ مِنِّیْ دُعَائِیْ وَمَا تَقَرَّبْتُ بِهٖ اِلَيْکَ مِنْ خَيْرٍ فَضَاعِفْهُ لِیْ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً وَّاٰتِنَا مِنْ لَّدُنْکَ اَجْرًا عَظِيْمًا رَبِّ مَا اَحْسَنَ مَا اَبْلَيْتَنِیْ وَ اَعْظَمَ مَا اَعْطَيْتَنِیْ وَ اَطْوَلَ مَا عَافَيْتَنِیْ وَاَكْثَرَ مَا سَتَرْتَ عَلَیَّ فَلَکَ

اَلْحَمْدُ یَا اِلٰهِیْ کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا عَلَیْهِ مِلَا السَّمٰوٰتِ وَمِلَا الْاَرْضِ وَمِلَامَا شَآءَ رَبِّیْ وَ رَضِیَ وَکَمَا یَنْبَغِیْ لِوَجْهِ رَبِّیْ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ٥

دعائے صباح

حاجت روائی، مشکل کشائی کے لئے مجرب دعا ہے۔ بعض مشہور دعاؤں میں ہے ان میں سے ایک دعا "صباح" حضرت امیر المومنین علیہ السلام ہے اور وہ یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ٥ اَللّٰهُمَّ یَا مَنْ دَلَعَ لِسَانَ الصَّبَاحِ بِنُطْقِ تَبَلُّجِهٖ وَ سَرَّحَ قِطَعَ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ بِغَیَاهِبِ تَلَجْلُجِهٖ وَاَتْقَنَ صُنْعَ الْفَلَکِ الدَّوَّارِ فِیْ مَقَادِیْرِ تَبَرُّجِهٖ وَ شَعْشَعَ ضِیَآءَ الشَّمْسِ بِنُوْرِ تَاَجُّجِهٖ یَا مَنْ دَلَّ عَلٰی ذَاتِهٖ بِذَاتِهٖ وَ تَنَزَّهَ عَنْ مُجَانَسَةِ مَخْلُوْقَاتِهٖ وَجَلَّ عَنْ مُلَآئَمَةِ کَیْفِیَّاتِهٖ یَا مَنْ قَرُبَ مِنْ خَطَرَاتِ الظُّنُوْنِ وَ بَعُدَ عَنْ لَحَظَاتِ الْعُیُوْنِ وَ عَلِمَ بِمَا کَانَ قَبْلَ اَنْ یَّکُوْنَ یَامَنْ اَرْقَدَنِیْ فِیْ مِهَادِ اَمْنِهٖ وَ اَمَانِهٖ وَ اَیْقَظَنِیْ اِلٰی مَامَنَحَنِیْ بِهٖ مِنْ مِنَنِهٖ وَ اِحْسَانِهٖ وَ کَفَّ اَکُفَّ السُّوْٓءِ عَنِّیْ بِیَدِهٖ وَ سُلْطَانِهٖ صَلِّ اللّٰهُمَّ عَلَی الدَّلِیْلِ اِلَیْکَ فِی اللَّیْلِ الْاَلْیَلِ وَالْمَاسِکِ مِنْ اَسْبَابِکَ بِحَبْلِ الشَّرَفِ الْاَطْوَلِ وَالنَّاصِعِ الْحَسَبِ فِیْ ذِرْوَةِ الْکَاهِلِ الْاَعْبَلِ وَالثَّابِتِ الْقَدَمِ عَلٰی زَحَالِیْفِهَا فِی الزَّمَنِ الْاَوَّلِ وَعَلٰی اٰلِهِ الْاَخْیَارِ الْمُصْطَفَیْنَ الْاَبْرَارِ وَافْتَحِ اللّٰهُمَّ لَنَا مَصَارِیْعَ الصَّبَاحِ بِمَفَاتِیْحِ الرَّحْمَةِ وَالْفَلَاحِ وَاَلْبِسْنِیْ اللّٰهُمَّ مِنْ اَفْضَلِ خِلَعِ الْهِدَایَةِ وَالصَّلَاحِ وَ اَغْرِسِ اللّٰهُمَّ بِعَظَمَتِکَ فِیْ شِرْبِ جَنَانِیْ یَنَابِیْعَ الْخُشُوْعِ وَاَجْرِ اَللّٰهُمَّ لِهَیْبَتِکَ مِنْ اٰمَاقِیْ زَفَرَاتِ الدُّمُوْعِ وَ اَدِّبِ اللّٰهُمَّ نَزَقَ الْخُرْقِ مِنِّیْ بِاَزِمَّةِ الْقُنُوْعِ اِلٰهِیْ اِنْ لَّمْ تَبْتَدِئْنِیَ الرَّحْمَةُ مِنْکَ بِحُسْنِ التَّوْفِیْقِ فَمَنِ السَّالِکُ بِیْ اِلَیْکَ فِیْ وَاضِحِ الطَّرِیْقِ وَاِنْ اَسْلَمَتْنِیْ اَنَاتُکَ لِقَائِدِ الْاَمَلِ

وَالْمُنٰی فَمَنِ الْمُقِیْلُ عَثَرَاتِیْ مِنْ کَبَوَاةِ الْهَوٰی وَاِنْ خَذَلَنِیْ نَصْرُکَ عِنْدَ مُحَارَبَةِ النَّفْسِ وَالشَّیْطَانِ فَقَدْ وَکَلَنِیْ خِذْلَانُکَ اِلٰی حَیْثُ النَّصَبِ وَالْحِرْمَانِ اِلٰهِیْ اَتَرَانِیْ مَا اَتَیْتُکَ اِلَّا مِنْ حَیْثُ الْاٰمَالِ اَمْ عَلِقْتُ بِاَطْرَافِ حِبَالِکَ اِلَّا حِیْنَ بَاعَدَتْنِیْ ذُنُوْبِیْ عَنْ دَارِ الْوِصَالِ فَبِئْسَ الْمَطِیَّةُ الَّتِی امْتَطَتْ نَفْسِیْ مِنْ هَوَاهَا فَوَاهًا لَهَا لِمَا سَوَّلَتْ لَهَا ظُنُوْنُهَا وَمُنَاهَا وَتَبًّا لَهَا لِجُرْاَتِهَا عَلٰی سَیِّدِهَا وَمَوْلَاهَا اِلٰهِیْ قَرَعْتُ بَابَ رَحْمَتِکَ بِیَدِ رَجَائِیْ وَ هَرَبْتُ اِلَیْکَ لَاجِئًا مِنْ فَرْطِ اَهْوَآئِیْ وَ عَلَّقْتُ بِاَطْرَافِ حِبَالِکَ اَنَامِلَ وَلَائِیْ فَاصْفَحِ اللّٰهُمَّ عَمَّا کُنْتُ اَجْرَمْتُهٗ مِنْ زَلَلِیْ وَ خَطَائِیْ وَ اَقِلْنِیْ مِنْ صَرْعَةِ رِدَآئِیْ فَاِنَّکَ سَیِّدِیْ وَ مَوْلَایَ وَ مُعْتَمَدِیْ وَ رَجَائِیْ وَ اَنْتَ غَایَةُ مَطْلُوْبِیْ وَمُنَایَ فِیْ مُنْقَلَبِیْ وَ مَثْوَایَ اِلٰهِیْ کَیْفَ تَطْرُدُ مِسْکِیْنًا اِلْتَجَاءَ اِلَیْکَ مِنَ الذُّنُوْبِ هَارِبًا اَمْ کَیْفَ تُخَیِّبُ مُسْتَرْشِدًا قَصَدَ اِلٰی جَنَابِکَ سَاعِیًا اَمْ کَیْفَ تَرُدُّ ظَمْاٰنَ وَرَدَ اِلٰی حِیَاضِکَ شَارِبًا کَلَّا وَحِیَاضُکَ مُتْرَعَةٌ فِیْ ضَنْکِ الْمُحُوْلِ وَ بَابُکَ مَفْتُوْحٌ لِلطَّلَبِ وَالْوُغُوْلِ وَ اَنْتَ غَایَةُ الْمَسْئُوْلِ وَ نِهَایَةُ الْمَاْمُوْلِ اِلٰهِیْ هٰذِهٖ اَزِمَّةُ نَفْسِیْ عَقَلْتُهَا بِعِقَالِ مَشِیَّتِکَ وَ هٰذِهٖ اَعْبَآءُ ذُنُوْبِیْ دَرَاْتُهَا بِعَفْوِکَ وَ رَحْمَتِکَ وَ هٰذِهٖ اَهْوَآئِیَ الْمُضِلَّةُ وَ کَلْتُهَا اِلٰی جَنَابِ لُطْفِکَ وَرَاْفَتِکَ فَاجْعَلِ اللّٰهُمَّ صَبَاحِیْ هٰذَا نَازِلًا عَلَیَّ بِضِیَآءِ الْهُدٰی وَبِالسَّلَامَةِ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَمَسَآئِیْ جُنَّةً مِنْ کَیْدِ الْعِدٰی وَ وِقَایَةً مِنْ مُرْدِیَاتِ الْهَوٰی اِنَّکَ قَادِرٌ عَلٰی مَا تَشَاءُ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تُوْلِجُ اللَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِی اللَّیْلِ وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ

لاَ اِلٰـهَ اِلاَّ اَنْـتَ سُبْـحٰـانَکَ اَللّٰهُـمَّ وَبِـحَـمْـدِکَ مَنْ ذَا یَعْرِفُ قَدْرَکَ فَلاَ یَـخَـافُکَ وَمَـنْ ذَا یَـعْلَمُ مَا اَنْـتَ فَلاَیَهَابُکَ اَلَّفْتَ بِقُدْرَتِکَ الْفِرَقَ وَ فَلَقْتَ بِـلُـطْـفِکَ الْفَلَقَ وَاَنَرْتَ بِکَرَمِکَ دَیَاجِیَ الْغَسَقِ وَاَنْهَرْتَ الْمِیَاهَ مِنَ الصُّمِّ الصَّیَاخِیْدِ عَـذْبًا وَ اُجَاجًا وَ اَنْـزَلْتَ مِنَ الْمُعْصِرَاتِ مَآءً ثَجَّاجًا وَجَعَلْتَ الشَّـمْـسَ وَالْـقَـمَرَ لِلْبَرِیَّةِ سِرَاجًا وَّهَّاجًا مِنْ غَیْرِ اَنْ تُمَارِسَ فِیْمَا ابْتَدَاْتَ بِهٖ لُغُوْبًا وَّلاَ عِلاَجًا فَیَامَنْ تَوَحَّدَ بِالْعِزِّ وَالْبَقَآءِ وَقَهَرَ عِبَادَهٗ بِالْمَوْتِ وَالْفَنَاءِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الْاَتْقِیَآءِ وَاسْمَعْ نِدَآئِیْ وَاسْتَجِبْ دُعَآئِیْ وَحَقِّقْ بِفَضْلِکَ اَمَلِیْ وَرَجَآئِیْ یَا خَیْرَ مَنْ دُعِیَ لِکَشْفِ الضُّرِّ وَالْمَاْمُوْلِ لِکُلِّ عُسْرٍ وَّ یُسْرٍ بِکَ اَنْزَلْتُ حَاجَتِیْ فَلاَ تَرُدَّنِیْ مِنْ سَنِیِّ مَوَاهِبِکَ خَآئِبًا یَا کَرِیْمُ یَا کَرِیْمُ یَاکَرِیْمُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ ٥

پس سجدہ میں جائے اور یہ کہے:

اِلٰهِیْ قَلْبِیْ مَحْجُوْبٌ وَّنَفْسِیْ مَعْیُوْبٌ وَ عَقْلِیْ مَغْلُوْبٌ وَهَوَآئِیْ غَالِبٌ وَّطَاعَتِیْ قَلِیْلٌ وَّ مَعْصِیَتِیْ کَثِیْرٌ وَّلِسَانِیْ مُقِرٌّ بِالذُّنُوْبِ فَکَیْفَ حِیْلَتِیْ یَا سَتَّارَ الْعُیُوْبِ وَ یَا عَلاَّمَ الْغُیُوْبِ وَیَا کَاشِفَ الْکُرُوْبِ اِغْفِرْ ذُنُوْبِیْ کُلَّهَا بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ یَا غَفَّارُ یَا غَفَّارُ یَا غَفَّارُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ٥

مؤلف کہتا ہے کہ اس دعا کو علامہ مجلسیؒ نے بحار کی کتاب دعا اور صلوٰۃ میں ایک خاص بیان کے ساتھ ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ دعا مشہور دعاؤں میں سے ہے میں نے سوائے مصباح سید بن باقی رضوان اللہ علیہ کے اور کسی معتبر کتاب میں اسے نہیں پایا پھر فرمایا کہ اس دعا کو صبح کی نماز کے بعد پڑھنا مشہور ہے سید بن باقی نے اسے صبح کی نافلہ کے بعد پڑھنے کی روایت کی ہے۔ بہر حال جس پر بھی عمل کیا جائے بہتر ہے۔

آئمہ معصومینؑ کے اسماء اور ہفتہ کے دنوں کی تعین

آئمہ علیہم السلام و نبی کریم ﷺ کے اسماء کے ساتھ ہفتے کے ایام کی تعین اور ان کی ہر دن کی زیارت میں ہے سید بن طاؤسؒ نے جمال الاسبوع میں کہا ہے کہ ابن بابویہؒ نے صقر بن ابی ولف سے روایت کی ہے کہ جب متوکل نے امام علی نقی علیہ السلام کو سر من رائی کی طرف بلایا میں ایک دن ان کے پاس آنحضرت کی احوال پرسی کے لئے گیا۔ میں نے عرض کی اے میرے مولا ایک حدیث جناب رسول خدا ﷺ سے نقل ہوئی ہے کہ جس کا معنی میں نے نہیں سمجھا آپ نے فرمایا کہ کونسی وہ حدیث ہے میں نے وہ حدیث نقل کی کہ:

لَا تُعَادُوْا الْاَیَّامَ فَتُعَادِیْکُمْ

یعنی دنوں سے دشمنی مت کرو ورنہ وہ بھی تم سے دشمنی کریں گے۔

آپ نے فرمایا کہ دنوں سے مراد جب تک زمین و آسمان موجود ہیں ہم لوگ ہیں۔ ہفتہ جناب رسول خدا ﷺ، اتوار امیر المومنینؑ، پیر حسن و حسین علیہما السلام، منگل علی بن الحسینؑ، محمد ابن علی و جعفر بن محمد علیہم السلام بدھ موسیٰ کاظم علی بن موسیٰ و محمد بن علی علیہم السلام اور میں، جمعرات میرے فرزند حسن اور جمعہ میرے فرزند کے اُس فرزند کیلئے کہ جس کے پاس اہل حق جمع ہونگے یہ ہے۔ دنوں سے مراد لہٰذا دنوں سے دُنیا میں دشمنی مت رکھو ورنہ وہ تم سے آخرت میں دشمنی کریں گے اس کے بعد حضرت نے فرمایا کہ مجھ سے وداع کر کے واپس چلا جا کیونکہ میں تمہارے متعلق مطمئن نہیں ہوں کہ تمہیں کوئی اذیت نہ پہنچے۔ سیدؒ نے اسی حدیث کو دوسری سند سے قطب راوندیؒ سے نقل کیا ہے اس کے بعد فرمایا کہ حضرت رسول اللہ ﷺ۔

حضرت رسول خدا صلعم کی زیارت ہفتہ کے دن

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُهٗ وَ اَنَّکَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّکَ وَ نَصَحْتَ لِاُمَّتِکَ وَجَاهَدْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ اَدَّیْتَ الَّذِیْ عَلَیْکَ مِنَ الْحَقِّ وَ اَنَّکَ قَدْ رَؤُفْتَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ وَ غَلَظْتَ عَلَی الْکَافِرِیْنَ وَ عَبَدْتَ اللّٰهَ مُخْلِصًا حَتّٰی اَتٰیکَ الْیَقِیْنُ فَبَلَغَ اللّٰهُ بِکَ اَشْرَفَ

مَحِلِّ الْمُكَرَّمِيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَسْتَنْقَذَنَا بِكَ مِنَ الشِّرْكِ وَالضَّلَالِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَ صَلَوَاتِ مَلٰٓئِكَتِكَ وَ اَنْبِيَآئِكَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ وَ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ وَمَنْ سَبَّحَ لَكَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَ نَبِيِّكَ وَ اَمِيْنِكَ وَ نَجِيِّكَ وَ حَبِيْبِكَ وَصَفِيِّكَ وَ صِفْوَتِكَ وَ خَاصَّتِكَ وَ خَالِصَتِكَ وَ خِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَ اَعْطِهِ الْفَضْلَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالْوَسِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا اِلٰهِيْ فَقَدْ اَتَيْتُ نَبِيَّكَ مُسْتَغْفِرًا تَآئِبًا مِنْ ذُنُوْبِيْ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَ اغْفِرْهَا لِيْ يَا سَيِّدَنَا اَتَوَجَّهُ بِكَ وَبِاَهْلِ بَيْتِكَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى رَبِّكَ وَ رَبِّيْ لِيَغْفِرَ لِيْ ٥

پھر تین مرتبہ کہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ٥ پھر کہو

اُصِبْنَا بِكَ يَا حَبِيْبَ قُلُوْبِنَا فَمَا اَعْظَمَ الْمُصِيْبَةَ بِكَ حَيْثُ انْقَطَعَ عَنَّا الْوَحْيُ وَ حَيْثُ فَقَدْنَاكَ فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ يَا سَيِّدَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَ عَلٰى اٰلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِيْنَ هٰذَا يَوْمُ السَّبْتِ وَهُوَ يَوْمُكَ وَ اَنَا فِيْهِ ضَيْفُكَ وَ جَارُكَ فَاَضِفْنِيْ وَ اَجِرْنِيْ فَاِنَّكَ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الضِّيَافَةَ وَمَاْمُوْرٌ بِالْاِجَارَةِ فَاَضِفْنِيْ وَ اَحْسِنْ ضِيَافَتِيْ وَ اَجِرْنَا وَ اَحْسِنْ اِجَارَتَنَا بِمَنْزِلَةِ اللّٰهِ عِنْدَكَ وَ عِنْدَ اٰلِ بَيْتِكَ وَ بِمَنْزِلَتِهِمْ عِنْدَهٗ وَبِمَا اسْتَوْدَعَكُمْ مِنْ عِلْمِهٖ فَاِنَّهٗ اَكْرَمُ الْاَكْرَمِيْنَ ٥

زیارت حضرت امیر المومنینؑ

اُس شخص کی روایت کی بنا پر کہ جس نے بیداری میں دیکھا کہ جناب صاحب الزمان علیہ السلام نے آنحضرتؐ کی زیارت ان کلمات سے اتوار کے دن پڑھی۔

اَلسَّلَامُ عَلَى الشَّجَرَةِ النَّبَوِيَّةِ وَالدَّوْحَةِ الْهَاشِمِيَّةِ الْمُضِيْئَةِ الْمُثْمِرَةِ

بِالنُّبُوَّةِ الْمَوْثِقَةِ بِالْاِمَامَةِ وَعَلٰی ضَجِیْعَیْکَ اٰدَمَ وَ نُوْحٍ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَ عَلٰی اَهْلِ بَیْتِکَ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَ عَلٰی الْمَلٰٓئِکَةِ الْمُحْدِقِیْنَ بِکَ وَالْحَافِّیْنَ بِقَبْرِکَ یَا مَوْلَایَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ هٰذَا یَوْمُ الْاَحَدِ وَهُوَ یَوْمُکَ وَ بِاسْمِکَ وَاَنَا ضَیْفُکَ فِیْهِ وَجَارُکَ فَاَضِفْنِیْ یَا مَوْلَایَ وَ اَجِرْنِیْ فَاِنَّکَ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الضِّیَافَةَ وَ مَامُوْرٌ بِالْاِجَارَةِ فَافْعَلْ مَارَغِبْتُ اِلَیْکَ فِیْهِ وَ رَجَوْتُهُ مِنْکَ بِمَنْزِلَتِکَ وَ اٰلِ بَیْتِکَ عِنْدَ اللّٰهِ وَ مَنْزِلَتِهِ عِنْدَکُمْ وَ بِحَقِّ ابْنِ عَمِّکَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَعَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ٥

زیارت حضرت فاطمہ زہراؑ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا مُمْتَحَنَةُ امْتَحَنَکِ الَّذِیْ خَلَقَکِ فَوَجَدَکِ لِمَا امْتَحَنَکِ صَابِرَةً اَنَالَکِ مُصَدِّقٌ صَابِرٌ عَلٰی مَا اَتٰی بِهٖ اَبُوْکِ وَوَصِیُّهٗ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمَا وَاَنَا اَسْئَلُکِ اِنْ کُنْتُ صَدَّقْتُکِ اِلَّا اَلْحَقْتِنِیْ بِتَصْدِیْقِیْ لَهُمَا لِتُسَرَّ نَفْسِیْ فَاشْهَدِیْ اَنِّیْ ظَاهِرٌ بِوَلَایَتِکِ وَوَلَایَةِ اٰلِ بَیْتِکِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ٥

دوسری روایت زیارت

اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا مُمْتَحَنَةُ امْتَحَنَکِ الَّذِیْ خَلَقَکِ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَکِ وَ کُنْتِ لِمَا امْتَحَنَکِ بِهٖ صَابِرَةً وَ نَحْنُ لَکِ اَوْلِیَآءُ مُصَدِّقُوْنَ وَلِکُلِّ مَا اَتٰی بِهٖ اَبُوْکِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ اَتٰی بِهٖ وَصِیُّهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ مُسَلِّمُوْنَ وَ نَحْنُ نَسْئَلُکَ اَللّٰهُمَّ اِذْ کُنَّا مُصَدِّقِیْنَ لَهُمْ اَنْ تُلْحِقَنَا بِتَصْدِیْقِنَا

بِالدَّرَجَةِ الْعَالِيَةِ لِنُبَشِّرَ اَنْفُسَنَا بِاَنَّا قَدْ طَهُرْنَا بِوَلَايَتِهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ٥

زیارت حضرت حسنین علیہ السلام

سوموار کا دن حضرت امام حسنؑ و امام حسینؑ علیہم السلام کا ہے۔ امام حسن علیہ السلام کی زیارت یوں پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ رَسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صِفْوَةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْنَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نور الله اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يا صراط الله اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَيَانَ حُكْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَاصِرَ دِيْنِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا السَّيِّدُ الزَّكِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْبَرُّ الْوَفِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ ايها القائم الامين السلام عليك ايها العالم بالتاويل اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْهَادِي الْمَهْدِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الطَّاهِرُ الزَّكِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا التَّقِيُّ النَّقِيُّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الْحَقُّ الْحَقِيْقُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا الشَّهِيْدُ الصِّدِّيْقُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ٥

زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بْنَ سَيِّدَةِ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ اَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَيْتَ الزَّكٰوةَ وَ اَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ عَبَدْتَ اللّٰهَ مُخْلِصًا وَ جَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ حَتّٰى اَتٰيكَ الْيَقِيْنُ فَعَلَيْكَ السَّلَامُ مِنِّيْ مَابَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَعَلٰى اٰلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اَنَا يَا مَوْلَايَ مَوْلًى لَكَ وَلِاٰلِ بَيْتِكَ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمَكُمْ وَ حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ مُؤْمِنٌ بِسِرِّكُمْ وَجَهْرِكُمْ وَظَاهِرِكُمْ وَ بَاطِنِكُمْ لَعَنَ اللّٰهُ اَعْدَآئَكُمْ مِنَ

اَلْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَاَنَا اَبْرَأُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْھُمْ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا عَبْدِاللّٰہِ ھٰذَا یَوْمُ الْاِثْنَیْنِ وَھُوَ یَوْمُکُمَا وَ بِاسْمِکُمَا وَ اَنَا فِیْہِ ضَیْفُکُمَا فَاَضِیْفَانِیْ وَاَحْسِنَا ضِیَافَتِیْ فَنِعْمَ مَنِ اسْتُضِیْفَ بِہٖ اَنْتُمَا وَاَنَا فِیْہِ مِنْ جِوَارِکُمَا فَاَجِیْرَانِیْ فَاِنَّکُمَا مَاْمُوْرَانِ بِالضِّیَافَۃِ وَالْاِجَارَۃِ فَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکُمَا وَاٰلِکُمَا الطَّیِّبِیْنَ○

زیارت منسوب منگل

حضرت امام زین العابدینؑ امام محمد باقر و امام جعفر صادق علیہما السلام مختص ہے اور ان کی زیارت یوں پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا خُزَّانَ عِلْمِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا تَرَاجِمَۃَ وَحْیِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَئِمَّۃَ الْھُدٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَعْلَامَ التُّقٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَوْلَادَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اَنَا عَارِفٌ بِحَقِّکُمْ مُسْتَبْصِرٌ بِشَاْنِکُمْ م

مُعَادٍ لِاَعْدَآئِکُمْ مُوَالٍ لِاَوْلِیَآئِکُمْ بِاَبِیْ اَنْتُمْ وَ اُمِّیْ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتَوَالٰی اٰخِرَھُمْ کَمَا تَوَالَیْتُ اَوَّلَھُمْ وَاَبْرَأُ مِنْ کُلِّ وَلِیْجَۃٍ دُوْنَھُمْ وَاَکْفُرُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰی صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ یَا مَوَالِیَّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْعَابِدِیْنَ وَ سُلَالَۃَ الْوَصِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَاقِرَ عِلْمِ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَادِقًا مُصَدِّقًا فِی الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ یَا مَوَالِیَّ ھٰذَا یَوْمُکُمْ وَھُوَ یَوْمُ الثُّلَثَاءِ وَاَنَا فِیْہِ ضَیْفٌ لَکُمْ وَ مُسْتَجِیْرٌ بِکُمْ فَاَضِیْفُوْنِیْ وَاَجِیْرُوْنِیْ بِمَنْزِلَۃِ اللّٰہِ عِنْدَکُمْ وَ اٰلِ بَیْتِکُمُ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ○

زیارت منسوب بدھ

بدھ اسم حضرت موسیٰ بن جعفر و امام رضا و امام محمد تقی و امام علی النقی علیہم السلام مختص

ہے اور ان کی زیارت یوں پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا حُجَجَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا نُوْرَ اللّٰہِ فِیْ ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَ عَلٰی اٰلِ بَیْتِکُمُ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ بِاَبِیْ اَنْتُمْ وَ اُمِّیْ لَقَدْ عَبَدْتُمُ اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ وَجَاھَدْتُمْ فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ حَتّٰی اَتٰیکُمُ الْیَقِیْنُ فَلَعَنَ اللّٰہُ اَعْدَآئَکُمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَجْمَعِیْنَ وَاَنَا اَبْرَءُ اِلَی اللّٰہِ وَاِلَیْکُمْ مِنْھُمْ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا اِبْرَاھِیْمَ مُوْسَی بْنَ جَعْفَرٍ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا الْحَسَنِ عَلِیَّ بْنَ مُوْسٰی یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا الْحَسَنِ عَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ اَنَا مَوْلًی لَکُمْ مُؤْمِنٌ بِسِرِّکُمْ وَجَھْرِکُمْ مُتَضَیِّفٌ بِکُمْ فِیْ یَوْمِکُمْ ھٰذَا وَھُوَ یَوْمُ الْاَرْبَعَاءِ وَ مُسْتَجِیْرٌ بِکُمْ فَاَضِیْفُوْنِیْ وَ اَجِیْرُوْنِیْ بِاٰلِ بَیْتِکُمُ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ۝

زیارت منسوب جمعرات

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا دن ہے اور آنحضرت کی یہ زیارت ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَلِیَّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّۃَ اللّٰہِ وَ خَالِصَتَہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اِمَامَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ وَارِثَ الْمُرْسَلِیْنَ وَ حُجَّۃَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَ عَلٰی اٰلِ بَیْتِکَ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ یَا مَوْلَایَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ اَنَا مَوْلًی لَکَ وَلِاٰلِ بَیْتِکَ وَ ھٰذَا یَوْمُکَ وَھُوَ یَوْمُ الْخَمِیْسِ وَ اَنَا ضَیْفُکَ فِیْہِ وَ مُسْتَجِیْرٌ بِکَ فِیْہِ فَاَحْسِنْ ضِیَافَتِیْ وَاَجَارَتِیْ بِحَقِّ اٰلِ بَیْتِکَ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ۝

زیارت امام عصر بروز جمعہ

جمعہ کا دن حضرت صاحب الزمان کے ساتھ مختص ہے اور اس دن آنحضرت کا ظہور ہوگا جناب کی زیارت اس دن یوں پڑھیں:

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا حُجَّةَ اللّٰهِ فِیْ اَرْضِهٖ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا عَیْنَ اللّٰهِ فِیْ خَلْقِهٖ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ اللّٰهِ الَّذِیْ یَهْتَدِیْ بِهِ الْمُهْتَدُوْنَ وَ یُفَرَّجُ بِهٖ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الْمُهَذَّبُ الْخَآئِفُ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الْوَلِیُّ النَّاصِحُ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا سَفِیْنَةَ النَّجَاةِ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا عَیْنَ الْحَیٰوةِ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ وَ عَلٰی اٰلِ بَیْتِکَ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ عَجَّلَ اللّٰهُ لَکَ مَا وَعَدَکَ مِنَ النَّصْرِ وَ ظُهُوْرِ الْاَمْرِ اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا مَوْلَایَ اَنَا مَوْلَاکَ عَارِفٌ بِاُوْلٰیکَ وَ اُخْرٰیکَ اَتَقَرَّبُ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی بِکَ وَبِاٰلِ بَیْتِکَ وَاَنْتَظِرُ ظُهُوْرَکَ وَ ظُهُوْرَ الْحَقِّ عَلٰی یَدَیْکَ وَ اَسْئَلُ اللّٰهَ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ یَجْعَلَنِیْ مِنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ لَکَ وَالتَّابِعِیْنَ وَالنَّاصِرِیْنَ لَکَ عَلٰی اَعْدَآئِکَ وَالْمُسْتَشْهَدِیْنَ بَیْنَ یَدَیْکَ فِیْ جُمْلَةِ اَوْلِیَآئِکَ یَا مَوْلَایَ یَا صَاحِبَ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْکَ وَ عَلٰی اٰلِ بَیْتِکَ هٰذَا یَوْمُ الْجُمُعَةِ وَهُوَ یَوْمُکَ الْمُتَوَقَّعُ فِیْهِ ظُهُوْرُکَ وَ الْفَرَجُ فِیْهِ لِلْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی یَدَیْکَ وَ قَتْلُ الْکٰفِرِیْنَ بِسَیْفِکَ وَاَنَا یَا مَوْلَایَ فِیْهِ ضَیْفُکَ وَجَارُکَ وَ اَنْتَ یَا مَوْلَایَ کَرِیْمٌ مِنْ اَوْلَادِ الْکِرَامِ وَمَامُوْرٌ بِالضِّیَافَةِ وَالْاِجَارَةِ فَاَضِفْنِیْ وَاَجِرْنِیْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْکَ وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِکَ الطَّاهِرِیْنَ ٥

سید ابن طاؤس فرماتے ہیں کہ میں اس زیارت کے بعد آنحضرت کی طرف اشارہ کر کے یہ شعر پڑھا کرتا ہوں۔

نَزِیْلُکَ حَیْثُ مَا اتَّجَهَتْ رِکَابِیْ
وَ ضَیْفُکَ حَیْثُ کُنْتُ مِنَ الْبِلَادِ

یعنی میں آپ ہی کے پاس اتروں گا جہاں بھی میری سواری لیکر جائے اور جس شہر میں رہوں پھر بھی تیرا ہی مہماں ہوں۔

پانچ فوائد کی دُعا

زین المتقین میں لکھا ہے کہ حسب ذیل دعا پڑھنے سے بلائیں اور مصیبتیں دور ہوتی ہیں' رزق میں برکت ہوتی ہے دشمنوں کے شر سے محفوظ رہتے ہیں' لوگوں کی نظروں میں عزت و توقیر ہوتی ہے اور حاجتیں روا ہوتی ہیں ہر روز تین مرتبہ سورۃ الحمد پڑھ کر اس حصار کو پڑھ لیا کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اَمَامِیْ وَ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَوْقَ رَاسِیْ وَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیُّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَنْ یَّمِیْنِیْ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَ عَلِیٌّ وَ مُحَمَّدٌ وَ جَعْفَرٌ وَ مُوْسٰی وَ عَلِیٌّ وَ مُحَمَّدٌ وَ عَلِیٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ مُحَمَّدٌ صَاحِبُ الزَّمَانِ اَئِمَّتِیْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ عَنْ شِمَالِیْ وَ اَبُوْذَرٍ وَ سَلْمَانُ وَ مِقْدَادُ وَ حُذَیْفَةُ وَ عَمَّارَةُ مِنْ وَّرَآءِیْ وَالْمَلآئِکَةُ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ حَوْلِیْ وَاللّٰهُ تَعَالٰی رَبِّیْ تَعَالٰی شَانُهٗ تَقَدَّسَتْ اَسْمَآءُهٗ وَتَظَاهَرَتْ اٰلَآءُهٗ مُحِیْطٌ بِیْ وَحَافِظِیْ وَ حَفِیْظِیْ وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِیْطٌ o بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ o فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ o فَاللّٰهُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ o یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بِرَبِّ الْکَرِیْمِ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْوَلِیُّ النَّدِیْمُ یَا وَاحِدُ o

بعد نماز فجر سو مرتبہ مندرجہ ذیل دعا پڑھنے سے تنگدستی اور فقر قریب نہیں آتا۔

مَاشَآءَ اللّٰهُ کَانَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ o

مصباح الفراست

المشہور دنیا والوں کے ہاتھ۔ یہ کتاب حضرت قبلہ منجم اعظم کی وہ شہرہ آفاق تصنیف ہے جس نے دُنیائے دست شناسی میں ایک نئی راہ کھول دی ہے۔ جدید دست شناسی کے حصول فن کے ساتھ ساتھ آپ اس کتاب کی مدد سے صرف ہاتھ کو دیکھ کر ہی معلوم کر سکتے ہیں کہ فلاں شخص کا ماضی اور مستقبل کیا ہے۔ قیمت 50 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

عالم حاضرات

پانچ صد نئے غیر مطبوعہ' اچھوتے اور آسان حاضرات لئے شائع ہو چکی ہے جس میں نوری وسفلی حاضرات بڑی تفصیل سے اور بغیر کسی بخل کے ہر چیز کھول کر بیان کی گئی ہے۔ یہ ایک ایسی کتاب ہے جو کہ شائقین حاضرات کی تشنگی کو یقیناً دور کر دے گی۔ عام پڑھا لکھا شخص بھی اس سے پڑھا لکھا شخص بھی بخوبی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ قیمت 200 روپے

مصباح الاعداد

مصنف: حضرت منجم اعظم شاہ زنجانی صاحبؒ قبلہ

دنیا کا کوئی حساب' شمار واعداد سے باہر نہیں ہے علم الاعداد وہ مقدس علم ہے جو ہمیں اشائے سلف سے بطور ورثہ عطا ہوا ہے۔ اس علم پر ہر ملک وملت کے دانشوروں نے اپنے اصول وضع کئے۔ چنانچہ مصر' بھارت' ایران' یونان' عرب' جملہ جدید وقدیم تہذیب کے علوم اعداد کو اس کتاب میں یکجا کر دیا گیا ہے۔

اعداد سے پیشگوئی کرنیکے متعدد طریقے اس کتاب میں مل سکتے ہیں نیز گھوڑ دوڑ میں جیتنے والے گھوڑوں کے متعلق علم الاعداد سے پیش گوئی کرنیکا جو طریقہ اس میں دیا گیا ہے وہ تیر بہدف ہے قیمت مجلد 40 روپے (علاوہ محصول ڈاک

مصباح النجوم

مصنف: حضرت منجم اعظم شاہ زنجانی صاحبؒ قبلہ

نجوم وعلم ہے جس کے حاصل کئے بغیر نہ تو کوئی جفار بن سکتا ہے نہ منجم اور نہ ہی رمال بلکہ علم الفراست کے بنیادی اصول بھی اسی علم پر مبنی ہیں۔ اس کتاب کو پڑھ کر آپ ایک ماہر منجم بن سکتے ہیں اور زائچہ کشید کر سکتے ہیں اور اپنے ماضی اور مستقبل کو معلوم کر سکتے ہیں۔

قیمت حصہ اول 100 روپے حصہ دوم 100 روپے (زیر طبع)

منگوانے کا پتہ

مکتبہ آئینہ قسمت D-125 گلبرگ II نزد مین مارکیٹ۔ لاہور

مکتبہ آئینہ قسمت لاہور کی شہرہ آفاق کتب
حضرت منجم اعظم الحاج سید ناظر حسین شاہ زنجانی کی تصانیف
مصباح الجفر
مصباح الرمل
مصباح الاعداد
مصباح العملیات
مصباح الکیمیا
مصباح الفراست
مصباح النجوم
آپکی تاریخ ولادت
مصباح القیافہ
خواب اور تعبیر
تسخیر ات ہمزاد
استخارہ قرآنیہ
استخارہ سجادیہ
سحر اسود
مفتاح الغیب
علاج بالنجوم
تجلیات جفر
قاموس الجفر
تحقیق جفر
طلسمات جدیدہ
اسرار طلسمات
قانون طلسمات
فیوض طلسمات
اسرار عجیبیہ
حقائق ہمزاد
بیاض عملیات
1951 تا 2000 شائقین نجوم کے لئے قیمت۔/500
روحانی زندگی کے سات سنہرے اصول
ترجمہ ظفر عظیم۔ قیمت۔/50روپے
بیاض نظامی
رفیق طلسمات
خواب اور تعبیر
جنات کی حاضرات
دیگر مصنفین کی کتب
جامع النجوم
رجوع
حروف صوامت
دوبئی میں کتب ملنے کا پتہ
NEWS AGENCY DUBAI
مکتبہ آئینہ قسمت
کاشانہ زنجانی D-125 گلبرگ II
حضرت سید میراں حسین زنجانی روڈ
لاہور
پوسٹ کو
4660